گلدستۂ نور

دیارِ حبیب ﷺ اور مقاماتِ مقدسہ کے مشاہداتی تاثرات

مؤلفہ

علامہ الحاج مولانا خدا بخش اظہر شجاع آبادی

ناشر

مکتبہ اسلامیہ رضویہ نوری جامع مسجد شجاع آباد ملتان

ملنے کا پتہ

[illegible]یہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

4025

Marfat.com

گلدستۂ نور

دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مقاماتِ مقدسہ کے مشاہداتی تاثرات

مؤلفہ

علامہ الحاج مولانا خدا بخش اظہر شجاع آبادی

ناشر

مکتبہ اسلامیہ رضویہ نوری جامع مسجد شجاع آباد ملتان

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلامیہ حافظ جمال روڈ ملتان

Marfat.com

دیار حبیب ﷺ اور مقامات مقدسہ کے مشاہدات

~~69791~~

نام کتاب	گلدستہ نور - دیار حبیب اور مقامات مقدسہ کے مشاہدات
تالیف	علامہ الحاج حضرت مولانا خدا بخش صاحب اظہر، شجاع آبادی
موضوع	دیار حبیب ﷺ اور مقامات مقدسہ کے مشاہداتی تاثرات
سال سفر	۱۹۶۸ء
سال طباعت طبع اول	۱۹۷۰ء
سال طباعت طبع ثانی	۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء
کتابت	منظور انور الخطاط - شاہین مارکیٹ ملتان
پروف ریڈنگ	سراج احمد سعیدی
اہتمام و انصرام	علامہ محمد اقبال اظہری، شجاع آباد
ناشر	مکتبہ اسلامیہ رضویہ، ریلوے روڈ، شجاع آباد
ملنے کا پتہ	۱... مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ لاہور۔ ۲... ضیاء القرآن پبلی کیشنز - گنج بخش روڈ لاہور۔ ۳... سنی کتب خانے
قیمت مجلد	۶۰ روپے

87291

Marfat.com

اِنتساب

فقیر اس تالیف کو حضور پُر نور۔ پیرِ طریقت۔ رہبرِ شریعت قدوۃ السالکین۔ زبدۃ العارفین۔ قطبِ دوراں۔ آفتابِ جہاں۔ گوہرِ بحرِ وفا۔ منبع حلم وعطا۔ مخزنِ علم وسخا۔ معدنِ جود وکرم۔ فیضِ عالم حضرت مولانا **فیض محمد شاہجمالی** علیہ الرحمۃ کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ منسوب کرتا ہے جن کے رُوحانی تصرفات اور نظرِ کرم کی ہی وجہ سے فقیر اپنی اس تالیف کو کتابی شکل میں پیش کر رہا ہے۔

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے اولیاء کرام
نیاز مند
اظہر غفرلہٗ
شجاع آباد

Marfat.com

میرے مخلص احباب کا احسان

برادرِ مکرم حضرت علامہ مولانا محمد شریف صاحب نوری مرحوم و مغفور اور برادرِ محترم زینت القراء مولانا قاری غلام رسول صاحب مدظلہ کا بہت ممنونِ احسان ہوں جنہوں نے مجھے پہلی مرتبہ متعدد اسلامی ممالک افغانستان۔ ایران۔ عراق۔ شام وغیرہ کے سفر پر آمادہ کیا۔ بلکہ میرا پاسپورٹ اور دیگر ضروری کاغذات بھی خود تیار کرائے حضرت علامہ نوری علیہ الرحمۃ۔ قاری غلام رسول صاحب (لاہور) حاجی عبدالرحیم صاحب (نواب شاہ) اور فقیر نے بصورت وفد ان ممالک کا سفر کیا۔ لیکن اس موقع پر بہت سے مقدس مقامات اور زیارات سے فیض یاب نہ ہو سکے۔ اس لئے مجھے آئندہ سال پھر سفر کرنا پڑا۔

الحمدللہ! دوسری دفعہ فقیر جملہ زیارات اور مقدس مقامات کی حاضری سے مستفیض ہوا۔ پہلا سفرنامہ حضرت علامہ نوری مرحوم کے قلم سے کئی مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔

Marfat.com

پیش لفظ

خداوند تعالیٰ خالق ارض و سما کی حمد و ثنا کے بعد کروڑوں درود و سلام اس نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مظہر اللہ۔ دلیل اللہ۔ صورت اللہ۔ بلکہ حسنِ مطلق کی تجلّی اوّل ہیں۔ یہ بات سچی اور پختہ ہے کہ محبوب موجود۔ مطلوب اور مقصود ایک ہی ہے۔ حامد۔ محمود اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ذات کی صفات ہیں۔ شاکر اور مشکور اُسی ایک کے القاب ہیں۔ اَحَد وہی ہے بصورت احمد اسی کا ظہور ہے۔ اَحَدیت کا نقاب اتار کر میم کے آئینہ میں وہی نمودار ہے۔ تمام موجودات آئینہ ذاتِ حق ہیں۔ عالمِ رنگ و بو میں جو کچھ ہے۔ سب اسی اصل کی فرع ہے۔ اس لئے ہر انسان کو اس بے نشان کی تلاش مرتبۂ احدیت میں اور اس مطلوب کی طلب مرتبۂ وحدت میں اور اس محبوب کی جستجو مرتبۂ واحدیت میں ضرور ہے۔ پر مرتبۂ احدیت تو ذات بحت اور وجود مطلق جو شئی محض اور ہویت مطلقہ کا نام ہے۔ وہاں نہ کوئی حامد نہ محمود، نہ واصف نہ موصوف۔ نہ عابد نہ معبود۔ وہاں عقل و فکر کی رسائی کہاں۔ باقی رہا مرتبۂ وحدت تو وہ بھی زید، عمر، بکر کا مقام نہیں۔ وہ بھی مقام محمدّیت ہے۔ خود حامد۔ خود محمود، خود عابد خود معبود۔ کسی اور کو کیا طاقت کہ وہاں دم بھرے۔ ہاں مرتبۂ واحدیت پر مرتبۂ حضرت انسان کا ہے۔ اور وہی ہر جگہ جلوہ گر ہے۔ اُسی محبوب حقیقی کو ہر انسان کسی نہ کسی رنگ میں تسلیم بھی کرتا ہے۔

Marfat.com

اور مصروفِ تلاش بھی ہے۔ بلکہ صرف انسان نہیں۔ ہر شئی بحر و بر۔ شمس و قمر۔ حجر و شجر۔ زمین و آسمان۔ جن و انسان۔ شب و روز وغیرہ وغیرہ سب تلاش یار میں حیران اور سرگردان ہیں۔ کیونکہ اصل کی تلاش فرع میں فطری تقاضہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ازل سے ابد تک کائنات کا ذرہ ذرہ حُسن حقیقی کی تلاش میں ہے اور رہے گا۔ عشق کے قافلے ہمیشہ رواں دواں ہیں۔ کبھی رکتے نہیں۔ اسی فطری طلب کی بنا پر یہ فقیر بھی ہوش سنبھالنے کے ساتھ ساتھ کبھی کہیں اور کبھی کہیں پھرنے لگا۔ الحمدللہ! طلب صادق نے مرشدِ کامل نصیب کیا۔ اور اُن کی نسبت نے اس تلاش کو اتنا تیز کر دیا۔ کہ دیوانوں کی طرح جس چیز کو دیکھا۔ سوال کر دیا۔ دریا سے پوچھا۔ محبوب ہے یا نہیں۔ تو اس نے جواب دیا۔ ضرور ہے۔ اگر وہ نہ ہوتا۔ تو میں کیسے چلتا۔ سمندر سے سوال کیا۔ تو اس نے کہا۔ اے نادان۔ میں زمین سے کتنا بڑا اور طاقت ور ہوں۔ پر وہ آرام کر رہی ہے۔ اور میں بے چین۔ چاہتا ہوں۔ کہ اس کو بھی توڑ پھوڑ کر اپنے جیسا کر دوں۔ مگر کسی نے مجھے قید کر رکھا ہے۔ اگر وہ نہیں تو میرا مالک اور خالق کون ہے؟ غرضیکہ گل و گلزار۔ باد و خزاں۔ شمس و قمر اور کائنات کا ذرہ ذرہ ایک بولتی ہوئی کتاب بن کر یہی جواب دیتا ہے۔ اور رہبری کرتا ہے۔

پھر میں اپنے اندر آیا۔ تو دیکھا۔ کہ یہاں تو ایک مستقل کائنات آباد ہے۔ خون کے ہزاروں قطرات دوڑتے پھرتے ہیں۔ اور ہر قطرے میں سینکڑوں جانیں ہیں۔ اور ہر جان میں بے شمار تمنائیں اور ارمان ہیں۔ ان جانوں میں کئی بادشاہ۔ امیر، وزیر اور غریب ہیں۔

Marfat.com

اپنے اندر کا یہ تماشا دیکھ کر میں خود حیران رہ گیا۔ کہ میرے اندر تو ایک دنیا آباد ہے میں کیوں ویرانوں میں حیران اور سرگردان پھروں۔ تو میں نے خون کے قطرات سے پوچھا۔ محبوب ہے یا نہیں! ایک قطرے نے جواب دیا۔ ہم دل کے غلام ہیں۔ وہ سمٹتا ہے تو ہم بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ وہ پھیلتا ہے تو ہم بھی پھیل جاتے ہیں۔ دل تو بیکر بالکل قریب تھا۔ فوراً میں نے اس کو آواز دی۔ اور سوال کیا۔ تو وہ پہلے ہی تڑپ رہا تھا۔ خبر نہیں کس کی یاد میں۔ خیر! میرے اصرار پر دل نے جواب دیا۔ کہ سانس سے پوچھو میں اس کا غلام ہوں۔ وہ اندر آتا ہے تو میں حرکت کرتا ہوں۔ ورنہ نہیں۔ تو سانس بھی قریب تھا۔ میں نے اس سے سوال کیا۔ کہ تو اندر اور باہر کیوں آتا جاتا ہے تو اس نے جواب دیا میں ہوا ہوں۔ اور باہر میری ہم جنس ہوا ہے اور اندر دل میں ایک محبوب کا نور جلوہ گر ہے۔ جس پر میں عاشق ہوں اور وہی میرا دین ایمان ہے۔ اسی کے حکم سے اندر اور باہر آتا جاتا ہوں میں نے کہا عاشق معشوق کی باتیں چھوڑ دو۔ جواب دے کہ محبوب ہے یا نہیں۔ تو اس نے کہا۔ اے بے خبر تو نہیں جانتا۔ جب ماں کے پیٹ میں ایک پتلا تیار ہوا۔ تو مجھ کو حکم ہوا۔ اے میرے بنائے ہوئے اس میں داخل ہو جا۔ تو میں حکم کی تعمیل کرتے ہوئے داخل ہو گیا۔ تو پتلا حرکت کرنے لگا۔ حتیٰ کہ باہر آیا۔ بڑھا۔ جوان ہوا۔ اور بوڑھا ہوا آخر حکم ہوا۔ کہ اے میرے بنائے ہوئے کارخانے اب تو ٹھہر جا۔ میں ٹھہر گیا۔ اور وہ پتلا بے کار ہو گیا۔ اب تو ہی سوچ کہ مجھے ٹھہرانے اور چلانے والا کون تھا۔ اگر وہ محبوب نہیں تو اور کون ہے تو تلاش

Marfat.com

جاری رکھ۔ ہمت نہ ہار۔ ایک روز ملیگا اور ضرور ملے گا۔ وہ ہر شے میں اور ہر جگہ موجود ہے۔ خود تمہارے اندر بھی۔ واللہ! سچ ہے۔ ہر جگہ محبوب حقیقی کے جلوؤں کو چمکتا ہوا پایا۔ لیکن تسلی نہ ہوئی۔ پیاس بڑھتی گئی۔ برصغیر پاک و ہند، افغانستان۔ ایران۔ عراق۔ اردن۔ سوریہ۔ حجاز مقدس وغیرہ تمام بابرکت مقامات پر حاضری دی۔ الحمد للہ تعالےٰ! آخر خداوند کریم نے وہ در نصیب کیا۔ جس کی تلاش صرف مجھے نہیں تمام عالم کو ہے۔ وہی اصلِ کائنات۔ وہی مقصودِ کائنات اور وہی جوہرِ کائنات آقا ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) جو انکے درِ اقدس پر مٹ گیا۔ اس نے مقصود اصلی پا لیا۔ یہی وہ در ہے۔ جو منبر شریعت ہے۔ نردبان طریقت ہے۔ قنطرۃ الحقیقت ہے اور کنزِ معرفت ہے۔ قاصد و مقصود کا پتہ دیتا ہے۔ موجود کو بناتا ہے مقصود کو دلاتا ہے۔ مطلوب کو ملاتا ہے۔ محبوب کا وصل کراتا ہے اسی در پر اپنی حقیقت کھلتی ہے۔ اور یہیں خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اور کہیں نہیں

الحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ احسانہ وکرمہ۔ کہ خداوند تعالیٰ نے اس درِ اقدس کے بار بار بوسے نصیب کئے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اِسی درِ اقدس پر معرفت بھی عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

اظہر غفرلہ

Marfat.com

وجۂ تالیف

جب میں سفرِ حج سے واپس وطن آیا۔ اور احباب میں سفر کا ذکر آتا۔ تو وہ اس پاک ذکر اور وجد آفریں حالات کو سن کر اصرار فرماتے۔ کہ ان حالات کو جمع کر کے ضرور شائع کیا جائے۔ تاکہ سب اہلِ ذوق فیضیاب ہو سکیں۔ ویسے بھی سفر صحیح معنی میں اسی وقت کامیاب ہوتا ہے۔ جب مسافر اپنے سفر میں دوسروں کو بھی شریک کرے۔ اور یہ اس وقت ممکن ہے۔ جب مسافر اپنے مشاہدات سفر کو اس طرح دوسروں کے سامنے پیش کرے۔ کہ پڑھنے اور سننے والا ذہنی طور پر خود انہیں مقامات پر گام فرما نظر آئے۔ جن مقامات سے مسافر خود گزرا ہے۔ صرف اسی غرض سے یہ کتاب لکھی ہے تاکہ تمام اہلِ ذوق بھائیوں کو اپنے مقدس سفر میں شریک کر دوں۔ اور ہزاروں انبیاء کرام، اولیاء عظام، شہدا اور مجاہدین کے حالات سنا کر محظوظ کر دوں۔ جن کے صدقے ہمیں دولتِ ایمان نصیب ہوئی۔ انشاءاللہ! احباب اس کتاب کو پڑھ کر یوں محسوس کریں گے کہ ایک مشفق، تجربہ کار، ہمدرد دوست، معلم اور رہبر ہمارا ہاتھ پکڑ کر ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ اور مقاماتِ مقدس کی زیارتیں کرا رہا ہے۔ امید ہے کہ احباب اس پیشکش کو عزت کی نگاہ سے نوازیں گے۔

نیازمند

اظہر عفرلہٗ

Marfat.com

میرا یہ سفرِ مبارک

اللہ اللہ ! مدینہ پاک کا سفر، دیارِ حبیب کا سفر، منزلِ حبیب کا سفر حج مبارک کا سفر، پھر ان کے صدقے افغانستان۔ ایران۔ عراق۔ عمان اردن۔ سوریہ۔ شام۔ بیت المقدس شریف۔ کابل۔ غزنی۔ قندھار۔ ہرات۔ مشہد شریف۔ تربت جام۔ شیراز۔ سبزوار۔ نیشاپور۔ بسطام اصفہان۔ بغداد شریف۔ کربلا معلی۔ کوفہ۔ نجف اشرف۔ بصرہ۔ سلمان پاک الخلیل۔ دمشق شریف۔ حلب۔ حمص۔ غرضیکہ ہزاروں لاکھوں انبیاء و اولیاء کی زیارتوں سے سرفرازی اور پھر سب کے آقا و مولا کی بارگاہِ اقدس کی حاضری، اپنی خوش بختی نہ کہوں تو اور کیا کہوں۔ میرا یہ سفر تقریباً ۲۵ ہزار میل بنتا ہے۔ جو تقریباً چار ماہ میں طے ہوا۔ کہیں تھکاوٹ یا اکتاہٹ محسوس نہ ہوئی۔ بلکہ ہر قدم پر روحانی اور جسمانی راحت ملی۔ اس سفرنامہ کو مرتب کرتے وقت بھی وہ حسین یادیں ایک ایک کر کے سامنے آ رہی ہیں اور آنکھوں کو ٹھنڈا کر رہی ہیں۔ اب بھی نگاہوں میں دیارِ حبیب کے حسین نظارے اور سبز گنبد کی لطیف اور نظیف بہاریں بس رہی ہیں۔ انشاء اللہ! پڑھنے والے احباب عجیب کیفیت اور لذّت محسوس کریں گے۔

بے شک نعمت ہمیشہ مشقت سے ملتی ہے۔ اگرچہ یہ راستہ دور دراز اور تھکا دینے والا ضرور ہے۔ لیکن روح پرور اور حصولِ نعمت کا باعث بھی ہے۔ جگہ جگہ اسلامی تاریخ کے ورق کھلے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

سینکڑوں انبیاء کرام اولیاء عظام اور مجاہدین اسلام کے مزاراتِ مقدسہ کی زیارتیں سب دُکھ درد اور مصائب کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلامی ممالک کی سیاحت اور سفرِ حج کے دوران جو کیف و سرور جذب و مستی، فیوض و برکات، حسین یادیں اور نہایت پرکیف صحبتیں مجھے نصیب ہوئیں۔ یہ خداوند کریم کا فضل و احسان، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و نگاہِ کرم اور میرے مرشد کریم حضرت شاہ جمالی علیہ الرحمۃ کی خصوصی عنایت تھی۔ یہ میرا سرمایہ حیات اور توشہ آخرت ہے خداوند کریم مجھے اور ہر مسلمان بھائی کو بار بار یہ سعادت نصیب کرے!
(آمین ثم آمین)

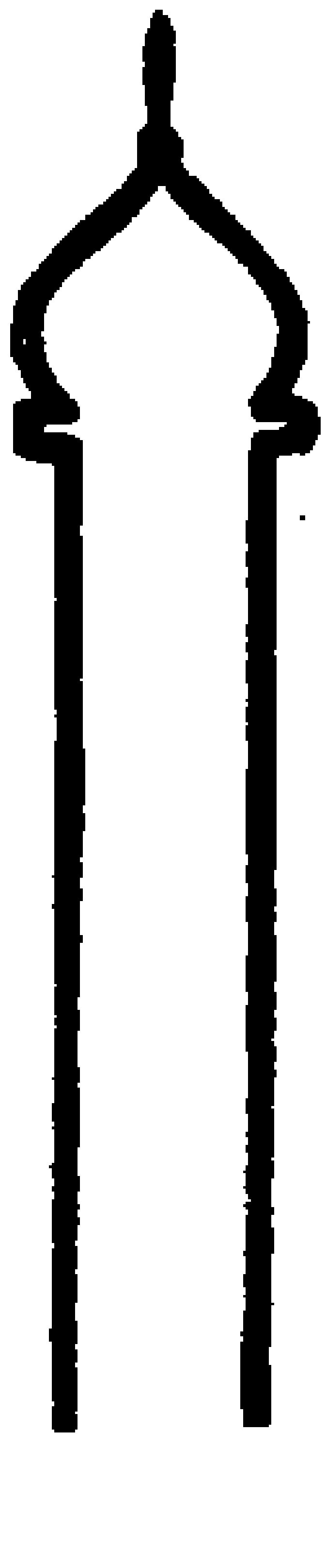

Marfat.com

قارئین سے ایک اور ضروری گذارش

ہم اپنی اس کتاب میں جو کچھ تحریر کریں گے۔ وہ عرب ممالک کے ان احوال سے ہوگا۔ جو اُن کے حسن و خوبی پر مبنی ہوگا۔ اس مقدس سفر میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طفیل ہزارہا عجائب دیکھے۔ دریاؤں۔ سمندروں۔ پہاڑوں اور صحراؤں کی خوب سیر کی۔ لیکن واللہ! مقصد صرف ایک تھا۔ ایک ہے اور ایک رہیگا۔ بارگاہِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی باریابی اور انکے صدقے دوسرے مقامات کی زیارت۔ لہٰذا میں اس کتاب میں بھی صرف اور صرف ان مقدس مقامات اور زیارات کے بارے میں تحریر کروں گا۔ جو اس مقصود کے بالکل قریب اور منسوب خاص ہیں۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ بجز ہستی مطلق کے کوئی چیز نگاہوں میں نہیں سماتی۔ ہر چیز ذات و صفات کا کرشمہ ہے۔ ہر جگہ جلال و جمال کی چمک ہے۔ ہر شے کمالات لامتناہی کا آئینہ ہے۔ گلشن کائنات کا ہر درخت اور ہر پتہ معرفت کردگار کا دفتر ہے! اور ہمیں اس معرفت کے سوا کسی چیز سے سروکار بھی نہیں۔ کیونکہ مقصود اصلی اور مطلوب حقیقی تک اسی معرفت کے ذریعے رسائی ممکن ہے معرفت سے عشق پرورش پاتا ہے اور عشق سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔ جن کو عشق و معرفت کی مستی اور ہوشیاری سے سابقہ رہتا ہے۔ وہ اس مستی اور ہوشیاری کے پروں سے اڑ کر مطلوب حقیقی تک ضرور پہنچتے ہیں۔ مرد مؤمن اسی کے لیئے جیتا ہے اور اسی کیلئے مرتا ہے۔ اور ہمیں مذہب بھی یہی تعلیم دیتا ہے۔ خدا عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

Marfat.com

ہماری عظیم تہذیب

جب تمام اقوام یورپ وغیرہ جہالت اور بربریت کی مجسمہ تھیں۔ سیاست، ثقافت۔ تہذیب و تمدن اور جملہ علوم و فنون سے کورے تھے تو عرب کے محسن کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چند غلام اُٹھے اور صرف اسی نوے برس کی قلیل مدت میں پوری دنیائے انسانیت عرب سے عجم ملتان سے بحرۂ اسود اور سمرقند سے بخارا تک چھا گئے اور جگہ جگہ مساجد، مدارس، لائبریریاں۔ یونیورسٹیاں۔ نہریں۔ سڑکیں۔ پلیں۔ باغات۔ محلات۔ بناڈالے اور عرب۔ ایران۔ عراق۔ شام۔ مصر۔ سوڈان لیبیا۔ الجزائر۔ مراکش وغیرہ تقریباً ہر ملک اور شہر میں علم دین کے مدارس قائم کر دیئے۔ مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ۔ دمشق۔ موصل۔ اندلس۔ نیشاپور۔ ہمدان۔ اصفہان۔ طوس۔ تبریز۔ بخارا۔ سمرقند۔ تاشقند۔ بصرہ۔ کوفہ حلب۔ قاہرہ۔ بغداد وغیرہ گویا مسلم قوم نے ساری دُنیا کو علم و ہنر سے مالا مال کر دیا۔ صرف بغداد شہر میں تیس ہزار مساجد۔ دس ہزار حمام۔ ایک ہزار محل اور آٹھ سو ساٹھ حکیم حاذق تھے۔ آج وہی قوم علم و ہنر سے خالی ہے۔ بلکہ قوم مسلم کی نسل نو تو خیر و شر کی تمیز سے بھی بے بہرہ ہے۔ مصریوں کا کچھ طبقہ اپنی نسبت فرعون کی طرف کر کے خوش ہوتا ہے لبنان کے کچھ نوجوان ابوجہل پر نازاں ہیں۔ ترکوں کا ایک گروہ چنگیزی تہذیب کا پرستار ہے۔ ہمارے پاک وطن کے کچھ لوگ گندھارا اور موہنجوداڑو کی تہذیب پر نازاں ہیں۔ حالانکہ ان فنا شدہ تہذیبوں کے

Marfat.com

پاس بُت پرستی۔ سنگ تراشی۔ جور وستم۔ جہالت وعیاشی کے سوا کیا تھا۔! اور ان پر فخر کرنے کا کیا مطلب؟ مسلم اقوام کو تو صدیق وعمرؓ عثمانؓ وحیدرؓ جیسے مقدس صحابہ کرامؓ۔ ابوحنیفہؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ جیسے فقہا۔ امام بخاریؒ۔ امام مسلمؒ۔ امام ترمذی وغیرہ جیسے محدثین۔ ابن اثیر۔ طبری۔ ابن خلدون جیسے مورخین سینا اور فارابی جیسے فلسفیوں۔ کندی اور ابن ہیثم جیسے مہندس۔ رومیؒ۔ سعدیؒ۔ جامیؒ۔ اعلیٰ حضرت بریلویؒ اور اقبال جیسے عارفوں عالموں اور شاعروں پر فخر کرنا چاہیئے۔ لاکھوں انبیاء۔ صحابہ۔ اہلِ بیت اولیاء۔ مجاہدین اور غازیوں پر نازاں ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے اپنے علم وعمل۔ سیرت وکردار اور جذبۂ جہاد سے تمام عالم کو منور کر دیا۔ عرب سے دہلی اور غرناطہ تک چھا گئے۔ اور کم وبیش ایک ہزار سال تک پوری دنیا پر علم وعرفان کی بارش کر دی غزالیؒ اور رازی علم تقسیم کر رہے تھے۔ اور جنیدؒ وبایزیدؒ عشق بانٹ رہے تھے۔ انہی دو طاقتوں علم وعشق سے دنیا آباد ہوئی۔ اور ایک نہایت ہی حسین و جمیل تہذیب تیار ہو گئی۔ اسلام کے عروج کا تعلق قرونِ وسطیٰ سے ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے۔ جب پوری دُنیا خصوصاً یورپ میں علم۔ اخلاق تمدن وتہذیب کا نام تک نہ تھا۔ عیاشی۔ شراب نوشی۔ بردہ فروشی اور لوٹ مار کا دَور دَورہ تھا۔ مسلم قوم کے علم۔ اخلاق اور تہذیب نے دنیا کو گرویدہ کر دیا۔ اور لوگ جوق در جوق بخوشی اسلام قبول کرنے لگے۔ بہت سے ملک ایسے ہیں۔ جہاں عربوں نے ایک دن بھی حکومت نہیں کی۔ مگر اسلامی تہذیب اور علم عرب سے نکل کر شمال میں بحیرۂ اسود

Marfat.com

مغرب میں ہسپانیہ۔ فرانس اور مراکش، مشرق میں سمرقند و بخارا۔ جنوب میں انڈونیشیا تک پھیل گیا۔ بحرالکاہل کے جزائر میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۲۵ کروڑ سے کم نہیں۔ یہ قوم مسلم تاریخ کا روشن زرین باب نہیں تو اور کیا ہے۔؟ ہندوستان پر ساڑھے آٹھ سو سال۔ ہسپانیہ پر آٹھ سو سال۔ عرب عراق۔ شام۔ ایران۔ افغانستان مصر تیونس۔ لیبیا۔ مراکش وغیرہ پر تو چودہ سو سال سے حکومت کر رہے ہیں۔ افسوس ان مسلم نما کافروں پر ہے جو قوم مسلم کو اسلامی تعلیم و تہذیب سے ہٹا کر غیروں کا در دکھا رہے اور اسلام سے غداری کر رہے ہیں۔ خداوند کریم ہمیں سچا مسلمان بنائے اور ہمارے ماضی کی طرح حال بھی پر عزم اور مستقبل بھی نہایت روشن کرے!
(آمین ثم آمین)

Marfat.com

حج کیا ہے

حج اسلام کا اہم رُکن ہے۔ اس کا منکر کافر اور بلا وجہ تارک فاسق ہے۔ اگر خدا توفیق دے تو عمر میں ایک مرتبہ فرض اور بار بار جانا سُنّت اور مستحب ہے۔ حج اس خوش نصیب کو ہوتا ہے جس پر سرکارِ مدینہ کا خاص کرم ہوتا ہے۔ حج کا سفر، سفرِ عشق ہے۔ اور یہ عاشقانہ عبادت ہے۔ پھر عاشق کے سینۂ گنجینۂ محبت سے جب کوئی صدا نکلے گی۔ تو ضرور عشق کی رنگینی میں رنگی ہوئی ہو گی۔ لہٰذا عاشق کا حج بیت اللہ بھی سلوک الی اللہ ہے۔ حج ایک سفر ہے۔ سلوک بھی ایک سفر ہے۔ حج کا مقصود اللہ ہے۔ سلوک کا مقصود بھی اللہ ہے۔ سفرِ حج میں مسافر کو اپنا سامان وغیرہ درست کرنا پڑتا ہے۔ ترکِ وطن اور ترک تعلقات کے بغیر یہ سفر انجام نہیں پاتا۔ اسی طرح سلوک میں بھی ضروریات راہ سلوک کی فراہمی سالک کو اپنے وطن عارضی یعنی طبعی تقاضوں اور سابقہ بُری عادتوں کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ تعلقات ماسوا سے الگ ہو کر صرف خدا کی طرف سفر معنوی اختیار کرنا پڑتا ہے۔ حج کا بھی ایک ایک رُکن طلب رضائے الٰہی کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ لہٰذا عشاق کا حج تو صرف اور صرف رضائے خدا اور رضائے مصطفٰے ہے۔ اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

پاک سرزمین کے حاجیوں سے

حجاج کرام:- آپ اس مقدس سرزمین پر حج کرنے جاتے ہیں جہاں پوری دنیا کے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ آپکی حیثیت وہاں اپنے پاک وطن کے نمائندہ کی ہوتی ہے۔ لہٰذا آپ سے کوئی ایسا قول یا فعل سرزد نہیں ہونا چاہیئے۔ جس سے آپ کے ملک یا آپکی قوم کی بدنامی ہو۔ آپکی عظیم تہذیب جو سرکارِ مدینہؐ سے آپ کو بطور امانت ملی ہے۔ جب وہاں کی حاضری آپ کو نصیب ہو۔ تو یہ ثابت کردیں۔ کہ ہم حضور کے غلام ہیں۔ خداوند کریم تمام مسلمانوں کو مسلم تہذیب کا محافظ اور امین بنائے۔ (آمین)

ایک خوشی کی بات

الحمدُللہ، پاکستان سے چل کر مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تک تمام اسلامی ریاستیں ہیں۔ راستے میں کسی غیر مسلم کی ایک انچ زمین بھی نہیں آتی۔ اس وقت بھی آزاد اسلامی ممالک کی تعداد تقریباً ۳۶ تک ہے۔ اور ۱۳،۲۲،۲۳،۳۸۶ مربع میل رقبہ پر مسلمانوں کی حکومت ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں قائم اور دائم رکھے۔ اور اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ تمام اسلامی ممالک کے عوام پاکستان اور پاکستان کے عوام سے بہت

Marfat.com

محبت کرتے ہیں۔ جہاں جہاں گئے۔ جو جو ملا۔ والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ اور مسکراتا ہوا پایا۔ اور اسلامی معاشرہ کی حقیقت بھی یہی ہے کہ مسلمان روئے زمین کے کسی حصے میں رہتا ہو۔ ایک دوسرے کا خیراندیش بہی خواہ اور بھائی ہے۔ خداوند کریم ہمیں ایک فرمائے! آمین۔!

آج بھی مسلمان متحد ہو کر اپنی کھوئی ہوئی عزت واپس کر سکتے ہیں۔ اور اسی اتحاد و اتفاق کی نعمت سے سرزمین کشمیر، فلسطین۔ اور قبرص وغیرہ آزاد کرا سکتے ہیں۔ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج کے موقع پر امتِ مسلمہ کو اتحاد کی وصیت فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ کسی عربی کو عجمی پر۔ اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ تم میں وہی عزت وعظمت والا ہے۔ جو متقی اور خدا رسول کا فرماں بردار ہو۔ خداوند ہمیں اپنی اور اپنے رسولؐ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک افسوس کی بات

حقیقت ہے کہ اسلامی ملکوں میں عیسائی۔ ہندو۔ سکھ اور دیگر غیر مسلم بکثرت آباد ہیں۔ اور خوب ٹھاٹھ باٹھ سے کاروبار کر رہے ہیں بلکہ بڑی بڑی دکانوں اور کمپنیوں کے مالک ہیں۔ مشہد میں سب سے بڑی فرم "رام جی مول چند" ہندو کی ہے۔ خوب کما رہا ہے۔ غرضیکہ غیر مسلم لوگ اسلامی ممالک میں بالکل امن وعافیت اور آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ روس اور بھارت وغیرہ کے

Marfat.com

مسلمان نہایت غیر محفوظ اور پریشان حال ہیں۔ کوئی سال بلکہ مہینہ خالی نہیں جاتا۔ کہ کسی نہ کسی بہانے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی ہے۔ اور مختلف مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ غیر مسلم قوم کو اپنے رویہ پر نظر ثانی کر کے عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور مسلمان سربراہوں کو رابطہ قائم کر کے غیر مسلم حکومتوں کو مسلمانوں کی حفاظت کی طرف خاص توجہ دلانی چاہیئے۔

اسلامی مساوات

یوں تو اسلام کا ہر رکن نماز۔ روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ سب کے سب مساوات کے آئینہ دار ہیں۔ لیکن حج کا عظیم اور روح پرور اجتماع اسلامی جمہوریت اخوت اور مساوات کا سب سے بڑا بیّن ثبوت ہے۔ عربی۔ عجمی۔ کالے۔ گورے۔ امیر اور غریب سب کے سب ایک لباس یعنی احرام میں ملبوس ہوتے ہیں۔ جو سرورِ کونین نے حج کے موقع پر زیب تن فرمایا تھا۔ اور ایک ہی آواز یعنی تلبیہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اسی طرح حج کے تمام ارکان کی ادائیگی کے وقت تمام حاجی اسلامی مساوات کا عملی ثبوت دیتے ہیں۔ خداوند کریم اس ظاہری عمل میں خلوص اور رسم میں روح ودیعت فرمائے آمین !!

Marfat.com

میرا پاک ملک اور میری زندہ قوم

الحمد للہ! خداوند کریم نے ہمیں آزاد وطن کی صورت میں ایک بڑی اسلامی مملکت عطا فرمائی تھی جس کا رقبہ تقریباً ۳,۶۵,۵۲۹ مربع میل تھا۔ آبادی تقریباً ۱۳ کروڑ نفوس پر مشتمل تھی کسی اعتبار سے پاکستان دوسرے مسلم ممالک سے کم نہیں تھا۔ خصوصاً مذہبی لحاظ سے پاکستان کی ۸۰ فیصد آبادی نہایت دیندار۔ جفاکش۔ کفایت شعار اور اسلامی اقدار کی محافظ تھی۔ پاکستان کی بہادر افواج اور مخلص عوام نے ستمبر ۶۵ء کی جنگ میں ایسا شاندار مظاہرہ کیا تھا۔ کہ بھارت کی ۲۱ ڈویژن فوج کے ہوش اڑ گئے۔ تمام دنیا حیران رہ گئی ۶۶ء میں جب ہم مسلم ممالک کے دورے پر گئے تو مسلمان اس جنگ میں فتح کی وجہ سے پاکستانی فوج اور عوام کی تعریف کرتے تھے۔ ہماری جرأت کے گیت گاتے تھے۔ اگرچہ گذشتہ سو سال سے فرنگی تہذیب پاکستانی مسلمانوں کے قلب وجگر اور دل ودماغ پر مسلسل حیا سوز حملے کر رہی ہے۔ اس کے باوجود پاکستانی مسلمانوں کے مضبوط حصار مسخر نہیں ہو سکے۔ سوائے چند کالی بھیڑوں اور مسلم نما انگریزوں کے پوری قوم بڑی خوبیوں کی مالک ہے۔ اگر اس قوم کو بہترین رہبر مل جائیں۔ تو پاکستان میں عالیشان یونیورسٹیاں عظیم دینی مذہبی مدارس اور دیگر ادارے بے شمار ہیں۔ پاکستان ہی اسلامی ممالک میں ایسا ملک ہے جس کے علماء۔ دانشور۔ وکلاء۔ ادبا

Marfat.com

شعراء اور ڈاکٹروں کی گنتی ہی ممکن نہیں۔ قوم من حیث القوم عظیم روایات اور خصوصیات کی حامل ہے۔ لیکن سنہ کی لڑائی میں بظاہر قوم کو جو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ درحقیقت ہماری فوج یا قوم کی شکست نہیں۔ بلکہ چند دشمنانِ دین و وطن کی غداری کا نتیجہ ہے۔ کہ عظیم اسلامی ملک دو ٹکڑے ہو گیا۔ خداوند کریم پاکستانی قوم کو متحد منظم فرمائے۔ عارضی شکست کو فتح میں بدل دے۔ میرے ملک اور قوم کو تاقیامت آباد اور شاد رکھے۔ (آمین)

پاکستان سے اسلامی ممالک کی امیدیں

اسلامی ممالک کے مسلمانوں سے مل کر مجھے اس بات کا بہت احساس ہوا۔ کہ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد دُنیا کے مسلمان بھائیوں نے اس ملک سے بڑی نیک امیدیں وابستہ کی ہوئی تھیں۔ مثلاً وہ پاکستان کو مسلم تہذیب اور عالم اسلام کا عظیم حصار تصور کرتے تھے۔ اور وہ یقین کرتے تھے۔ کہ پاکستان اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں بڑا اہم کردار ادا کرے گا۔ مگر بدقسمتی سے پاکستان غیروں کی سازش اور غداروں کی غداری کا شکار ہو کر اپنی منزل کھو بیٹھا۔ اپنا نصب العین چھوڑنے کی یہ سزا ملی کہ ملک دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور اب رہے سہے پاکستان میں بھی ہمیں اپنا نصب العین یاد نہیں۔ کہ پاکستان تو اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تھا اور اس کی بقا بھی نظام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مکمل نفاذ میں مضمر ہے۔

Marfat.com

پاکستانی مسلمان بھائیوں سے

ہر مذہب میں امام اور رہبر کی بڑی حیثیت ہے۔ ہر معاشرہ میں مذہبی رہنما کو خاص مقام دیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے مذہب میں جہالت کا ایسا دور آچکا ہے۔ کہ پاکستان میں جاہل، لادین، بدعمل اور ملک و ملت کی ضرورتوں سے بے خبر، نام نہاد، رسمی پیروں اور گانے بجانے والے بے عمل میراثیوں کی تو بڑی عزت ہے۔ ہزاروں روپے رسمی پیر اور جاہل مرید لٹا دیتے ہیں۔ لیکن دین اسلام کی صحیح خدمت کرنے والے مدارس کے اساتذہ۔ مساجد کے آئمہ اور خطباء چندے اور روٹیاں مانگ کر گزارہ کرتے ہیں۔ یہ بہت ہی افسوس کا مقام ہے۔ خالق کائنات ہمیں عقل سلیم عطا کرے۔ البتہ سعودی عرب اور بعض دوسرے اسلامی ممالک میں دینی مدارس اور مساجد پر حکومت اور عوام بے حد خرچ کرتے ہیں۔ پاکستان میں دینی مدارس اور مذہبی اداروں کی کثرت کے باوجود یہ حالت نہیں ہے۔ کوئی باعزت اور باوقار اعانت اور امداد کا ذریعہ نہیں ہے۔

اہم ملک اور شہر جہاں جانا نصیب ہوا

- سعودی عرب
- افغانستان
- ایران
- عراق
- اردن
- شام
- فلسطین
- سوریہ
- کویت
- دوبئی
- بحرین
- مسقط
- بیروت
- طرابلس
- مراکش
- کابل

87291

Marfat.com

• غزنی	• جلال آباد	• قندھار	• مزار شریف
• ھرات	• اسلام قلعہ	• یوسف اباد	• تربت جام
• مشہد شریف	• نیشاپور	• بسطام شریف	• شیراز
• ہمدان	• گیلان	• اصفہان	• سمنان
• تہران	• سبزوار	• نہاوند	• موضع ہارون
• خرم	• کرمان شاہ	• قریہ طوس	• میرجاوا
• زاہدان ابدان	• ماہان	• تربت حیدریہ	• خانقین
• قم شریف	• قصر شیریں	• بغداد شریف	• بصرہ
• کربلا شریف	• نجف اشرف	• مدائن	• کوفہ
• بابل	• زبیریہ	• حلہ	• سامرہ
• تبریز	• خسروی	• قادسیہ	• قزوین
• قونیہ	• فلوجہ	• موصل	• قطر
• معرہ	• عمان	• ریحا	• بیت المقدس شریف
• خلیل الرحمٰن	• دمشق شریف	• حلب	• حموز
• حمص	• عسقلان	• مقام غور	• مقام قیصر
• شہر عسکہ	• شہر حور	• شہر طبریہ	• قنسرین
• دشت لوط	• زیلیہ	• موت کا سمندر	• وادی یرموک
• کا مشلی	• بستی باب اللہ	• مدینہ شریف	• مکہ مکرمہ
• جدہ شریف	• طائف شریف	• بدر شریف	• تبوک

• ریاض ۔ وغیرہ

Marfat.com

وطن سے دیارِ حبیبؐ کی طرف روانگی

دیارِ حبیب خصوصاً مدینہ منورہ کی حاضری میرے لئے ماضی کے اَنگنت خوابوں کی تعبیر تھی۔ اس سے قبل متعدد اسلامی ممالک کا سفر کر چکا تھا اور ہزارہا مقدس مقامات کی زیارتوں سے سرفراز ہو چکا تھا۔ لیکن میرے دل ودماغ پر اتنا بوجھ تھا۔ کہ میں ہر جگہ گیا۔ لیکن ابھی ساری کائنات کے تاجدار اور اپنے آقا و مولا کے دربار کی حاضری نصیب نہیں ہوئی۔ غرضیکہ میں سوتا ضرور تھا۔ لیکن نیند نہ آتی تھی۔ شب و روز دعائیں کرتا تھا۔ کہ الٰہی! وہ کون سا دن ہوگا کہ میرا سر اور محبوبِ حقیقی کا در ہوگا۔ کبھی کبھی اس خیال سے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی۔ آنکھوں سے آنسو برسنے لگتے۔ اور زبان یہ کہتی۔ کہ کہاں مدینہ اور کہاں یہ کمینہ!

الحمدللہ! کہ وہ وقتِ سعید آیا۔ سونے کا سورج طلوع ہوا میری مدینہ پاک کی طرف روانگی ہوئی۔ دوست احباب ریلوے سٹیشن سے جُدا ہونے لگے۔ جانبین سے آنکھیں نمدیدہ ہوئیں۔ اس وقت جو لطف آیا۔ وہ بھلایا بھی نہیں جا سکتا کہ مدینہ مقدس کا مسافر، مدینہ پاک کیلئے سب کچھ چھوڑ کر جا رہا ہے۔ جب گاڑی روانہ ہوئی۔ تو میرے معصوم بچوں نے مجھے جاتا ہوا دیکھ کر رونا شروع کر دیا۔ میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے۔ دل میں سرور۔ رُوح میں کیف اور زبان پر حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کا یہ شعر کہ ؎

Marfat.com

کھول گھتاں میں یار دے ناں توں
بال بچے اُس کُش دے میاں

خواجہ صاحب‘‘ کے اسی شعر کو ذوق میں شجاع آباد سے لاہور تک دوران سفر پڑھتا گیا اور وجد کرتا گیا۔ اس سے قبل اسلامی ممالک کا دورہ کر چکا تھا۔ لیکن یہ سفر میں نے دوبارہ افغانستان۔ ایران۔ عراق اور شام کے راستے سے کیا۔ تاکہ آقائے دو عالم کے طفیل انبیاءؑ۔ صحابہؓ اہل بیتؓ۔ شہداء کرام اور اولیاء عظام کے مزارات کی حاضری دیتا ہوا سب کے آقا و مولا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے بطفیل محمد مصطفےٰ حاضری کی توفیق عطا فرمائی۔ راستے میں ہر مقام پر اہلِ محبت دوستوں اور احباب نے شاندار استقبال کئے۔ دینی جذبے اور اسلامی اخوت کا ثبوت دیا۔ جن کا میں بہت شکر گزار ہوں۔

درۂ خیبر

پشاور سے جب افغانستان کی طرف روانہ ہوئے تو اس مرتبہ کابل تک بس کا سفر کیا۔ اس سے قبل ہوائی جہاز پر جانا ہوا تھا۔ بذریعہ بس جب مقام جمرود میں کسٹم کی چوکی کے قریب گئے تو ایک نہایت عالی شان، خوبصورت محرابی گیٹ دیکھا۔ جسے بابِ خیبر کہتے ہیں۔ ڈیزائن نہایت عجیب اور اس پر بہترین کتبے۔ جن پر ان نامور فاتحین کے نام تحریر ہیں۔ جو اس دروازے سے گزر کر ہندوستان میں داخل ہوئے تھے۔ جنہوں نے ہندوستان کی تاریخ کو بدل کے رکھ دیا تھا

Marfat.com

اسی تاریخی شاہراہ سے سکندر اعظم۔ تیمور۔ بابر۔ محمد غوری۔ شہاب الدین غوری۔ حضرت سلطان محمود غزنویؒ۔ نادر شاہ درانی۔ اور احمد شاہ ابدالی جیسے نامور فاتح گزرے۔ اور اسی درۂ خیبر سے حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مبلغین اسلام تشریف لائے۔ اور کفرستان کو نورِ اسلام سے منوّر کر دیا۔ اسی بابرکت دروازہ سے گزرتے ہوئے براستہ لنڈی کوتل، تورخم، پاکستان سے افغانستان میں داخل ہوئے۔

افغانستان کے اہم شہر اور زبانیں

اہم شہر: • کابل • غزنی • قندھار • ہرات • مزار شریف • جلال آباد • قطغن • ننگرہار وغیرہ اہم شہر ہیں۔

اہم زیارات:

• حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی صحابہ کرام کے مزارات۔
• مدرسہ ابو حنیفہ یعنی اسلامی یونیورسٹی • مقبرہ بابر • مزار نادر شاہ شہید
• مسجد خشتی کابل • کابل یونیورسٹی • مزار عاشقان عارفان
• مزار شیخ اسماعیل • قلعہ جواد • مزار مولانا سید جمال الدین افغانی
• خانقاہ مجددیہ • مزار سلطان محمود غزنوی۔ مزار حکیم سنائی۔
• مزار والد ماجد حضرت داتا گنج بخشؒ • مزار احمد شاہ ابدالی • حضور علیہ السلام کا خرقہ شریف • جامع مسجد قندھار • شاہی قلعہ غزنی
• کاروان سرائے قندھار • مزار حضرت عبد الرحمٰن جامیؒ • مزار حضرت

Marfat.com

عبداللہ انصاریؒ • مزار امام رازیؒ • مزار شہاب الدین غوری
• شاہی جامع مسجد غزنی • شاہی جامع مسجد ھرات • مزار غازی امان اللہ
• چہل خانہ قندھار • مزار استاد حضرت امام بخاریؒ
• مزار شیخ رضی الدین بن آدم غزنی۔

افغانستان

افغانستان وہ ذرخیز زمین ہے۔ جہاں حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویریؒ اور حضرت سلطان محمود غزنیؒ جیسے باکمال لوگ پیدا ہوئے۔ پاکستان کا ہمسایہ اور عزیز ملک ہے۔ اسی طرف سے اکثر صوفیاء کرام اور مجاہدین اسلام نے آکر اسلام کی شمع روشن کی۔ افغانستان اور پاکستان کے عوام کو آپس میں گہری محبّت ہے۔ خداوند کریم حکمرانوں میں بھی اتحاد پیدا فرمائے۔ افغانستان کے سات صوبے ہیں۔
(۱) کابل (۲) مزار شریف (۳) قندھار (۴) ھرات (۵) قطغن (۶) ننگرہار (۷) پاکیتا۔

افغانستان کی بڑی زبانیں فارسی اور پشتو ہیں۔ ان ہی دو زبانوں کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے۔ اس کا کل رقبہ ۲۵۳۸۶۱ مربع میل ہے آبادی تقریباً ۱۰۰۰۰,۸۰,۸۸,۱ ہے۔ کابل میں ایک بہترین یونیورسٹی ہے۔ جس میں دینیات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کالجوں میں ہدایہ شریف اور فقہ کی دیگر کتابیں داخلِ نصاب ہیں۔ یونیورسٹی اور کالج کے طلباء بہترین عربی بولتے ہیں۔ افغانستان میں ہر نوجوان کے لئے فوجی تربیت لازمی ہے۔

Marfat.com

الحمدللہ! تقریباً ڈھائی لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی۔ افغان قوم ۹۹ فیصد مسلمان ہے۔ اکثر لوگ اہلِ سنت وجماعت مسلک کے پابند ہیں۔ دوسرے فرقوں کے لوگ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ عدالتوں میں فیصلے فقہ حنفی کی رُو سے کئے جاتے ہیں۔

افغانستان ایک وسیع ملک ہے۔ اس میں ایک طرف برف سے ڈھکی ہوئی پندرہ ہزار اونچی پہاڑیاں ہیں۔ دوسری جانب ریگستان ہی ریگستان ہے۔ ایک طرف سرسبز وشاداب وادیاں اور دوسری طرف خشک چٹانیں نظر آتی ہیں۔ ایشیا کا شاید ہی کوئی ملک آثارِ قدیمہ کی دولت سے مالامال ہو۔ اس لئے غیر ملکی سیاحوں کی آمد ورفت کثرت سے ہے روس نے اپنی سرحد سے لیکر قندھار تک بڑی خوشنما اور پختہ سڑکیں اقتصادی امداد کے طور پر بنوائی ہیں۔ امریکہ نے درۂ خیبر سے لیکر کابل تک اس سے بھی بہترین سڑک بنوادی ہے۔ جس کی وجہ سے پشاور سے کابل تک کا راستہ آسانی سے طے ہو جاتا ہے۔ ایک عام کار ۴ یا ۵ گھنٹے میں پشاور سے کابل پہنچ جاتی ہے۔ یہ سڑک دریائے کابل کے ساتھ ساتھ اوپر کو جاتی ہے۔ ایک طرف نہایت مہیب پہاڑ اور دوسری طرف بہت گہرا دریائے کابل بڑی تیز رفتاری سے جاری ہے۔ افغانستان کو اس دریا پر اتنا ہی فخر ہے۔ جتنا مصر کو دریائے نیل پر ہے۔ تقریباً چودہ ہزار فٹ اونچے پہاڑوں سے نکل کر یہ دریا ایک طویل سفر کرتے ہوئے پاکستان میں اٹک کے مقام پر دریائے سندھ میں آملتا ہے۔ افغانستان خشک میوہ جات اور تازہ پھلوں کا مرکز ہے۔ افغانستان خشکی سے گھرا ہوا ملک ہے۔ ریلوے کا انتظام نہیں ہے نہ ہی کوئی بندرگاہ ہے۔ البتہ

Marfat.com

سڑکیں نہایت عمدہ ہیں۔

جلال آباد

جلال آباد دریائے کابل کے دائیں کنارے افغانستان کا بہت بڑا شہر ہے۔ صوبہ ننگرہار کا صدر مقام ہے۔ اور بہت بڑا تجارتی مرکز ہے اس کا میدانی علاقہ نہایت سرسبز اور آب و ہوا کے لحاظ سے بہت خوشگوار ہے۔ بابر۔ شہنشاہ اکبر، امیر عبدالرحمٰن اور امان اللہ خاں نے یہاں اپنے زمانے میں بڑے بڑے خوبصورت باغات لگوائے۔ امیر حبیب اللہ خان کا مقبرہ بھی جلال آباد میں ہے۔ لیکن اس بات سے ہمیں سخت صدمہ پہنچا کہ باوجود قلیل تعداد کے یہاں ہندو اور سکھ تجارت پر قابض ہیں۔ اور خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خداوند کریم مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ اور تجارت۔ صنعت و حرفت کی طرف توجہ کی توفیق عطا فرمائے اور خوشحال کرے۔ (آمین)

کابل

اس وقت یہ شہر افغانستان کا پایۂ تخت ہے۔ بہت اچھا شہر ہے آبادی تقریباً چھ لاکھ ہے۔ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور بہت سے اولیاء کرام کے مزارات بھی ہیں۔ جو عوام کی زیارت کا مرکز ہیں۔ اس شہر کی تعمیر جدید اور نہایت شاندار طریقے سے ہوئی ہے۔ پرانی طرز کے مکان بھی بے شمار ہیں۔ تقریباً ۲۱ ملکوں کے سفارتخانے کابل شہر کے اندر مصروفِ کار ہیں۔ دنیا کے اکثر ممالک کے ہوائی جہاز روزانہ

Marfat.com

کابل کے ہوائی اڈے پر اترتے ہیں۔ اور شہر کی رونق میں اضافہ کرتے ہیں۔ یہ عظیم شہر دریائے کابل کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ شہر کے ایک حصے کو دوسرے سے ملانے کے لئے کئی چھوٹے پل ہیں۔ شہر کی سیر کو جدھر جائیں دریائے کابل استقبال کرتا ہے۔ یہ شہر دو پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے۔ یہ پہاڑیاں شہر کو موسم سرما کی شدت سے محفوظ رکھتی ہیں۔ پورے علاقے کی شادابی اسی شہر کی وجہ سے ہے۔ کابل کا مدرسہ ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اور عجائب گھر قابل دید ہے۔ یہاں کی سیرگاہیں سیاحوں کا دل موہ لیتی ہیں۔ غرضیکہ کابل افغانستان کا قابل فخر شہر ہے۔

کابل شہر کی اہم زیارات

مدرسہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

یوں تو حکومت کی طرف سے ہر مسجد کے ساتھ ایک اسلامی درس گاہ ہے جن کے اخراجات حکومت خود برداشت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں سکولوں اور کالجوں میں بھی دینی تعلیم لازمی ہے۔ لیکن حکومت نے مدرسہ ابوحنیفہؒ کے نام سے ایک عظیم یونیورسٹی قائم کی ہے۔ یہاں کے فارغ طلباء علم تفسیر، علم حدیث اور فقہ حنفی کے بھی سند یافتہ ہوتے ہیں۔ اس یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلباء سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ طلباء پشتو، فارسی اور انگریزی کے ساتھ ساتھ عربی میں بھی فصیح گفتگو کرتے تھے۔

خداوند کریم تمام مسلمانوں کو علم دنیا کے ساتھ ساتھ علم دین کی بھی محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

قلعہ جواد

کابل شہر میں یہ وہ مقام ہے۔ جہاں افغانستان کے مشہور پیشوا حضرت ملا شور بازار علیہ الرحمۃ کا مزار ہے۔ یہ جگہ خانقاہ مجددیہ کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت صاحبزادہ پیر محمد ابراہیم صاحب مجددی وہاں کے سجادہ نشین ہیں۔ بہت بڑے عالم دین اور حسن اخلاق کا پیکر ہیں۔ ہمیں آپ نے اپنے خاص مہمان خانہ میں ٹھہرایا۔ بڑی خاطر تواضع کی۔ آپ کے صاحبزادے مولانا پیر محمد اسماعیل مجددی صاحب بڑے فاضل نوجوان ہیں۔ جنہوں نے ہماری عزت افزائی کے لئے طورخم کے مقام پر ہمارا استقبال کیا۔ اور جلال آباد میں بھی اپنی مہمان نوازی سے سرفراز کیا۔ بعد میں غزنی اور قندھار کے لئے بھی اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کے نام خط تحریر فرمائے۔

صحابہ کرام کے مزاراتِ مقدسہ

حضرت ابو رفاعہ تمیم عدوی انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو قتادہ عدوی انصاری رضی اللہ عنہ اور آپ کے دیگر ساتھی صحابہ کرام کے مزارات بھی اس شہر میں موجود ہیں۔ حکومت نے ان مزارات کی جدید تعمیر نہایت شاندار طرز پر کرائی ہے۔ ان مزارات پر حاضری دے کر دل خوش ہوا۔ اور ایمانی قوت نصیب ہوئی۔ یہ مزارات کابل کے بہت بڑے قبرستان میں ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل پر یہ صحابہ کرام کابل آئے اور جنگ کے دوران جام شہادت نوش فرمایا۔ فاتحین کرام نے حضرت ابو رفاعہ انصاریؓ، حضرت ابو قتادہ انصاریؓ اور دیگر شہداء کو یہاں دفن کر دیا تھا۔ جن کے مزارات سے آج تک

Marfat.com

مستفیض ہو رہے ہیں۔

"عاشقان عارفان" کے مزارات

صحابہ کرامؓ کے مزارات کے ساتھ دو اور بزرگوں کے شاندار مزار ہیں۔ جن کو کابل کے عوام "عاشقان عارفان" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ وجہ یہ بتائی گئی کہ ان دونوں بزرگوں میں آپس میں بہت پیار تھا ساری عمر ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوئے۔ ایک ہی شب ایک ہی وقت میں دونوں کو آقائے کائنات تاجدارِ جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زیارت کا شرف بخشا۔ اور دونوں سے کمالِ محبت کا اظہار فرمایا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا۔ کہ اَنْتُمَا عَاشِقَانِ عَارِفَانِ۔ اسی روز سے لوگوں میں یہ نام بطور لقب مشہور ہو گیا۔ ان کے اصل نام حضرت عبدالسلام اور حضرت عبدالصمد ہیں۔ ان کی کرامات اور بزرگی کی بے شمار حکایات مشہور ہیں۔

مزار نادر شاہ شہید

کابل شہر کی نواحی پہاڑی پر نادر شاہ شہید کا مزار نہایت عالی شان طرز پر بنا ہوا ہے۔ اس مقام سے پورے علاقے کا بخوبی نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ اردگرد خوبصورت باغات اور رنگ برنگے پھول دعوتِ نظارہ دیتے ہیں۔ مقبرہ نہایت خوب صورت ہے۔ سیاہ رنگ کی گنبد نما عمارت ہے۔ چاروں طرف پتھر کی جالی اور بڑے بڑے دروازے ہیں۔ فنِ تعمیر کا نہایت نادر شاہکار ہے۔

Marfat.com

مقبرہ بابر

کابل شہر میں بابر کا مقبرہ بھی ایک اہم مقام ہے۔ اکثر سیاح وہاں ضرور جاتے ہیں۔ خاندانِ مغلیہ کے اہم شہنشاہ ظہیرالدین بابر کو کابل شہر بہت پسند تھا۔ بابر نے دہلی میں وفات سے قبل وصیّت کی تھی کہ مجھے کابل میں دفن کیا جائے۔ بابر کی ساری زندگی جنگوں اور لڑائیوں میں بسر ہوئی۔ اب بھی قبر سے مردِ مجاہد کا دبدبہ اور جلال نمایاں ہوتا ہے خداوندکریم ہر مسلمان کو مجاھد اور غازی بنائے۔ (آمین)

جامع مسجد خشتی

کابل میں خشتی جامع مسجد اور خشتی پل دریائے کابل پر نہایت قابل دید مقام ہیں۔ خشتی جامع مسجد کا گنبد نما صحن بہت وسیع اور بہت بلند ہے۔ پوری مسجد شریف میں بہت قیمتی قالینوں کا فرش بچھا ہوا ہے۔ ہزارہا آدمی روزانہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ افغانستان کے لوگ نماز روزہ کے بہت پابند ہیں۔ اس لئے مساجد آباد ہیں۔ خداوند تعالیٰ تمام دنیا کے مسلمانوں کو ایک نیک، نمازی اور غازی بنائے۔ (آمین)

مولانا سید جمال الدّین افغانی کا مزار

مولانا سید جمال الدین افغانیؒ بہت بڑے عالم اور فاضل تھے اسی مردِ مجاہد نے اپنی تمام زندگی اسی مشن میں گزار دی کہ تمام دُنیا

Marfat.com

کے مسلمانوں کو متحد و منظّم کیا جائے۔ ایران، مصر، اور ترکی کے خود سر اور مطلق العنان بادشاہوں کے خلاف جہاد کیا۔ لوگوں میں اسلامی شعور دینی بیداری پیدا کرنے کے لئے کئی اخبار اور رسالے جاری کئے انکی زندگی کا آخری دَور ترکی میں گزرا۔ وہیں وصال فرمایا اور وہیں دفن ہوئے بعد میں ۱۹۴۴ء میں افغانستان کی حکومت کی خواہش پر انکی میّت کا تابوت ترکی سے افغانستان لایا گیا اور کابل میں بڑی عزّت اور احترام سے دفن کیا گیا۔ علّامہ افغانی کے نظریۂ اتحاد اسلامی کی وجہ سے علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ ان کے بڑے مدّاح تھے۔ چنانچہ علّامہ اقبال انہیں منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

سیّد السادات مولانا جمال
زندہ از گفتار او سنگ و سفال

اس مردِ مجاہد کے مزار کی زیارت کرکے طبیعت کو سکون ہوا خداوند کریم مسلمانانِ عالم کو اتحاد کی دولت سے سرفراز فرمائے (آمین)

مزار شریف

مزار شریف افغانستان کا ایک صوبہ اور بہترین شہر ہے۔ اسمیں افغانستان کا سب سے زیادہ خوب صورت روضہ شریف ہے۔ افغانستان کے لوگ صاحبِ مزار بزرگ کو "سخی صاحب" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور بہت احترام سے زیارت کے لئے حاضری دیتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ یہ حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہٗ کا مزار ہے۔ (واللہ اعلم) کہتے ہیں کہ آپ نے شہادت سے قبل وصیّت

Marfat.com

فرمائی تھی۔ کہ میری شہادت کے بعد میرے جسد پاک کو ایک تابوت میں بند کر کے اونٹنی پر سوار کر دیا جائے۔ وہ رب تعالےٰ کے حکم سے جہاں جا کر رُکے گی۔ وہیں میرا مدفن ہوگا۔ آپ کی وصیت پر عمل کیا گیا۔ بالآخروہ اونٹنی شمالی افغانستان کے اسی مقام پر آکر رُکی۔ جہاں اب مزار شریف ہے۔ ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ وہاں نوروز کے دنوں عظیم میلا لگتا ہے۔ عرس شریف کے موقع پر ہمیشہ لوگ بارش کی دُعا مانگتے ہیں۔ تو صاحب مزار کی کرامت سے فوراً بارش برسنا شروع ہو جاتی ہے۔ عرس سے جب لوگ واپس ہوتے ہیں۔ تو ہر طرف بہار ہی بہار ہوتی ہے وہاں کے لوگوں نے صرف بارش ہی نہیں بلکہ جو بھی جائز دعا کی۔ اللہ تعالےٰ نے فوراً قبول فرمائی ہیں نے بھی ایک دعا کی تھی جو بفضلہ تعالےٰ قبول ہوئی افغانستان کے علماء مستند تاریخی دلائل سے ثابت کرتے تھے۔ کہ یہ حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کا ہی مزار ہے۔ بہر حال اللہ کے فضل وکرم سے ہم نے تو دونوں مقامات عراق میں نجف اشرف اور افغانستان میں مزار شریف کی حاضری دی۔ خداوند کریم سب کو نصیب فرمائے۔ (آمین)

مجاہد اسلام حضرت سلطان محمود غزنوی

کابل سے تقریباً ایک سو تیس میل کے فاصلہ پر افغانستان کا عظیم تاریخی شہر غزنی ہے۔ اس شہر کو مجاہد اسلام حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کی وجہ سے تاریخ میں بڑی شہرت حاصل ہے۔ یہ وہ درویش صفت بادشاہ تھا۔ جو صرف بُت شکن اور فاتح سومنات ہی نہ تھا۔ بلکہ فاتح قلوب بھی تھا۔ خود عالم اور علماء اسلام کا قدردان تھا۔ اس

Marfat.com

مردِ مجاہد کی کماں میں مجاہدین جہاد کرنے کو سعادت سمجھتے تھے۔ سلطان محمود علیہ الرحمۃ کے مقبرے کے اردگرد تقریباً ایک لاکھ مجاہد اور غازی مدفون ہیں۔ جنہوں نے اپنے خون سے داستانِ اسلام کو زینت بخشی۔ گویا پورا قبرستان جنت کا ٹکڑا اور گنج شہیداں ہے۔ غزنی میں قیام کے دوران روزانہ اس قبرستان میں حاضری دے کر روحانی کیف و سرور حاصل کرتا رہا کئی کئی گھنٹے بیٹھا رہنا۔ اٹھنے کو جی نہ چاہتا۔

حضرت سلطان محمود غزنوی کی زندگی کا نصب العین صرف اور صرف اشاعتِ دینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور غلبۂ اسلام تھا۔ پوری زندگی جہاد میں بسر ہوئی۔ جب میں پہلی مرتبہ مجاہد کی قبر پہ حاضر ہوا۔ تو مزار کے دروازے پر گھوڑے کی نعلین لگی ہوئی تھیں۔ پتہ چلا کہ یہ نعلین ان گھوڑوں کی ہیں جو سومنات کے مندر پر حملہ آور ہوئے تھے تبرکاً لگائی ہوئی ہیں۔ دروازے سے ملحق ایک کمرے میں سومنات کے مندر کے ٹوٹے پھوٹے بت بھی پڑے ہوئے تھے۔ جو مردِ مجاہد کی بت شکنی کی گواہی دے رہے تھے۔ سومنات کے مندر پر مردِ مجاہد نے تقریباً سولہ حملے کئے تھے۔ آخری حملہ نہایت سخت تھا۔ ہندوستان کے ہندوؤں نے مندر پر اپنا ایک ایک پاھی بھینٹ چڑھانے کی قسم اٹھا رکھی تھی۔ اور کفر کی تمام قوت برسرِ پیکار تھی۔ لیکن مجاہدینِ اسلام نے بوجود تعداد کی کمی کے دنیا کو دکھا دیا۔ کہ مؤمن قلت اور کثرت پر بھروسہ نہیں کرتا۔ وہ خدا اور مصطفےٰ کو کافی جانتا ہے۔ چنانچہ مجاہدین نے سلطان محمود کی قیادت میں کفر کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیرتے ہوئے عظیم فتح حاصل کی۔ اسلام کے اس بطلِ جلیل کا نام اسلامی تاریخ

Marfat.com

میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

سلطان محمود کے والد سلطان ناصرالدین اور دیگر کئی بادشاہوں کے مزارات بھی اسی قبرستان میں ہیں۔ خداوند کریم جل شانہٗ اس پرفتن دور میں مجاہدین کے نقشِ قدم پر چلائے اور عالم اسلام کو کامرانی اور فتح و نصرت سے سرفرازی و سربلندی عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت حکیم سنائی علیہ الرحمۃ

آپ کا مزار بھی غزنی میں ہے۔ یہ وہی حکیم سنائی علیہ الرحمۃ ہیں جنہیں مولانا روم علیہ الرحمۃ یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ؎

عطار از روئے بود و سنائی دو چشم او
ما از پئے سنائی و عطار آمدیم

حکیم سنائیؒ کی مثنوی کی مشہور کتاب کا نام "حدایقۃ الحقیقت" ہے جس میں تصوّف اور الٰہیات کے اسرار و رموز بھرے ہوئے ہیں آپ ایک مرتبہ بادشاہِ وقت کی شان میں قصیدہ لکھ کر جا رہے تھے راستے میں ایک مجذوب سے ملاقات ہوگئی۔ مجذوب نے ہنستے ہوئے کہا کہ بعض لوگ کتنے بیوقوف ہیں۔ کہ چند ٹکڑوں کی خاطر دنیا کے بادشاہوں کی تعریف کرتے ہیں اور مالک حقیقی کو بھول جاتے ہیں حکیم سنائیؒ مجذوب کی یہ حکیمانہ گفتگو سنتے ہی واپس لوٹ آئے۔ فقر کی دولت سے سرفراز ہوئے اور ساری عمر خدمت دین میں گزار دی۔

Marfat.com

حضرت شیخ عثمان جلالی ھجویری علیہ الرحمۃ

حضرت شیخ عثمان جلالی ہجویریؒ کا مزار مبارک غزنی شہر کے ایک محلہ ہجویر میں ہے۔ آپ مشہور روحانی پیشوا حضرت سید علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش لاہوری کے والد ماجد ہیں۔ محلہ ہجویر کی نسبت کی وجہ سے آپ کو ہجویری کہا جاتا ہے۔ اب یہ محلہ شہر غزنی کے ویران ہو جانے کی وجہ سے علیحدہ چھوٹی سی بستی کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

حضرت شیخ عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ کچا ہے۔ لیکن وہاں حاضری دے کر بڑا کیف و سرور حاصل ہوتا ہے۔ زیارت کے لئے عوام کا ہجوم رہتا ہے۔ ان بزرگان دین کی برکت سے غزنی کے لوگ اخوتِ اسلامی کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ خداوند کریم تمام دنیا کے مسلمانوں کو اخوت اسلامی اور اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمائے (آمین) اتحاد اور اخوت اسلامی کے جذبہ سے ہی فتح و نصرت ہمارے قدم چومے گی۔

قندھار

کابل کے بعد قندھار، افغانستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ احمد شاہ ابدالیؒ کے دور میں افغانستان کا صدر مقام رہا ہے۔ احمد شاہ ابدالی کا مزار بھی اسی شہر میں ہے۔ پھل فروٹ اور میوہ جات کی وجہ سے قندھار دنیا بھر میں مشہور ہے۔ خاندانِ مجددیہ کے چشم و چراغ حضرت صاحبزادہ محمد ابراہیم صاحب کی وساطت سے قندھار میں جناب

Marfat.com

حاجی محمد زمان خان صاحب تجار کے مہمان ہوئے۔ جو میوہ بات کے بہت بڑے تاجر اور ممتاز عالم دین بھی ہیں۔ انھوں نے آپ کو مختلف قسم کے انگور کھلائے۔ اور اپنی کار پر سوار کر کے قندھار کے نہایت سرسبز اور شاداب علاقوں کی سیر کرائی۔ چند تاریخی مقامات بھی دکھائے۔ کابل درۂ خیبر کے ذریعے پشاور سے اور قندھار درۂ بولان کے ذریعے سے پاکستان سے ملا ہوا ہے۔

حضرت نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خرقۂ مبارک بھی قندھار کی جامع مسجد میں رکھا ہوا ہے۔ خرقۂ مبارک صندل کی بہترین صندوق اور عظیم الشان عمارت میں محفوظ ہے۔ روزانہ صبح کی نماز کے بعد اور نماز جمعہ کے بعد زیارت کرائی جاتی ہے۔ لاکھوں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کی انتظار میں ہوتے ہیں۔ قندھار کے لوگ جبہ شریف کی بے شمار کرامتیں بیان کرتے ہیں۔ بلکہ ان کا کہنا یہ ہے۔ کہ یہ وہی جبہ شریف ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سچے عاشق حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تھا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

جُبہ شریف کی کرامت

لاہور کا ایک تاجر مجھے قندھار میں ملا اور کہنے لگا۔ کہ یقیناً یہ جبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے۔ وجہ پوچھنے پر بتانے لگا۔ کہ اسی عمارت شریف میں زیارت کے دوران بے پناہ ہجوم میں میری جیب سے پاکستانی کرنسی کے کئی ہزار کے نوٹ نکل گئے تھے۔ اسی پریشانی میں دعا کی کہ یاالٰہی اگر یہ جبہ شریف واقعی تیرے حبیب کا ہے

Marfat.com

تو اس کے وسیلے سے میری رقم واپس مل جائے۔ دعا کے فوراً بعد ایک صاحب میرے قریب آئے اور مجھے کہا کہ اس کونے میں قالین کے نیچے تیری رقم پڑی ہے۔ یہ کہتے ہی وہ آدمی فوراً غائب ہو گیا۔ میں نے قالین کو اٹھایا تو میری پوری رقم محفوظ پڑی ہوئی مل گئی۔

اسی طرح قندھار کے کچھ احباب نے بتایا۔ کہ کبھی کبھی قحط سالی۔ وبائی امراض اور کسی خاص مہم کے وقت بادشاہ کی نگرانی میں یہ صندوق شریف کھولا بھی جاتا ہے۔ خداوند کریم اس کی برکت سے فوراً مصیبت دور فرما دیتا ہے۔ دہلی اور بغداد کی طرح قندھار بھی کئی مرتبہ اجڑا اور بسا۔ احمد شاہ ابدالی جن کی ولادت تو ملتان میں ہوئی۔ لیکن مزار قندھار میں ہے۔ انکی رسم تخت نشینی بھی اسی شہر میں ہوئی۔ قندھار کی شاہی جامع مسجد اور کئی تاریخی عمارتیں قابلِ دید ہیں۔ علاقہ نہایت سرسبز اور شاداب ہے۔ ہوائی اڈہ بھی بہت بڑا ہے۔

ھرات

ہرات افغانستان کا ایک قدیمی شہر اور تاریخی مقام ہے۔ شہاب الدین غوری کے زمانہ میں یہ افغانستان کا صدر مقام تھا اسی شہر میں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ۔ حضرت عبداللہ انصار علیہ الرحمۃ۔ حضرت ابوالولید استاد حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ اور بے شمار اولیاء اللہ کے مزارات ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت کے ایک گورنر

Marfat.com

عبداللہ بن امیہ نے ہرات کو فتح کیا تھا۔ آج تک یہ بابرکت شہر اسلامی تہذیب کا گہوارہ اور مرکز ہے۔ یہ شہر قندھار سے تقریباً ۳۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہرات شریف کے راستے میں کئی اور مقام ہیں جہاں جلیل القدر اولیاء کے مزارات ہیں۔ غرض ہرات کو دیکھ کر دیدۂ و دِل باغ و بہار ہو جاتے ہیں۔ اسی شہر میں حضرت شہزادہ عبداللہؓ حضرت شہزادہ قاسمؓ۔ حضرت ملا معین کاشفیؒ اور حضرت مولانا زین الدین ذہبیؒ کے مزارات ہیں۔ خداوند کریم بار بار زیارت کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ

"عاشقِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہرات میں ہے۔ قندھار سے چلتے ہوئے جوں جوں ہرات قریب آتا گیا۔ دل بے تاب ہوتا گیا۔ اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے رہے۔ سب سے پہلے حضرت جامی علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری دی۔ وہاں پہنچ کر زائر کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ تحریر میں نہیں آسکتی۔ خداوند کریم حضرت جامی کی طرح ہر مسلمان کو عشق و ادب کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ (آمین) ہرات میں قیام کے دوران روزانہ کئی کئی مرتبہ حضرت جامی علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری کا شرف حاصل کرتا رہا۔ لیکن دل پھر بھی نہیں بھرا۔ خداوند کریم دوبارہ حاضری نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضرت جامی علیہ الرحمۃ کی ولادت بوقت عشاء ۲۳ شعبان المعظم

Marfat.com

۸۱۷ھ قصبہ جام علاقہ خراسان (ایران) میں ہوئی۔ لقب عمادالدین المعروف اسم گرامی" نورالدین عبدالرحمٰن جامیؒ تھا۔ والد کا نام مولٰنا نظام الدین احمدؒ تھے اور ان کے دادا مولانا شمس الدین محمد دشتیؒ جو دشتِ اصفہان میں رہتے تھے۔ زمانہ کی ناموافقت کے سبب وطن سے نکل کر خراسان میں آئے اور قصبہ جام میں اقامت اختیار کی۔ اسی سبب سے "جامی" تخلص رکھا۔ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

مولدم جام و رشحہ قلمم — جرعہ جام شیخ اسلامی است
لاجرم در جریدۂ اشعار — بدو معنی تخلصم جامی است

ان دنوں ہرات اور سمرقند دنیائے اسلام میں اسلامی علوم کے زبردست مرکز تھے۔ ان دونوں مراکز سے نہ صرف علوم و فنون حاصل کئے۔ بلکہ وقت کے ممتاز علماء سے اپنی ذہانت اور محنت سے قابل قدر تحسین حاصل کی۔ آپ نے اسلامی علوم کے تمام شعبوں پر عبور حاصل کر کے فارسی ادب اور شاعری میں کمال حاصل کیا۔ حکمران بھی آپ کے علم و فضل اور عالی کردار کی ہمیشہ قدر کرتے تھے۔ ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ حضرت جامیؒ نے باطنی علوم اور روحانی تربیت بھی اپنے دور کے جلیل القدر اولیاء کرام اور ممتاز صوفیاء عظام سے حاصل کی۔ پہلے آپ نے حضرت مولانا سعد الدین کاشغریؒ سے فیض حاصل کیا آپ کے وصال کے بعد حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ حضرت خواجۂ احرار کی نگاہِ کرم سے روحانیت کی بلندیاں طے فرمائیں۔

دیارِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری حضرت جامیؒ کی روحانی

Marfat.com

زندگی کے خصوصی واقعات میں سے ہے۔اس سفر میں آپ کی وجدانیت اور والہیت کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا۔ مدینہ پاک کی حاضری کے دوران جامیؒ کا نعتیہ ہدیہ تو آپ کی زندگی کا حاصل ہے۔آپ کے عشق کا سرمایہ ہے۔ اہل ذوق آپ کے نعتیہ کلام کو سرمایۂ آخرت سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ اس عاشقِ رسولؐ کے مقام نعت کو کوئی دوسرا قادر الکلام شاعر نہیں چھو سکا۔ ہدیۂ نعت پیش کرتے وقت بارگاہِ رسالت میں پہنچ کر وادیٔ بطحا میں مدینہ منورہ۔ خاکِ مدینہ۔ خارِ مدینہ حتیٰ کہ سگِ مدینہ کو بھی اپنے دل کے قریب پاتے ہیں۔ وہ سرزمینِ نبی کو جانے والے قافلوں کو سلام کرتے ہیں۔ قافلہ حجاز کے اونٹوں کے ساربان ان کے پیغام رساں ہیں نسیم بہاری کو فریاد پہنچانے کا ذریعہ بناتے ہیں۔ ؎

نسیما جانبِ بطحا گزر کُن
زاحوالم محمدؐ را خبر کُن

بانگِ وصل از قافلہ برخاست خیز اے ساربان
رختم بنہ بر راحلہ آہنگ رحلت کن رواں
یارب مدینہ است ایں حرم کز خاکش آید بوئے جاں
یا ساحتِ باغِ ارم یا عرصہ روض الجناں

پھر کچھ دنوں بعد حاضر ہوئی۔ وہ کوئے رسول میں سر کے بل جاتے ہیں۔ دیدہ و دل فرشِ راہ کرتے ہیں۔ پلکوں سے جاروب کشی کرتے ہیں۔ اور پھر سرکارِ دو جہاںؐ کی محبت کے دامن میں لپٹ کر التجا کرتے ہیں۔

ز مہجوری بر آمد جانِ عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم

Marfat.com

آپ کی شہرۂ آفاق تصانیف مقبول بارگاہِ رسولؐ ہوئیں۔ اشعۃ اللمعات۔ شرح فصوص الحکم۔ یوسف زلیخا۔ لوائح، تحفۃ الاحرار، ترجمہ اربعین حدیث، نفحات الانس، بہارستان، سلسلۃ الذہب۔ شرح ملّا جامی ــــ اور شواہد النبوۃ خصوصیت کے ساتھ مشہور زمانہ ہوئیں۔ علاوہ ازیں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی ایک تفسیر قرآن پاک بھی تحریر فرمائی۔ ہرات کے علماء نے اس کی تعریف کی۔ دکھانے کا وعدہ بھی کیا۔ لیکن زیارت نہ کر سکا۔ بہرحال بار بار مولانا جامیؒ کے مزار پر حاضری دے کر ساری ساری رات روتا رہا۔ وہ کیف و سرور ہر وقت یاد رہتا ہے۔ خداوند کریم دوبارہ حاضری کی توفیق دے۔ (آمین)

۸۱ سال تک زندگی نے وفا کی اور مولانا جامی ۱۸ محرم ۸۹۸ھ کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

حضرت خواجہ عبد اللہ انصار علیہ الرحمۃ کا مزار

ہرات کے مقدس مقامات میں سے آپ کا مزار مبارک نہایت اہم مقام ہے۔ ہر وقت آپ کے مزار شریف پر ہزاروں زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ آپ کا مقبرہ تقریباً ۱۲ سو سال پرانا ہے۔ اس کے باوجود نہایت عظیم الشان اور پُرشکوہ عمارت ہے۔ آپ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے مکتوبات شریف میں بارہا ان کا ذکر فرمایا ہے۔ سلطان الہند حضرت خواجہ خواجگان سید معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ نے بھی کئی راتیں اس مزار مبارک پر بسر فرمائیں۔ اور فیض حاصل کیا۔

Marfat.com

آپ کے مزار شریف کے احاطہ میں بے شمار اولیاء کرام اور بادشاہوں کے مزارات ہیں۔ یہاں حاضری دے کر انوار و تجلیات سے مستفیض ہوا۔ اور سکونِ قلبی حاصل کیا۔

شاہی جامع مسجد ھرات

ہرات کی شاہی جامع مسجد بھی تعمیری فن اور عظمت کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ اس مسجد کو مسلمان فرمانروا حضرت سلطان شہاب الدین محمد غوری علیہ الرحمۃ نے تعمیر کرایا تھا۔ اس مسجد کے تقریباً ایک پچیس گنبد ہیں۔ ان گنبدوں اور میناروں پر نیلے رنگ کی ٹائلوں کا اس قدر بہترین اور شاندار کام کیا ہوا ہے۔ کہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ جب وہ نیلے ٹائیل دھوپ میں چمکتے ہیں۔ تو آنکھوں کو خیرہ کرتے ہیں۔ کئی سو سال گزرنے کے باوجود تعمیر نئی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ اور امام رازی علیہ الرحمۃ جیسے ممتاز علماء اسلام اسی مسجد میں خطبہ دے کر عوام الناس کو فیض یاب کرتے ہیں۔

حضرت سلطان شہاب الدین محمد غوری کا مزار بھی اسی جامع مسجد میں ہے۔ یہ وہی سلطان غوری ہیں جنہوں نے ۵۸۸ھ میں ہندوستان کو فتح کیا تھا۔ فتح کے بعد اپنے ایک غلام قطب الدین ایبک کو تمام انتظامات سپرد کر کے خود سلطان غوری غزنی آگئے تھے۔ اور پھر ۶۰۲ھ میں ہرات میں جام شہادت نوش فرمایا۔ شاہی جامع مسجد ہرات میں مدفون ہوئے۔

امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ کا مزار

دنیا کے مشہور عالم دین اور فلسفی امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ کا مزار بھی ہرات میں ہے۔ یہاں بھی حاضری دی۔ ساتھ ہی وہ مسجد ہے جس میں بیٹھ کر آپ درس پڑھایا کرتے تھے۔ اور تفسیر تحریر فرمایا کرتے تھے۔ امام رازیؒ رمضان المبارک ۵۴۲ھ میں مقام رے میں پیدا ہوئے اپنے والد سے علم حاصل کرتے رہے۔ باپ کے وصال کے بعد سمنان میں آکر کمال سمنانی سے علوم رسمی حاصل کئے۔ آپ فلسفہ اور ریاضی کے بھی ماہر تھے۔ نہایت جمیل اور باوقار تھے۔ جب سواری پر بیٹھ کر چلتے تو تقریباً تین سو طلبا آپ کے ہمرکاب چلتے۔ مختلف علوم میں تقریباً ۲۵ تصانیف ہیں۔ ان میں سے حدائق الانوار۔ تفسیر کبیر اور الحادی زیادہ مشہور ہیں۔ ۶۰۶ھ میں ہرات میں وفات پائی۔ اور یہیں مدفون ہیں۔ حضرت مولانا رومیؒ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں)۔

گر بہ استدلال کارے دین بدے
فخر رازی راز دارے دین بودے

ہرات سے الوداعی کیفیت

ہرات میں کئی روز قیام کے بعد براستہ اسلام قلعہ ایران روانگی کا پروگرام بنایا۔ ایران جانے والی سڑک حضرت جامی علیہ الرحمۃ کے مزار کے پاس سے گزرتی ہے۔ بذریعہ بس وہاں سے گزرتے ہوئے حضرت جامیؒ کو بار بار سلام کیا۔ جب شہر سے باہر نکل آئے تو دل بے قرار اور طبیعت بے چینی ہو گئی۔

Marfat.com

حضرت جامیؒ کی ایسی کشش ہوئی کہ واپسی کا ارادہ کر لیا۔ بس میں سوار لوگ میری دیوانگی پر حیران ہوئے ڈرائیور کہنے لگا۔" دیوانہ ہے اس مجنون کو اتار دو"۔ غرضیکہ راستے میں اتار دیا گیا۔ تقریباً دس میل سے واپس ہرات آکر حضرت مولانا جامیؒ کے مزار پر آٹھ روز قیام کیا۔ دن رات آہ و زاری میں گزرے۔ وہ کیف و سرور کے وجد آفریں لمحات جب یاد آتے ہیں۔ تو دل مرغِ بسمل کی طرح تڑپنے لگتا ہے۔ طبیعت مضطرب ہو جاتی ہے۔! خداوند کریم اس عاشقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر دوبارہ حاضری کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

اسلام قلعہ

اسلام قلعہ افغانستان کی آخری سرحدی چوکی ہے۔ جہاں پاسپورٹ اور پولیس کے دفاتر ہیں۔ ایران جانے والوں کو اسلام قلعہ کے راستے سے ہی جانا پڑتا ہے۔ یہاں سے ایران جانے کے لئے سواری بھی مل جاتی ہے۔ اور افغانی سکے کے بدلے ایرانی ریال بھی مل جاتے ہیں۔ سیاح کو ضروری اشیاء کے علاوہ اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جانا چاہیئے۔ ورنہ کسٹم وغیرہ کی مصیبت کے علاوہ وقت بھی بہت ضائع ہوتا ہے۔

ایران کے اہم شہر اور مضافات

- تہران
- مشہد مبارک
- تربت جام
- نیشاپور
- شیراز
- سبزوار
- اصفہان
- بسطام

Marfat.com

• ہمدان • گیلان • سمنان • یوسف آباد
• قزوین • کرمان • نہاوند • خرم
• قریہ طوس • کرمان شاہ • تربت حیدری • زاہدان
• ماہان • ایدان • میرجاوا • قصر شیریں
• قم شریف • طیباد • خسروی

ایران کی اہم زیارات اور مقامات

• حضرت طاہر بن امام حسن رضی اللہ • حضرت قاسم بن امام حسن رضی اللہ عنہ
• سیدہ شہر بانو رضی اللہ عنہ • حضرت حمزہ بن امام زین العابدین رضی اللہ عنہ
• حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ • حضرت مولانا احمد جام علیہ الرحمۃ
• شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ • حضرت امام عبدالعظیم علیہ الرحمۃ
• عمر خیام • صاحب تفسیر نیشاپوری
• حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ • شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ
• حافظ شیرازی علیہ الرحمتہ • فردوسی
• محقق طوسی • شیخ علی ہمدانی
• بو علی سینا • سکندر اعظم
• حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ • حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ
• قطب الدین حیدر • امام احمد نسائی علیہ الرحمۃ
• نعمت اللہ شاہ ولی علیہ الرحمۃ • حضرت شیخ داؤد کرمانی علیہ الرحمۃ
• نہاوند کی پہاڑیاں • تخت طاؤس • دربند

Marfat.com

ایران

ایران پاکستان کا دوست اور مسلمان پڑوسی ملک ہے۔ طالب علمی کے دور میں جب گلستان، بوستان پڑھتے تھے۔ تو اس وقت سے ایران دیکھنے کا شوق دامن گیر تھا۔ جہاں کی سرزمین سے بے شمار اولیاء صوفیاء اور ممتاز علماء پیدا ہوئے۔ اسی آرزو کی تکمیل میں جب ایران پہنچے تو وہاں کے عوام کے حُسنِ سلوک اور پُرتپاک خیر مقدم سے بہت متاثر ہوئے۔ بات بات پر دعائیہ جملے مثلاً رسیدنت بخیر۔ خوش آمدی۔ باز ہم منتظر شما باشم، خدا حافظ۔ عمر شما دراز، خوب است، قربانت شوم وغیرہ ابھی تک نہیں بھولتے

ایرانی حکومت تقریباً ۶ لاکھ ۲۸ ہزار مربع میل پر پھیلی ہوئی ہے آبادی تقریباً ۲½ کروڑ ہے۔ اس لیے کہ ایران کا ایک تہائی حصہ تو لق و دق صحراؤں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ پہاڑی اور ایک حصہ قابل کاشت اور آباد ہے۔

ایران کے مندرجہ ذیل تیرہ ۱۳ صوبے ہیں۔

(۱) گیلان (۲) مازندران (۳) مشرقی آذربائیجان
(۴) مغربی آذربائیجان (۵) کرمان شاہ (۶) خوزستان (۷) فارس
(۸) کرمان (۹) خراسان (۱۰) اصفہان (۱۱) کردستان
(۱۲) سیستان و ایرانی بلوچستان (۱۳) تہران و سمنان

سلطنتِ ایران کا بانی کورش اعظم تھا۔ اور اسی خاندان کا آخری بادشاہ دارائے اعظم تھا۔ جس نے سکندر اعظم یونانی سے شکست کھائی اس کے بعد شاہ پور اوّل۔ نوشیرواں عادل اور خسرو پرویز نے ایران

Marfat.com

پر حکمرانی کی۔ اس خاندان کا آخری بادشاہ یزدگرتھا۔ امیرالمومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مسلمان مجاہدین نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سپہ سالاری میں ایران کو فتح کیا۔ اور خدا کے فضل وکرم سے آج تک ایران میں اسلامی پرچم لہرا رہا ہے۔ ایران کا ماضی نہایت عظیم اور مستقبل پُرعزم ہے۔ ایرانی حکومت کا خود کفیل ہونے کا عزم قابلِ صد تحسین ہے۔

پاکستان سے ایران جانے کے راستے

پاکستان سے ایران جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک درہ خیبر سے گذرتے ہوئے جلال آباد۔ کابل۔ غزنی۔ قندھار۔ ہرات سے براستہ اسلام قلعہ اور دوسرا راستہ درہ بولان کوئٹہ سے گزرتے ہوئے قندھار اور ہرات سے براستہ اسلام قلعہ ایران میں داخل ہو سکتے ہیں۔

ایران میں ریل گاڑی بھی ہے۔ لیکن آمد ورفت کا بڑا ذریعہ روڈ ٹرانسپورٹ ہے۔ بسوں کے اڈے بہت بڑے بڑے ہیں۔ اور بسیں بھی نہایت خوبصورت ہیں۔ کمپنیوں کے نام بھی عجیب ہیں۔ مثلاً ایران پیما، خاور طور، راہ نورد۔ اور شمس العمارہ وغیرہ۔ نہایت بامعنیٰ اور پیارے نام ہیں۔ ایران کی ہوائی سروس بھی نہایت کامیاب ہے۔

طیّباد (یوسف آباد)

افغانستان کی آخری چوکی اسلام قلعہ سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پہ ایران کی پہلی چوکی طیّباد ہے۔ یہاں سے براستہ تربت جام۔ مشہد شریف

Marfat.com

کی طرف سڑک جاتی ہے۔ طیباد میں حکومت ایران کے چند دفاتر بھی ہیں شہر کی جامع مسجد کے سُنّی امام حضرت مولانا حاجی محمد حسن صاحب سے ملاقات ہوئی۔ بڑے بااخلاق اور صاحب ذوق ہیں مجھے اپنے پاس ٹھہرایا۔ اور بڑے خلوص و محبت سے مہمان نوازی کی۔ اس علاقہ میں بہت کم لوگ آباد ہیں۔

تربت جام (حضرت جامی علیہ الرحمۃ کا وطن)

طیّباد سے مشہد شریف جاتے ہوئے راستہ میں حضرت شیخ الاسلام احمد جام علیہ الرحمۃ کا وطن اور نہایت خوبصورت قبہ تربت جام آتا ہے اسی قصبہ میں آپ کا مزار مبارک ہے۔ آپ کے نام سے ہی یہ قصبہ موسوم ہے حضرت احمد جام علیہ الرحمۃ کا اصل نام ابو نصر احمد بن ابوالحسن ہے۔ آپ کی ولادت ۴۴۱ھ میں ہوئی۔ اور ماہ رجب ۵۳۶ھ میں وفات پائی۔ تقریباً ۱۸ برس تک کوہستان میں ریاضت میں مصروف رہے۔ بہت بڑے عارف اکمل اور صوفی بزرگ ہیں۔ علمی دنیا میں آپ کا بہت بڑا مقام ہے۔ کنز الحکمۃ، مفتاح النجات اور سراج السائرین آپ کی مشہور کتابیں ہیں۔ آپ کی تصانیف اور فارسی غزلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ غالب ہے۔ آپ کے خاندان کے چشم و چراغ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ کا سوز بھی انہیں کی نسبت کا اثر ہے۔ خداوندکریم ان بزرگان دین کے دردِ دل کا ذرہ ہمیں بھی عطا فرمائے۔ (آمین)

مشہد شریف

مشہد شریف سرزمین ایران کا نہایت مقدس اور تاریخی مقام ہے

Marfat.com

ایران کے صوبہ خراسان کا دارالحکومت ہے۔ مشہد شریف کی آبادی تقریباً ۳ لاکھ ہے۔ اسی شہر میں حضرت علی بن امام موسیٰ کاظم عرف امام رضا رضی اللہ عنہ کا عالی شان اور پُرانوار روضہ شریف ہے۔ امام رضاؓ کے وصال سے قبل یہ شہر ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ لیکن آپ کے روضہ اقدس کے باعث اس شہر کو خراسان میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی۔ ہزاروں زائرین اس شہر کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔

حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ درج ذیل ہے۔

علی رضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی المرتضیٰ و فاطمہ زہرا (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام رضاؓ کا روضہ مبارک ایران کی سب سے بڑی زیارت گاہ ہے۔ جسے ایران کے فن تعمیر کا بہترین نمونہ کہا جاسکتا ہے۔ ایران کا ہر حکمران اس روضے سے محقہ عمارت میں کوئی نہ کوئی اضافہ کرتا چلا آیا ہے۔ بالخصوص بارھویں صدی عیسوی سے لے کر انیسویں صدی تک کے حکمرانوں نے اس کی زیبائش و آرائش میں بہت زیادہ دلچسپی لی ہے۔ روضے سے ملحق ایک عظیم لائبریری بھی ہے۔ امام رضا کے روضہ کے بالکل ساتھ ایرانی فن تعمیر کا شاندار نمونہ وہ خوبصورت مسجد ہے۔ جسے ۱۴۱۸ء میں شاہ رخ کی ملکہ گوھرشاد نے تعمیر کیا تھا۔

طوس

مشہد سے کرشاہراہ ۳۶ میل تقریباً شمال مغرب میں ۱۵ میل کے فاصلے پر طوس کی

Marfat.com

بستی ہے۔ اس بستی کے قریب مشہور شاعر فردوسی کی قبر ہے۔ فردوسی اسی گاؤں کے باشندہ تھے۔ علاوہ ازیں مشہور محقق طوسی بھی اسی گاؤں کا رہنے والا ہے۔ یہی وہ قصبہ ہے جہاں محقق طوسی اور شاعر فردوسی کے علاوہ امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ، مشہور فلسفی نصر الدین طوسی، محدث امام نسائی اور شیخ ابو النصر جیسے عظیم لوگ پیدا ہوئے۔ یہ شہر بہت بڑے علما اور حکما کی یادگار ہے۔

تربت حیدری

نہایت خوبصورت شہر ہے۔ ہر طرف باغات ہی باغات ہیں۔ بادام، توت شیریں، خوبانی وغیرہ کے بے شمار درخت ہیں۔ سڑک کے قریب پانی کے چشمے رواں دواں ہیں۔ بازار بڑے کشادہ اور خوبصورت ہیں۔ یہاں کی عالی شان مسجد قابلِ دید ہے۔ شہر کے شمالی کنارے پر حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ کے استاد حضرت قطب الدین حیدر علیہ الرحمۃ کا مزار ہے جن کے اسم گرامی سے یہ شہر موسوم ہے۔

نیشاپور

یہ بہت پرانا اور تاریخی شہر ہے۔ اس میں حضرت امام مسلمؒ، حضرت محمد محروق بن زید بن امام زین العابدین، حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ، خواجہ نصیر الدین طوسیؒ اور مدرسہ نظامیہ بغداد کے صدر مدرس صاحب تفسیر نیشاپوری علیہ الرحمۃ کے مزارات بھی ہیں۔ شہر سے تقریباً ۳ میل کے فاصلے پر مقبرہ عمر خیام ہے۔ یہ مقبرہ نہایت وسیع اور خوبصورت ہے۔ اس میں دو گنبد والی عمارت ہے۔ ایک میں حضرت محمد محروق بن زید بن

Marfat.com

زین العابدین رضؓ کا مزار ہے۔ اسی گنبد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک ایک پتھر میں نمایاں ہے۔ جسے بار بار بوسہ دینا نصیب ہوا۔ الحمد للہ دوسرے گنبد میں حضرت ابراہیم بن حضرت امام موسیٰ کاظمؒ یعنی حضرت امام علی رضؒ کے چھوٹے بھائی کا مزار ہے۔ سیدنا حضرت امام مسلمؒ بھی اسی میں آرام فرما ہیں۔

مقبرہ عمر خیام کے قریب غربی جانب شیخ فریدالدین عطار علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہے۔ قبر شریف زائر کیلئے دلکش نظارہ پیش کرتا ہے۔ انہی کی شان میں حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ؎

هفت شهر عشق را عطار گشت
ما هنوز اندر خم یک کوچه ایم

خداوند کریم بار بار ایسے بزرگانِ دین کے مزارات کی حاضری کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

سبزوار شریف

یہ شہر بہت چھوٹا لیکن نہایت خوبصورت اور بارونق ہے۔ حضرت یحییٰ بن حضرت امام موسیٰ کاظمؒ (امام رضاؒ کے برادر) کا مزار شریف اسی شہر میں ہے۔ حضرت شاہ شمس سبزواری جن کا مزار اب ملتان میں ہے۔ اسی شہر کے باشندہ ہیں۔ اس شہر میں مساجد بکثرت ہیں۔ بازاروں میں پھل فروٹ بہت ملتے ہیں۔ خربوزہ سبزوار کا نہایت لذیذ اور میٹھا پھل ہے۔

بسطام شریف

بسطام شریف میں سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ

Marfat.com

کا مزار پُرانوار ہے۔ آپ کے مزار مبارک پر کوئی عمارت نہیں۔ بلکہ آپ کھلے آسمان کے نیچے آرام فرما ہیں۔ قریب ہی ایک عالی شان قبہ ہے۔ جسے والیٔ کابل سلطان اعظم خان نے آپ کے لئے تعمیر کرایا تھا۔ مگر حضرت بایزید بسطامی رحؒ نے خواب میں یہ فرما کر روک دیا۔ کہ ہماری قبر پر آسمان کا سایہ کافی ہے۔ چنانچہ وہ قبہ اسی طرح خالی پڑا ہے۔ آپ میدان میں آرام فرما ہیں۔ آپ کے قریب ہی سلطان اعظم خان کا مزار ہے۔ حضرت بسطامی رحؒ کے مزار کی حاضری بہت ہی پُرکیف ہوتی ہے۔ اسی مقام پر حضرت امام علی رضاؒ کے چچا شہزادہ محمد بن امام جعفر صادقؒ اور حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ آرام فرما ہیں۔ جن کے جبّہ مبارک کے وسیلہ سے حضرت سلطان محمود غزنویؒ نے ہندوستان کی فتح کی دُعا مانگی تھی جسے اللہ تعالےٰ نے قبول فرمایا تھا۔ حضرت خرقانیؒ نے فرمایا۔ محمود اگر تمام دنیا کی فتح کی دُعا مانگتا تو رب کریم قبول فرماتا۔ حضرت بایزیدؒ کے مزار کے قریب ایک بہت بڑا مینار سنگ لرزاں سے بنا ہوا ہے۔ جو ہر وقت حرکت کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ بسطام شریف کے علاقہ میں اور بھی بہت سی زیارات ہیں۔ جنکی زیارت سے مشرف ہوا اللہ تعالےٰ بار بار حاضری عطا فرمائے۔ (آمین)

ایران کے حمام خانے

ایران کے حمام خانوں میں جا کر یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے طلسمانی دنیا میں آگیا۔ بہت بڑی گنبد نما مدوّر عمارت جسکی چھت میں تمام شیشے لگے ہوئے ہیں۔ شیشوں سے چھن چھن کر آنے والی روشنی سے کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک منتظم کا دفتر آتا ہے۔ قیمتی اشیاء بطور امانت۔ جمع

Marfat.com

کرادی جاتی ہیں۔ چاروں طرف قالینوں سے سجے ہوئے چبوترے ہیں۔ بہترین قسم کی الماریاں ہیں۔ اپنی مرضی کے مطابق الماری میں سامان اور کپڑے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ چابی اپنے پاس محفوظ کرلیتے ہیں۔ ایک خادم دو کپڑے پیش کرتا ہے۔ ایک باندھنے کے لئے اور دوسرا بدن صاف کرنے کے لئے۔ نہانے کے کمرہ میں گرم پانی موجود ہوتا ہے۔ غسل خانہ کے در و دیوار اور فرش وغیرہ بھی گرم ہوتے ہیں۔ نہانے سے لطف اندوز ہونے کے بعد اسی کپڑوں والے کمرہ میں آتے ہیں۔ تو گرم چائے سے تواضع کی جاتی ہے۔ یہ عمومی حمام خانے ہوتے ہیں خصوصی حمام خانوں کا انتظام زیادہ بہترین اور اعلیٰ ہوتا ہے۔ یہاں ناشتہ اور اخبارات کا انتظام بھی ہوتا ہے۔

سمنان شریف

یہ بہت مقدس شہر ہے۔ خاندانِ اشرفی قادری کے مورثِ اعلیٰ حضرت سلطان سید اشرف سمنانی علیہ الرحمۃ کا اصل وطن ہے۔ جن کا مزار شریف کچھوچھہ شریف ضلع مراد آباد میں ہے۔ مکتوبات اشرفی آپ کی وہ شہرۂ آفاق کتاب ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی جسکی تعریف کی ہے۔ اور بھی بہت سے بزرگانِ دین اِسی شہر میں آرام فرما ہیں۔ جامع مسجد سمنان بھی قابلِ دید ہے۔ حکومتِ ایران کا تیل کا بہت بڑا کارخانہ بھی سمنان میں ہے۔ سمنان کا تربوز نہایت شیریں اور لذیذ ہے عالی شان سڑکیں اور نہایت بارونق بازار ہیں۔ یہاں کے باشندے بڑے خوش اخلاق اور محبت والے ہیں۔ سمنان شریف

Marfat.com

کی سیر کے دوران ایک نامعلوم مجذوب صاحب نے مجھ پر بہت کرم فرمایا۔ اور ایک ایرانی تحفہ "تسن" بھی عطا فرمایا۔ جسے میں نے بطور تبرک اپنے پاس محفوظ کیا ہوا ہے۔

ہمدان شریف

ہمدان بڑا وسیع اور خوبصورت شہر ہے۔ سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔ کوہِ الوند کے دامن میں ہونے کی وجہ سے اسے خاص اہمیت حاصل ہے۔ کافی عرصہ تک ایران کا پایۂ تخت رہا ہے۔ سکندر اعظم نے جب ایران فتح کیا تھا تو ہمدان کو ہی دارالحکومت بنایا تھا۔ مشہور مورخ، دانشور اور اولیا مثلاً حضرت شیخ علی ہمدانی، بوعلی سینا اور لقمان حکیم کے مزارات اسی شہر میں ہیں۔ وہاں کے لوگوں کے بقول سکندر اعظم کی قبر بھی اسی شہر میں ہے۔

گیلان شریف

خوش قسمتی سے محبوب سبحانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے اصلی وطن گیلان شریف بھی حاضری کا موقع ملا۔ سرکارِ غوث پاکؒ کے آبا و اجداد کے مزارات اسی شہر میں ہیں۔ مزارات کی زیارت اور اس شہر کی حاضری سے روحانی کیف و سرور حاصل ہوا دور دور تک بزرگانِ اسلام کے مزارات دکھائی دیتے ہیں۔ علاقہ بھی بڑا خوبصورت اور نہایت حسین ہے۔

Marfat.com

کرمان

یہ وہ مقدس شہر ہے جہاں ایک ولی کامل حضرت شیخ داؤد کرمانیؒ کا مزار مبارک ہے۔ آپ مشہور صوفی بزرگ حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوریؒ کے پیر و مرشد ہیں۔ اس علاقہ میں پھل فروٹ کے باغات بکثرت ہیں۔ اور بازاروں میں خوب رونق ہوتی ہے۔ حضرت داؤد کرمانی علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری سے مستفید ہوئے اور باغات کی سیر کی۔ ظاہری اور باطنی غذا حاصل کی۔

گورگان

زمانۂ قدیم میں اس شہر کا نام "استر آباد" تھا۔ اس زمانہ میں علم و ہنر کا خاص مرکز تھا۔ مشہور نحوی کتاب کافیہ کے مصنف علامہ ابن حاجبؒ اور شرح کافیہ "وافیہ" کے مصنف اسی شہر میں پیدا ہوئے۔ یہ شہر ایک خوبصورت ندی کے کنارے پر واقع ہے۔ نہایت سرسبز اور شاداب علاقہ ہے۔ یہاں کی اکثر آبادی، سادات کرام سے تعلق رکھتی ہے۔ جو بے حد کریم اور حسنِ سلوک کے پیکر ہیں۔

کرمان شاہ

کرمان شاہ میں ایرانی تیل کا بہت بڑا کارخانہ ہے۔ تقریباً ایک لاکھ ۲۲ ہزار گیلن تیل روزانہ صاف ہوتا ہے۔ دنیا کا ۵۰ فیصد "تارکول" یہاں پیدا ہوتا ہے۔ اس کارخانہ کی سیر کی۔ کارخانہ میں میرے کئی پاکستانی دوست اور

Marfat.com

شاگرد کام کرتے تھے۔ جنہیں مل کر بہت خوشی ہوئی۔ احباب نے کئی مقامات پر محفلِ میلاد منائی۔ جنمیں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ کرمان شاہ میں دُور دُور تک سیر کی۔ یہاں گندم، تربوزاور دیگر پھل وغیرہ بہت ہوتا ہے۔

قزوین

قزوین ایران کا بڑا آباد اور سر سبز علاقہ ہے۔ کسی زمانہ میں یہ شہر علم و فن کا مرکز تھا۔ حضرت علامہ زکریا قزوینیؒ اسی شہر کے قابلِ فخر باشندہ تھے۔ اور امام زادہ حضرت حسین بن علی رضا بن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا مزار بھی اسی شہر میں ہے۔ قزوین میں ایک بازار حضرت مولانا رومؒ علیہ الرحمۃ کے نام پر "مولوی بازار" کہلاتا ہے۔ یہاں کے لوگ دین اسلام سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ دوسرے ایرانی علاقوں کے برعکس یہاں پردہ کی بہت پابندی ہے۔ حضرت امام زادہؓ کے مزار پہ زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ قزوین سے آذربائیجان اور کردستان کی طرف راستے نکلتے ہیں۔

شیراز شریف

شیراز وہ جنت نظیر پاکیزہ خطہ ہے۔ جسمیں حضرت امام احمد بن موسیٰ کاظمؒ حضرت شیخ سعدیؒ، حضرت حافظ شیرازیؒ اور حضرت نظام الدین گنجویؒ جیسے اولیا عظام آرام فرما ہیں۔ جن کے مزارات پر حاضری سے قلب و روح وجد میں آجاتے ہیں۔ اور وہ روحانی کیف و سرور حاصل ہوتا ہے جو تحریر میں نہیں آسکتا۔ شیراز ایک خوبصورت اور بڑا شہر ہے مشرق وسطیٰ میں سوائے دمشق شریف کے خوبصورتی اور باغات، انہار کی کثرت

Marfat.com

ہی کوئی شہر شیراز کا مدِمقابل نہیں۔ مشہور صوفی بزرگ اور ممتاز عالم دین حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا مزار مبارک بھی پہاڑ کے دامن میں ایک نہر کے کنارے نہایت قابل دید مقام پر واقع ہے۔ یہ جگہ سعدیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں کے لوگ حسن سیرت وصورت میں بہت خوب اور با اخلاق ہیں۔ اندرون شہر کئی نہریں جاری ہیں۔ ایک نہر کا پانی میٹھا، لذیذ، سردیوں میں قدرے گرم اور گرمیوں میں نہایت سرد ہوتا ہے۔ شہر کی جامع مسجد بہت عالی شان اور نہایت وسیع ہے۔ شہر کے اکثر لوگ شام کو مسجد شریف کے وسیع اور خوب صورت صحن میں آ کر بیٹھتے ہیں۔ نماز عشا کی ادائیگی کے بعد گھروں کو واپس جاتے ہیں۔ حضرت صالح زرکوبؒ اور حضرت شمس الدین سمنانی کے مزارات بھی شیراز میں ہیں۔

سمندر سے قریب ہونے کے باعث شیراز کی آب و ہوا شمالی ایران کے شہروں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ معتدل اور خوشگوار ہے۔ کئی فاتحین کے قافلے اس کے قرب وجوار کی وادیوں سے گزر چکے ہیں۔ لیکن اگر اس شہر کے ماضی کی تاریخ بادشاہوں، گورنروں اور فاتحین کے تذکروں سے بالکل خالی ہوتی، تو بھی صرف حضرت سعدیؒ اور حافظ شیرازیؒ کے نام اُسے زندۂ جاوید بنا دینے کے لئے کافی تھے۔ سعدیؒ اور شیرازیؒ نے اپنے قلم کی نوک سے شیراز کے لئے جو فتوحات حاصل کی تھیں اُن کے آگے تیمور جیسے کشورکشاؤں کا جاہ وجلال ماند پڑ جاتا ہے۔ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کی "گلستان اور بوستان" پر صرف ایران ہی نہیں بلکہ پورا عالم اسلام فخر کرتا ہے۔

Marfat.com

نہاوند کی پہاڑیاں

یہ وہی جگہ اور دشوار گزار پہاڑیاں ہیں۔ جہاں صحابہ کرامؓ نے عظیم جنگ لڑی اور خلیفۂ دوم امیرالمومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مدینہ شریف مسجد نبوی سے خطبہ دیتے ہوئے اسلامی فوج کی کمان کی جنگ کے سپہ سالار حضرت ساریہؓ کو دشمن کے حملے کی خبر دیتے ہوئے دور سے ہی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلُ الْجَبَلْ۔

اللہ اللہ مسلمان قوم کی کیا شان تھی۔ کہ ہواؤں۔ فضاؤں۔ صحراؤں دریاؤں اور پہاڑوں کو اپنی قوت ایمانی سے مسخر کیا۔ اور تمام کائنات پر حکمرانی کی۔ روم کے قیصر، ایران کے کسریٰ اور چین کے خاقان اپنے تخت پر بیٹھ کر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی ہیبت سے لرزتے اور کانپتے تھے۔ آج بھی نہاوند کی پہاڑیاں قوم مسلم کے مجاہدین کی جرأت ایمانی کی شہادت دے رہی ہیں۔ اس مقام کی زیارت کرکے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اور دل و جان صحابہ کرامؓ کی عظمت پر قربان ہوتے ہیں کیسے مردانہ وار دشوار گزار پہاڑیوں پر غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے دوڑائے اور پرچم اسلام کو لہرایا۔ سبحان اللہ!

(رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

قصر شیریں

ہمدان سے کرمان شاہ جاتے ہوئے راستہ میں قصر شیریں آتا ہے عراق کی حد کے قریب پہاڑوں کے وسط میں یہ جگہ انتہائی خوشگوار

Marfat.com

اور پُر فضا مقام ہے. مشہور ہے کہ یہی وہ جگہ ہے. جہاں شیریں رہتی تھی اور اس نے فرہاد کی محبت میں دریا میں چھلانگ لگائی تھی. اس جگہ پہاڑ سے ایک نہر جاری ہے. جس کا ایک حصہ مغرب کی سمت اور دوسرا شمال کی جانب بہتا ہے. یہ وہ پہاڑ ہے جسے فرہاد نے کاٹا تھا. اور یہ وہی نہر ہے جسے فرہاد نے پہاڑ کاٹ کر نکالا تھا. اس نہر کا پانی بہت ٹھنڈا اور میٹھا ہے. کہا جاتا ہے کہ فرہاد بہت بہترین اور ماہر سنگ تراش تھا. وہ بے حد خوب صورت اور حسین نوجوان تھا. اس وقت کے شہنشاہ خسرو پرویز نے اپنی ملکہ شیریں کا مجسمہ بنانے کا کام اس کے سپرد کیا تھا. گھنٹوں ملکہ شیریں اس کے آگے بیٹھی رہتی اور وہ اسے دیکھ کر مجسمہ بناتا رہتا. اسی دوران دونوں ایک دوسرے کو دل دے بیٹھے. فرہاد کے جوشِ جنوں کا تو یہ عالم تھا کہ جس پتھر کو اٹھاتا، شیریں کا مجسمہ بنا لیتا. وہ ہر وقت اسی مستی میں مست رہتا تھا. آہستہ آہستہ عوام میں شیریں فرہاد کی محبت کا چرچا ہو گیا. بادشاہ خسرو پرویز نے سیاست سے کام لیتے ہوئے فرہاد کو طلب کیا. اور کہنے لگا. کہ ہمارے محل میں پانی کی قلت ہے. اگر تو پہاڑ کاٹ کر دریا سے نہر لے آئے تو شیریں تمہیں مل جائے گی. بادشاہ کا خیال تھا کہ یہ امر ناممکن اور محال ہے. اس کام کو سرانجام دینے میں فرہاد کی زندگی ختم ہو جائے گی. لیکن بادشاہ اس راز سے ناواقف تھا کہ عشق ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے. جب فرہاد نہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر بادشاہ نے یہ چال چلی. کہ اے فرہاد جس کے لئے تو نے اتنی مشقت سے نہر نکالی ہے. وہ شیریں تو فوت ہو گئی ہے. یہ سنتے ہی فرہاد کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی. ہوش و حواس کھو بیٹھا. دماغ پر ایک بجلی سی گری اور تیشہ مار کر اپنے آپ کو ہلاک کر دیا. اسی طرح جب یہ خبر ملکہ شیریں تک

Marfat.com

پہنچی تو اس نے دل برداشتہ ہو کر دریا میں چھلانگ لگائی۔ اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ دونوں نے اپنی زندگی ختم کر کے عشق کی دنیا میں جھوٹی شہرت حاصل کی۔ جو بے فائدہ اور لاحاصل ہے۔ خداوندکریم ہمیں اپنا اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا عشقِ حقیقی عطا فرمائے۔ جو دونوں عالم میں کامیابی اور نجات کا باعث ہے۔ (آمین ثم آمین)

تہران شریف

قدیم زمانے میں اس شہر کو "رے" کا علاقہ کہتے تھے۔ جسکی لالچ میں ابنِ سعد نے اہلِ بیت کی مخالفت کر کے اپنی دین و دنیا تباہ کی تھی۔ اور تاقیامت لعنت کا طوق پہن لیا۔

تہران حکومت ایران کا دارالخلافہ ہے۔ کوہِ البرز کے دامن میں تہران دنیا کا جدید، پررونق، خوبصورت اور عظیم ترین شہر ہے۔ یہ شہر دلکشی اور رعنائی میں اپنی مثال آپ ہے۔ صاف شفاف اور میٹھے پانی کی ندیاں جاری رہتی ہیں۔ کشادہ سڑکیں جن پر خوبصورت سرسبز و شاداب درخت عجیب منظر پیش کرتے ہیں۔ تہران کے باشندے انتہائی تندرست و توانا اور سرخ و سفید نظر آتے ہیں۔

تہران شہر سے کچھ فاصلے پر شمران ایک خوشنما مقام ہے۔ جو قدرے بلندی پر واقع ہے۔ زمین کا یہ سرسبز و شاداب ٹکڑا ایک نہایت دلکش خطہ ہے۔ سڑک کے کناروں پر خوبصورت مکانات اور سرسبز باغات ہیں۔ اس پرفضا مقام کو دیکھنے کے لئے کاروں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ حکومت ایران کے بعض بڑے بڑے دفاتر اور تفریح گاہیں اسی مقام پر ہیں جگہ جگہ آبشاریں اور

Marfat.com

سبزہ زار میں بسیدنا حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کا مزار وسط پہاڑ میں ہے اس جگہ کا نام پہلے شاد میران تھا۔ جو بعد میں بدل کر شمران ہو گیا۔

تہران کی مشہور زیارات

- حضرت قاسم بن امام حسنؓ
- حضرت طاہر بن امام حسنؓ
- جناب حضرت شہر بانوؓ زوجہ امام حسینؓ
- حضرت عبداللہ اصغر بن امام زین العابدینؓ
- حضرت حمزہ بن امام زین العابدینؓ
- حضرت شہزادہ عبدالعظیم بن امام جعفر صادقؓ

مسلمان سیاحوں کو ان مزارات مقدسہ کی حاضری کا شرف حاصل کرنا چاہیے

تہران کے مشہور مقامات

- کاخ گلستان
- تختِ طاؤس
- طلسماتی گھڑی
- آثارِ قدیمہ کا عجائب خانہ
- شمران
- مسجد سپہ سالار
- شمس العمارۃ
- مسجد شاہ
- جواہرات اور تاج
- مجلسِ شوریٰ ملی
- باغ محل
- چڑیا گھر
- فنونِ آرائش کا عجائب خانہ
- شاہی امام باڑہ
- امیر کبیر ڈیم وغیرہ
- قابلِ دید مقامات ہیں۔

کاخ گلستان

یہ وہ محل ہے۔ جس میں تختِ طاؤس محفوظ رکھا ہوا ہے جسے ہندوستان کے مشہور بادشاہ شاہجہان نے ۵ لاکھ کاریگروں کی مدد سے سونا چاندی سے بنوایا تھا۔ اس کی بناوٹ میں تقریباً ۹ سال لگے۔ اس میں صرف ۸۶ لاکھ

Marfat.com

روپے کے نو بیش قیمت جواہرات لگے۔ جن کا وزن تقریباً ۶ من ۲۰ سیر ۶ چھٹانک ۳ تولہ اور ۴ ماشہ تھا۔ جب مغلیہ خاندان پر زوال آیا تو فتحیاب نادر شاہ تخت طاؤس اور زمانہ بھر کا مشہور الماس کوہ نور وغیرہ ایران لے گیا۔ تو حکومتِ ایران نے اس بیش قیمت تخت کی حفاظت کے لئے یہ محل تعمیر کرایا۔ جس کا نقشہ الفاظ میں پیش نہیں کیا جا سکتا بلکہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ بہترین باغ، پانی کے چشمے اور فوارے۔ درمیان میں مرمری محل۔ فرش دیواروں سیڑھیوں اور جگہ جگہ قیمتی قالین اور غلیچے بچھے ہوئے ہیں۔ جن میں نہایت قیمتی لعل، یاقوت اور زمرد جڑے ہوئے ہیں۔ جنکی چمک دمک سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ ہر جگہ فوجی پہرہ ہوتا ہے۔ ان مناظر کے بعد وہ شیش محل جس میں تخت طاؤس رکھا ہوا ہے۔ ایک قیمتی ٹیبل جس پہ نہایت قیمتی غلیچہ جس کی قیمت کا اندازہ امریکہ میں ۱۸ ہزار ڈالر فی گز لگایا گیا ہے تقریباً ۴ گز لمبا اور ۱/۲ ۲ گز چوڑا ہے۔ محراب کے درمیان میں بچھا ہوا ہے۔ اس پر دو تخت رکھے ہوئے ہیں۔ ایک تخت طاؤس اور دوسرا تخت شاہ محمد رنگیلے کا۔ یہ دونوں قابلِ دید ہیں۔ اسی محل میں سومنات کے مندر کا وہ سونے کا مجسمہ بھی رکھا ہوا ہے۔ جو قوم مسلم کی بت شکنی کی یادگار ہے۔ غرضیکہ تہران میں بے شمار زیارتیں اور قابلِ دید مقامات ہیں۔ جنہیں دیکھ کر عبرت حاصل ہوتی ہے۔ کہ کہاں ہیں وہ تخت و تاج والے بادشاہ۔ جن کا آج کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ لیکن اس کے برعکس جسے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درِ اقدس کی گدائی نصیب ہوئی گویا دونوں عالم کی سلطنت مل گئی۔ قیامت تک لوگ ایسے خوش نصیب غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام فخر سے لیتے ہیں۔ اور زیارات کیلئے حاضری دیتے ہیں۔ دُعا ہے کہ خداوند کریم

Marfat.com

اپنے محبوب کی غلامی کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا روم علیہ الرحمۃ کی نگاہِ کرم

ایک روز تہران میں حضرت طاہر بن حسن رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک تاجر آدمی آیا۔ اور اس نے بھی فاتحہ پڑھی اور پھر فارسی زبان میں مجھ سے پوچھنے لگا کہ کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا پاکستان دوبارہ پوچھا۔ کہ کبھی ترکستان بھی گئے ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ ساتھ ہی میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ وہ تاجر آدمی چلا گیا۔ لیکن میں مولانا رومؒ کی زیارت کے اشتیاق میں روتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد وہی تاجر واپس آیا۔ اور مجھے مولانا رومؒ کی زیارت کے لئے ترکستان چلنے کو کہا۔ میں نے کہا کہ میرے پاس تو ترکستان کا پاسپورٹ بھی نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ ہم لوگ کاروبار اور تجارت کے لئے ایک پہاڑی راستے سے آتے ہیں۔ جو نہایت قریب ہے آج رات ہمارا ٹرک روانہ ہو گا۔ اور کل رات انشاء اللہ تعالیٰ قونیہ شریف پہنچے گا۔ آپ کا غذات وغیرہ کا فکر نہ کریں۔ بغرضیکہ مولانا جلال الدین رومؒ کی زیارت کے عشق میں سب نفع نقصان بھول کر اُس نیک بخت وفادار ترک بھائی کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ دوسری رات اس ترک تاجر نے مزار شریف کے احاطہ میں اتارا۔ اور مجھے ہدایت کی کہ احاطہ سے باہر بالکل نہ جانا۔ اندر رہ کر خوب زیارت کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ دوسری رات پھر اسی جگہ آکر خود تمہیں اپنے ہمراہ تہران لے چلوں گا۔ ان ہدایات کے بعد دربار شریف کے منتظم صاحب کو کہا۔ کہ یہ میری امانت ہے۔ کھانا کھلانا اور اپنی حفاظت میں رکھنا۔

Marfat.com

خداوند کریم اس ترک بھائی کو دونوں عالم میں خوش رکھے۔ اُن کی مہربانی سے خوب مولانا روم علیہ الرحمۃ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا جس کی لذت تا قیامت فراموش نہیں کر سکتا۔

وعدہ کے مطابق اس ترک بھائی نے دوسری رات دربار شریف سے مجھے سوار کیا۔ اور تیسرے دن پھر مجھے تہران پہنچا دیا۔ پھر اس نے مجھے اپنے ساتھ تہران کے ایک ہوٹل میں رکھا۔ اور نہایت مشفقانہ سلوک کا مظاہرہ کیا۔ یہ دراصل مولانا روم علیہ الرحمۃ کی کرامت تھی۔ اور حضرت طاہر بن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خصوصی عنایت جن کے طفیل وہ شفیق مہربان ترک بھائی ملا۔ جو مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔ خداوند کریم اس ترک بھائی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جس نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا۔ پاکستان میں آنے کے بعد کچھ عرصہ بعد تک اس سے خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

اصفہان

اصفہان دُنیا میں سیاحت کا بہت پرانا اور خوب صورت مرکز ہے۔ اس لئے اسے عام طور پر اصفہان نصف جہان بھی کہتے ہیں۔ یہ حسین ترین شہر سطح سمندر سے تقریباً پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر ایک وسیع میدان میں واقع ہے۔ اس شہر کی سینکڑوں عمارتیں قابلِ دید ہیں۔ یہ شہر بے شمار گنبدوں اور میناروں کا طلسم کدہ معلوم ہوتا ہے۔ نہایت خوبصورت مساجد۔ عالی شان مقبرے۔ بڑے بڑے کارخانے۔ مختلف علوم و فنون کے مدارس اور حسین ترین بازار غرضیکہ قدرت نے ایران کو مجموعی طور پہ جن نعمتوں سے نوازا ہے۔ ان میں سے بیشتر اصفہان کے حصے میں آئی ہیں

Marfat.com

اصفہان میں جو چیز سب سے پہلے ایک نووارد کی توجہ اپنی طرف مبذول کرتی ہے ۔ وہ "زندہ رود" کے پل ہیں ۔ یہ پل دُور سے بلند عمارتیں معلوم ہوتے ہیں ۔ یہ پل سب سے زیادہ خوب صُورت سیرگاہ کا منظر پیش کرتے ہیں ۔ نہایت خوب صورت اور عجیب و غریب پل ہیں ۔ اس کے علاوہ مسجد شاہ ۔ مسجد شیخ لطف اللہ ۔ مدرسہ چہار باغ ۔ قصر چہل ستون ۔ شاہ عباس ہوٹل اور پل ۔ خواجو" اصفہان کے نہایت خوبصورت اور قابلِ دید مقام ہیں ۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور اور پیارے صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہٗ کا اصلی وطن بھی اصفہان ہے ۔ اسی بابرکت شہر میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کی پہلی ملاقات ہوئی تھی ۔ اور حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کو اصفہان میں ہی آفتابِ چشت حضرت خواجہ اجمیری علیہ الرحمۃ سے شرفِ بیعت حاصل ہوا تھا ۔

ماہان شریف

یہ ایک بستی ہے ۔ جہاں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی علیہ الرحمۃ کا مزار مقدس ہے ۔ آپ کا سلسلہ نسب تقریباً سولہ واسطوں سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے ۔ بہت بڑے باکمال بزرگ تھے ۔ پہلے آپ کشمیر میں رہتے تھے ۔ بعد میں ماہان تشریف لائے ۔ اور یہیں وصال فرمایا ۔ نہایت شاندار اور قیمتی مقبرہ ہے ۔ پیشین گوئی والا قصیدہ آپ سے نام غلط منسوب ہے ۔ یہ قصیدہ دراصل آپ کے ہم نام بزرگ حضرت نعمت اللہ شاہ ولی علیہ الرحمۃ کا ہے جو دہلی کے رہنے والے تھے جو شاہ نعمت اللہ

Marfat.com

کرمانی ثمّ ماہانی سے تقریباً ۲ سو سال قبل کے ہیں۔

قُم شریف

یہ ایک چھوٹا سا شہر لیکن نہایت مقدس خطہ ہے۔ اس میں بے شمار دینی مدارس، مساجد اور بزرگانِ دین کے مزارات ہیں۔ یہاں کا پورا ماحول دینی اور مذہبی ہے۔ حضرت امام علی رضا علیہ الرحمۃ کی ہمشیرہ محترمہ معصومہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور کئی دوسرے امام زادوں کی مزاریں بھی اسی شہر میں ہیں۔ حاضری دے کر دل کو ایمانی راحت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ تعالیٰ۔

خُرم شہر

خرم ایران کی مشہور بندرگاہ اور تجارتی منڈی ہے۔ یہاں سے کویت اور بحرین کی طرف براہِ راست لانچوں کے ذریعے سفر کیا جا سکتا ہے۔ خشکی کے ذریعے بصرہ شریف آنا پڑتا ہے۔ خرم شہر، ایران اور عراق کی آخری چوکی ہے۔ یہاں سے بصرہ تقریباً تیس چالیس میل ہے۔ لیکن راستہ بالکل کچا ہے۔

خُسروی

خسروی۔ ایران اور عراق کی آخری سرحدی چوکی ہے۔ یہاں بغداد شریف جانے کے لئے کسٹم وغیرہ ہوتا ہے۔ اور پاسپورٹوں پر ایران سے خروج کی مہر لگائی جاتی ہے۔ خسروی کا قصبہ کھجوروں اور باغات کا مرکز ہے۔

Marfat.com

یہاں پہنچ کر دل دھڑکنے لگتا ہے۔ کہ تھوڑی دیر بعد بغداد کا داخلہ ہے۔

زاہدان اور میرجاوا

پاکستانی زائر براستہ کوئٹہ خشکی کے راستے میں میرجاوا ایران کا پہلا مقام ہے۔ میرجاوے سے تقریباً چالیس میل کے فاصلہ پر ایران کا ایک اور خوبصورت شہر زاہدان ہے۔ زاہدان سے براستہ تربت حیدری مشہد شریف کی طرف راستہ جاتا ہے۔ جو کہ بہت دشوار گزار ہے۔

کُرد بلوچ

کُرد بلوچوں کی آبادی تقریباً ۸۰ لاکھ ہے۔ ترکی۔ ایران۔ عراق اور شام کے پہاڑی علاقوں میں زیادہ آباد ہیں۔ نہایت بہادر اور جفاکش قوم ہے۔ دین اسلام کے شیدائی اور مسلک اہلِ سُنّت وجماعت حنفی کے پیرو کار ہیں۔ کردوں کے علاقے آپس میں ملتے ہیں۔ تقریباً چھ سو میل لمبے اور ۲ سو میل چوڑے علاقے پر آباد ہیں۔ اگر کُرد بلوچ صاحب علم اور منظم ہو جائیں تو اسلامی دُنیا کی بہت بڑی طاقت بن سکتے ہیں۔ کچھ بلوچ عوام سے ایران اور عراق میں ملاقات اور گفتگو ہوئی۔ تو وہ کُرد بلوچوں کی اصلاح اور تعلیم و تربیت کے بہت زیادہ خواہش مند تھے۔ میں نے اُن سے اسلام کے پرچم تلے متحد ہونے کی درخواست کی۔

کرد بلوچ شہنشاہِ بغداد محبوبِ سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظم علیہ الرحمۃ کے بہت معتقد ہیں۔ ہر جُمعہ کو حضور غوث پاک کے مزار پر حاضری دیتے ہیں۔ نعت خوانی سن کر ان پر وجد حال کی کیفیت

Marfat.com

طاری ہو جاتی ہے۔ ان کا وجدان اور اشتیاق قابلِ دید ہوتا ہے۔ کرد بلوچ انتہائی دیندار اور اسلام کے متوالے ہوتے ہیں۔ اسلام کی تاریخ میں انہوں نے شاندار کارنامے سرانجام دیئے۔ اور بڑے بڑے نامور انسان پیدا کیے۔ معروف مسلم سپہ سالار حضرت صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ اسی قوم کا قابلِ فخر مسلمان ہے۔ کرد بلوچوں کو ہوا پرست۔ ظالم۔ شاطر اور مکار عیار انگریز نے عربوں کی طرح بہت نقصان پہنچایا ہے۔ عربوں کو عرب قومیت کا نعرہ دیکر سلطنت عثمانیہ کو تباہ و برباد کیا۔ اور کردوں کو کرد قومیت کا نعرہ دیکر عربوں اور کردوں کو لڑا دیا۔ عربوں کو اس غلط نعرہ کے بدلے اسرائیل ناسور ملا۔ اور کردوں کو ہمیشہ کے لئے محرومی ملی ہیں بہت سے کرد سرداروں کو ملا۔ اور ان سے درخواست کی کہ آپ قوم پرستی کا غلط نعرہ بھول کر اسلامی مذہبی بنیادوں پر جمع ہوں۔ اور اسلام کی خدمت کریں۔ آج کرد بلوچ لاکھوں کی تعداد میں نہایت جانباز۔ بہادر اور پوری طرح جنگی تربیت یافتہ موجود ہیں جو دینی خدمت کا بہت بڑا کام کر سکتے ہیں۔ ہمارے مسلم سربراہوں کو کردوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

عراق

آج دنیا میں علم و ہنر کی جو روشنی نظر آتی ہے۔ اس کی ابتداء عراق ہے۔ بلاشبہ عراق عجائبات کا ملک ہے۔ موجودہ عراق اگرچہ بہت بڑا ملک نہیں رہا۔ لیکن قدیم تہذیب اور تمدن کا مرکز ہونے کی وجہ سے عراق کو اولیت کا شرف حاصل ہے۔

اہلِ علم کی تحقیق کے مطابق دجلہ اور فرات کے درمیانی خطہ کی یہی وہ

Marfat.com

سرزمین ہے جہاں سب سے اوّل زرعی معیشت کی بنیاد پڑی۔ اور سب سے پہلے کھیتی باڑی کے طریقے رائج ہوئے۔ عراق ہی وہ علاقہ ہے جہاں سب سے پہلے لکھائی کا آغاز ہوا۔ اور یہی وہ ملک ہے جہاں سے علم ہندسہ، علم ہیئت اور علم نجوم وغیرہ کی تعلیم کا اہتمام ہوا۔

ملک عراق ایک لاکھ ۷۲ ہزار مربع میل پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کی آبادی تقریباً ایک کروڑ ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ کچھ یہودی بھی آباد ہیں جس قدر شکست و مناظر عراق نے دیکھے ہیں۔ شاید ہی کسی ملک نے دیکھے ہوں۔ خلیفہ اوّل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عراق فتح ہوا۔ الحمدللہ آج تک اسلامی پرچم لہرا رہا ہے۔

عراق ہی وہ ملک ہے جہاں اسلامی تاریخ کا عظیم المیہ شہادت امام امام حسین رضی اللہ عنہ کا واقعہ پیش آیا۔ اور یہی عراق وہ خطہ ہے۔ جہاں نمرود بخت نصر اور نوشیرواں نے حکومت کی۔ اور عراق ہی وہ ملک ہے جہاں بے شمار انبیاء، اولیاء، صحابہ اور اہل بیت عظام آرام فرما ہیں۔

عراق کے اہم شہر

• نجف اشرف	• کربلا شریف	• بغداد شریف
• کوفہ	• بصرہ	• سلمان پاک
• بابل	• قزوین	• فلوجہ
• رمادی	• حلہ	• سامرہ
• موصل	• قادسیہ	• رطبہ
• قریہ ام عبیدہ	• زبیریہ	• خانقین

Marfat.com

• میب ــــ وغیرہ نہایت اہم تاریخی مقام ہیں۔

عراق کی اہم زیارات

• مزار حضرت شیث علیہ السلام • مزار حضرت ہود علیہ السلام • مزار حضرت یونس علیہ السلام
• مزار حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضہ • مزار سیدنا امام حسین رضہ • مزار حضرت صالح علیہ السلام
• مزار حضرت امام اعظم رح • مزار حضرت سیدنا غوث اعظم رح • مزار امام غزالی رح
• مزار امام موسیٰ کاظم رح • مزار حضرت جنید بغدادی رح • مزار حضرت امام محمد الجواد رح
• مزار حضرت ذوالنون مصری رح • مزار حضرت سری سقطی رح • مزار حضرت یوشع بن نون رح
• مزار حضرت معروف کرخی رح • مزار حضرت بہلول دانا رح • مزار حضرت ابراہیم خواص رح
• مزار حضرت شاہ منصور رح • مزار حضرت حبیب عجمی رح • مزار علامہ آلوسی حنفی رح
• مقبرہ ملکہ زبیدہ • مزار حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
• مزار امام احمد بن حنبل رح • مزار حضرت سلمان فارسی رضہ • مزار حضرت مسلم بن عقیل رضہ
• مزار حضرت دانیال علیہ السلام • مزار حضرت عباس علمدار رضہ • مزار حضرت حر رضہ
• چشمہ ایوب علیہ السلام • مزار حضرت ابوموسیٰ اشعری رضہ • مزار حضرت طلحہ رضہ
• مزار حضرت زبیر رضہ • مزار حضرت نبی ذوالکفل • مزار حضرت انس بن مالک رضہ
• مزار حضرت خواجہ حسن بصری رح • مزار حضرت محمد بن سیرین رح • مزار حضرت حذیفہ رضہ
• مزار عبداللہ بن جابر انصاری رضہ • مزار حضرت بشر حافی رح • مزار حضرت بی بی رابعہ رح
• مزار حضرت امام حسن عسکری رضہ • مزار سید ابوالحسن نوری رح • مزار حضرت شیخ فتحی موصلی رح
• محل نوشیرواں اور دیگر بے شمار زیارات ہیں۔ خداوند کریم وہاں جانا نصیب فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

بغداد شریف

بغداد اصل میں باغ داد تھا۔ اس لئے کہ مشہور عادل بادشاہ نوشیرواں یہاں ایک باغ میں بیٹھ کر عدل و انصاف کرتا تھا۔ بعد میں یہ شہر بغداد مشہور ہوگیا مثل مشہور ہے کہ جس نے بغداد نہیں دیکھا اس نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا گویا ساری دنیا دیہات اور بغداد ایک شہر ہے۔ اہل عراق کا کہنا ہے۔ کہ جس شخص کا دل بغداد سے بھر جائے۔ تو وہ یوں سمجھے کہ زندگی سے تنگ آگیا ہے۔

بغداد شریف ملک عراق کا دارالحکومت ہے۔

اولیا کرام کے بے شمار مزاراتِ مقدسہ کی وجہ سے بغداد شریف کو "مدینۃ الاولیاء" بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ شہر ہے جو کئی مرتبہ اجڑا اور کئی مرتبہ آباد ہوا۔ اسلامی تاریخ کا ایک پورا حصہ اسی شہر سے وابستہ ہے۔ بہت بڑا اور خوبصورت شہر۔ یہ شہر ۴ ہزار سال قبل مسیح علیہ السلام آباد تھا۔

بغداد شریف علم و ہنر کا مرکز رہا ہے۔ تاریخ کی کتابیں اس شہر کے ذکر سے بھری پڑی ہیں۔ آج بھی بغداد علوم و فنون، مساجد اور مقابر کا مرکز ہے۔ شہر کے دو حصے ہیں۔ درمیان میں دریائے دجلہ بہتا ہے۔ جس پر کئی خوب صورت پل ہیں۔ دریا کے دونوں جانب شہر کی آبادی ہے۔ ایک حصے کو کاظمین اور دوسرے کو اعظمین کہتے ہیں۔ کاظمین کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ شہر کے اس حصہ میں دو کاظمی سید آرام فرما ہیں۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اور حضرت امام محمد الجواد رضی اللہ عنہ اور شہر کے دوسرے حصے کو اعظمین اس لئے کہتے ہیں۔ کہ اس حصہ میں دو اعظم بزرگ ایک حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم علیہ الرحمۃ۔

Marfat.com

آرام فرما ہیں ۔ بغداد شریف کی سڑکیں اور محلے سب بزرگانِ دین کے مقدس ناموں سے موسوم ہیں ۔

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظمؒ کے دربار کی حاضری

جب میں بغداد شریف میں داخل ہوا ۔ تو دل بارگاہِ غوث اعظم علیہ الرحمۃ میں حاضری کو تڑپ گیا ۔ بغداد شریف کے ایک عربی النسل باشندہ سے باب الشیخ کا راستہ دریافت کیا ۔ کیونکہ جس محلہ میں آپ کا مزار مبارک ہے ۔ اہل بغداد اسے باب الشیخ کہتے ہیں ۔ اس عربی صاحب نے مجھے ایسی پیاری اور دلکش زبان میں راستہ بتایا ۔ کہ مجھ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی ۔ اسی حالت میں روتے ہوئے چل دیا ۔ اس نے کہا : یَا حَاجِیْ اَوَّل جَسَرْ بَعْدَہٗ فَلَکَہْ بَعْدَہٗ یَمِیْن بَعْدَہٗ مُسْتَقِیْم ۔" یعنی اے حاجی پہلے پل آئے گی پھر چوک ، پھر دائیں طرف مڑ جانا پھر سیدھے چلے جانا اور غوث پاک کا مزار آجائے گا ۔"

اس کے ان پیار بھرے جملوں سے مجھے رونا آگیا ۔ مجھے روتا دیکھ کر عربی کو بھی رحم آگیا ۔ میرا ہاتھ پکڑ کر بارگاہِ سرکارِ غوث اعظم علیہ الرحمۃ میں پہنچا دیا ۔ امام الاولیاء کے دربار عالیہ کی حاضری کا سماں عجیب و غریب تھا ۔ لرزتا ، کانپتا اور روتا ہوا ۔ اور قَدَمُكَ عَلٰى عَيْنِيْ وَرَاسِيْ کہتا ہوا بارگاہِ غوثیت میں داخل ہوا ۔ چوکھٹ کو بوسا دیا ۔ قدموں کو چوما ۔ سلام اور فاتحہ پیش کی ۔ اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر عرض کیا ۔ کہ " اے چوروں کو قطب بنانے والے میں بھی ایک چور ہوں ۔ بہت دور سے حاضر ہوا ہوں ۔ مجھ پر بھی نگاہِ کرم فرما دو ۔ بگڑی بنا دو ۔ اور بخیریت مدینہ منورہ پہنچا دو ۔

Marfat.com

خوب لطف اندوز ہوا۔ اور پھر حضور غوث پاک علیہ الرحمۃ کے بڑے صاحبزادے حضرت شیخ عبد الجبارؒ کے مزارِ مقدس پر حاضری دی۔

حضرت محبوب سبحانی پیرانِ پیر غوث اعظم علیہ الرحمۃ کی مزار مبارک اور مسجد شریف بہت بڑی اور انتہائی خوب صورت ہے۔ ہر وقت ہزاروں زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ خاص طور پر جمعہ کے روز تو بہت زیادہ رونق اور روح پرور سماں ہوتا ہے۔ بعد نماز جمعہ کرد بلوچوں کا بارگاہِ غوث اعظمؒ میں نذرانۂ عقیدت اور وجد قابلِ دید ہوتا ہے۔

سیدنا ابو حنیفہ امام اعظمؒ کے حضور حاضری

آپ کا مزار محلہ اعظمیہ میں ہے۔ یہ محلہ اور اس طرف جانے والی سڑک کا نام آپ کے اسم گرامی سے موسوم ہے۔ محلہ کا نام اعظمیہ اور سڑک کا نام شارع اعظم ہے۔ آپ کے مزار پاک کی عمارت اور مسجد ایسی خوبصورت ہے کہ ظاہری حسن و خوبی کے لحاظ سے شاید ہی کوئی دنیا کی عمارت اس طرح ہو اور باطنی حسن کا یہ عالم ہے۔ کہ در و دیوار سے قدرتی طور پر مشک و عنبر سے کہیں زیادہ خوشبو مہک رہی ہے۔ کیوں نہ ہو کہ تعمیر کے وقت ایک ایک اینٹ پر ختم قرآن مجید پڑھا گیا۔ اور اس میں آرام فرمانے والے فقہ حنفی کے امام ہیں۔ اور شہرہ آفاق محدثین حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ اور امام مسلم علیہ الرحمۃ کے اساتذہ کے بھی استاد ہیں۔ جن کا نام آسمانِ شہرت پر آج بھی خورشید تاباں بن کر چمک رہا ہے۔ تاریخ ایسی جامع، مقبول اور محبوب شخصیت کی مثال دینے سے قاصر ہے۔ جن کے زریں کارنامے تابندہ رہیں گے۔

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں جب حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ

Marfat.com

نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ تو قبر انور سے "وعلیکم السلام یا امام المسلمین" کا جواب عنایت ہوا۔ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس کے پاؤں کی طرف سو گیا۔ قسمت بیدار ہوئی۔ خواب میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کی گود میں ایک سر ہے۔ جس پر شفقت سے آپ اپنا ہاتھ مبارک پھیر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ حضور! یہ کون سے خوش قسمت ہیں؟ تو ارشاد فرمایا۔ "یَا عَلِیُّ اَحْمَدُ هٰذَا اِمَامُکَ وَ اِمَامُ قَوْمِکَ اَبُوْ حَنِیْفَہ"۔ سبحان اللہ کیا شان ہے امام اعظمؒ کی۔ آپ کا مزار مبارک سب سے پہلے خلیفہ ہارون الرشید نے اور بعد میں "شاہ الپ ارسلان" اور سلیمان اعظم نے تعمیر کرایا۔ موجودہ شاندار عمارت حکومت عراق نے تعمیر کرائی ہے۔ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ تابعی ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور صحابہ کرامؓ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زیارت تیرہ سال کی عمر میں کئی مرتبہ کی تھی۔ امام ابو حنیفہؒ فقہ میں حماد و حسان بن ثابت اور امام جعفر کے شاگرد تھے۔ حضرت امام مالکؒ حضرت امام محمدؒ اور حضرت امام ابو یوسفؒ جیسے جلیل القدر آئمہ حضرت امام اعظمؒ کے شاگرد ہیں۔ تذکرۃ الاولیا میں ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے منہ میں امانت رکھا۔ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ امانت حضرت امام اعظمؒ تک پہنچائی۔ اس کے علاوہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند علیہ الرحمۃ کے خلیفہ اور عارف کامل حضرت خواجہ محمد پارسا فرماتے ہیں کہ زمانہ آخر میں

Marfat.com

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ تو امام ابو حنیفہؒ کے مسائل کی پیروی فرمائیں گے علم وفضل اور زہد وتقویٰ کا یہ عظیم کامل انسان ۱۵۰ھ میں دنیائے فانی سے رخصت ہوا۔

آج بھی آپ کے مزار مبارک کے قریب ایک عظیم دینی درس گاہ ہے۔ جس میں ہزاروں طلبار دینی علوم سے مستفید ہوتے ہیں۔ حضرت شیخ شبلیؒ۔ حضرت بہلول دانا اور خواجہ غریب نواز اجمیریؒ کے والد گرامی حضرت سید ابوالحسن نوریؒ کے مزارات بھی اسی محلہ اعظمیہ میں ہیں۔ جن کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ قریب ہی دریائے دجلہ کا پل ہے۔ جس کا نام "جسر آئمہ" ہے۔ کیونکہ اس کے ارد گرد اماموں کے مزارات ہیں۔

حضرت سیدنا امام غزالی علیہ الرحمۃ

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ۴۵۰ھ میں طوس کے قریب ایک بستی غزال میں پیدا ہوئے۔ آپ نے تقریباً ستر علوم حاصل کیے۔ علمی دنیا میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ نے سینکڑوں کتابیں تصنیف فرمائیں۔ سب مقبول عام ہوئیں۔ احیائے علوم اور کیمیائے سعادت کو تو وہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ کہ دنیا کی ہر زبان میں انکے ترجمے ہوئے۔ فلاسفر نے اسلام پر جو اعتراضات کیے تھے۔ آپ نے فلسفہ سے ہی انہیں منہ توڑ جوابات دیئے۔ آپ مدرسہ نظامیہ بغداد کے صدر مدرس بھی رہے ہیں۔ آخر میں حضرت امام غزالی نے مناظرانہ زندگی ترک فرما کر فقر وتصوف کی راہ اختیار کی۔ اور فقیرانہ زندگی بسر فرمائی۔ مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ اور بیت المقدس شریف حاضری دی۔ اور واپس بغداد آئے۔ ایک روز صبح سویرے وضو کر کے نماز فجر ادا فرمائی۔ ادائیگی نماز

Marfat.com

کے بعد خود اپنا کفن منگایا۔ کفن کو آنکھوں سے لگا کر دُعا فرمائی کہ اے رب العلمین تیرا حکم سر آنکھوں پر۔" یہ فرماتے ہوئے لیٹ گئے اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی ۵۰۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کا مزارِ مبارک بھی باب الشیخ کے ایک بڑے قبرستان میں ہے جو آپ کے اسم گرامی "مقبرۃ الغزالی" سے موسوم ہے۔

بڑا قبرستان

دریائے دجلہ کے کنارے بغداد شریف میں ایک بہت بڑا اور بابرکت قبرستان ہے۔ اسی قبرستان میں حضرت معروف کرخیؒ۔ حضرت جنید بغدادیؒ۔ حضرت ذوالنون مصریؒ۔ حضرت سری سقطیؒ۔ حضرت ابراہیم خواصؒ۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام۔ حضرت بہلول داناؒ۔ حضرت حبیب عجمیؒ۔ حضرت شاہ منصورؒ۔ حضرت بشر حافیؒ۔ شیخ داؤد طائیؒ اور صاحبِ تفسیر روح المعانیؒ جیسے جلیل القدر بزرگ آرام فرما ہیں۔ اگر تفصیلاً ایک ایک بزرگ کے حالات لکھے جائیں تو کئی کتب تیار ہو جائیں۔ الحمد للہ۔ ان سب اولیاء کرام کے مزارات کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ خاص طور پر جب حضرت بہلول دانا علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری دی تو ایک سانپ بھی قبر کے اردگرد گھوم رہا تھا۔ زائرین ڈر گئے تو خادمِ دربار نے ہنستے ہوئے فرمایا کہ گھبراؤ مت۔ یہ سانپ روزانہ حاضری دیتا ہے۔ بقولِ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "جو اللہ کا ہو جاتا ہے۔ ساری کائنات اس کی ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر محمد اقبال بھی کہتے ہیں۔ ؎

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

Marfat.com

حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ

حضرت امام ابو یوسف ۱۱۳ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام یعقوب بن ابراہیم تھا۔ آپ صحابی رسُول حضرت عتبہؓ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے عظیم اور قابلِ فخر شاگرد ہیں۔ آپ کو کوفہ کا قاضی القضاۃ بھی مقرر کیا گیا۔ آپ درس وتدریس اور قاضی کے فرائض بخوبی سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ روزانہ دو سو رکعت نوافل بھی ادا فرماتے تھے۔ اپنے ساری زندگی غرباء اور مساکین کی ہمدردی اور بادشاہوں کو نصیحت میں کرنے میں گزار دی۔ آپنے ۲۷ رجب ۱۸۲ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک بغداد شہر کاظمین میں ہے۔ یہاں حاضری دے کر عجیب کیف حاصل ہوا۔

حضرت شاہ منصورؒ

حضرت شاہ منصور حلاج علیہ الرحمۃ فنا فی اللہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ جنکی تعریف کشف المحجوب میں حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ نے فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمۃ۔ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ الرحمۃ اور حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمۃ جیسے جلیل القدر اولیاء کرام نے بھی آپکے اوصاف بیان کئے ہیں۔ ایسے عظیم ولی کامل اور عارف کے دربار گوہر بار پر بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ

حضرت امام احمد بن حنبلؒ چوتھے امام ہیں۔ بہت بڑے مجتہد، محدث

Marfat.com

عالم اور ولی کامل تھے۔ آپ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے شاگرد اور صحبت یافتہ تھے ۱۶۵ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ خلقِ قرآن کے فتنہ کو دبانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ جمعہ کے روز ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ کو انتقال فرمایا۔ آپکے جنازہ میں آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتیں شریک تھیں اور پرندوں نے آپکے جنازہ پر سایہ کیا۔

آپ کا مزار مبارک دریائے دجلہ کے کنارے پر ہے۔ جس کا نشان بھی نمایاں نہیں ہے اور نہ ہی قبہ وغیرہ ہے۔ قریب ہی محلہ اعظمیہ میں حضرت ابوبکر شبلیؒ اور حضرت حماد کے مزارات بھی ہیں۔ ان سب کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ رجب ۵۴۳ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام ابوحفص عمر بن محمد شہاب الدین سہروردی ہے۔ سہرورد ایران میں ہمدان کے قریب ایک بستی ہے۔ آپ اپنے حقیقی چچا حضرت ابونجیب ضیاء الدین سہروردی کے مرید اور فیض یافتہ تھے۔ آپ بہت بڑے عارف کامل اور مقرب الٰہی تھے بینکڑوں اولیاء اللہ نے آپ سے فیض پایا۔ آپکے جلیل القدر خلفاء میں حضرت غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی مخدوم نظام الدین غزنویؒ۔ مخدوم یحییٰ منیریؒ۔ مخدوم شہاب الدین پیر جگجوت عظیم آبادی اور حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی کے اسماء گرامی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

حضرت شیخ سہروردی نے حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

Marfat.com

سے بھی خرقہ خلافت حاصل کیا تھا۔ غوث الثقلین کے بعد بغداد میں حضرت سہروردیؒ کا بڑا چرچا ہوا۔ عوارف المعارف آپکی مشہور کتاب ہے۔ بہت سے اولیاً کرام اس کتاب کو سبقاً پڑھایا کرتے تھے۔ آپنے ۶۳۲ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک محلہ شیخ عمر شارع عمر میں ہے۔ سڑک اور محلہ آپ کے نام سے موسوم ہے۔ میں نے بھی حضرت سہروردیؒ کے مزار مبارک پہ پائے مبارک کی طرف گر کر درخواست کی۔ کہ حضرت غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی اور حضرت شیخ سعدیؒ کی جھولی بھرنے والے مجھے بھی ان کا صدقہ خیرات عطا ہو۔ میں بھی شیراز سے ہوتا ہوا ملتان سے آیا ہوں۔ بس پھر ایسا کرم ہوا۔ کہ رقت طاری ہوگئی۔ روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ سکونِ قلب نصیب ہوا۔ بڑی دیر تک مزار مبارک پر بیٹھا رہا۔ خداوند کریم پھر حاضری نصیب فرمائے۔

کاظمین شریفین

بغداد شریف میں شمال کے حصہ شہر کو کاظمین کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس حصہ میں دو کاظمی سید حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اور حضرت امام محمد الجواد رضی اللہ عنہ آرام فرما ہیں۔ حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کا مزار بھی اسی حصہ میں ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظمؒ حضرت امام علی رضا کے والد اور امام محمد الجوادؒ کے دادا ہیں۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کا قول ہے۔ کہ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کا مزارِ انور قبولیتِ دعا کے لئے تریاقِ مجرب ہے۔ تمام مزارات نہایت خوب صورت ہیں۔ قبوں اور دروازوں پر سونے چاندی کے پترے چڑھے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

فلوجہ

بیت المقدس شریف جاتے ہوئے ملک عراق میں ایک خوبصورت بستی کا نام "فلوجہ" ہے۔ یہاں ایک بہت بڑا دینی مذہبی مدرسہ ہے۔ جہاں ہزاروں طلبار علم دین حاصل کرتے ہیں۔ ان طلبار کا لباس بھی اسلامی طرز کا ہوتا ہے۔ یعنی دستار اور جبہ پہننا ان کے لئے لازمی ہے۔ انکی سیرت و کردار اور اخلاق و عادات میں بھی اسلام کا نور دکھائی دیتا ہے۔ اس مدرسہ میں حاضر ہوکر دینِ اسلام کی عظمت اور تمام ماحول کو اسلامی دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ ان کی گفتگو اور ملاقات سے راحتِ قلبی حاصل ہوئی۔ وہاں کے اساتذہ علمار کرام اور طلبار نے ہماری بہت عزت افزائی کی۔ خدا اس مدرسہ کو آباد رکھے (آمین)

عراق کی کھجوریں

تمام دُنیا میں کھجور کی پیداوار عراق میں سب سے زیادہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عراق میں کھجور کی ۱۰۰ اقسام ہوتی ہیں۔ باغات کی کوئی انتہا نہیں۔ عراق میں کھجور سے چینی بنانے کے کئی کارخانے ہیں۔ اور بصرہ بندرگاہ سے سالانہ لاکھوں من کھجور سمندر کے راستے دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی ہے۔

مدائن یا سلمان پاک

سلمان پاک۔ بغداد شریف سے تقریباً ۲۵ میل دُور کئی ہزار سال قدیم شہر ہے۔ اس شہر کا اصل نام طیفون تھا۔ اسلامی فتوحات کے بعد اس کا نام مدائن رکھا گیا۔ بعد میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مزار مقدس کی وجہ سے

Marfat.com

اس شہر کا نام سلمان پارک مشہور ہوا۔ حضرت سلمان فارسیؓ ملک ایران میں اصفہان کے باشندہ تھے۔ تلاشِ حق میں آپ ملک عرب تک گئے۔ دس مذاہب اختیار کئے۔ آخر میں یہودی مذاہب اختیار کیا۔ جس یہودی کے آپ غلام تھے۔ وہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت تعریف کرتا تھا۔ پھر آپ عیسائی مذہب کے ایک بہت بڑے راہب کے پاس گئے اور تعلیم حاصل کرتے رہے۔ جب وہ راہب مرنے لگا۔ تو انتہائی دیانتداری اور صاف گوئی سے کہنے لگا۔ کہ اے سلمان! تم سیدھے مدینہ طیبہ چلے جاؤ۔ وہاں تمہیں آخری پیغمبر اسلام اور رسول دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو گی۔ چنانچہ آپ حضور نبی اکرم علیہ السلام کی زیارت کے اشتیاق میں مدینہ شریف آئے اور زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اور غلامی سے سرفراز ہو کر ایسا رتبہ پایا۔ کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے "اہل بیت" میں شامل فرمایا۔

تمام صحابہ کرامؓ آپ کی بڑی قدر کرتے تھے۔ جنگِ قادسیہ کے بعد جب عراق اسلامی حکومت میں آیا۔ تو آپ عراق کے گورنر بنا دیئے گئے۔ یہیں آپ کا وصال مبارک ہوا۔ آپ کے مزار شریف کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو اور جلیل القدر صحابہ کرام حضرت سیدنا حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے مزارات بھی ہیں۔ جنکی یہ کرامت دنیا بھر میں مشہور ہے کہ ۱۳ سو سال بعد بھی ان کے جسد خاکی صحیح سلامت موجود ہیں۔

بیسویں صدی عیسوی کا حیرت انگیز واقعہ

"سلمان پاک" میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب دو الگ الگ شاندار کمروں میں حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ اور حضرت

Marfat.com

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے مزارات ہیں۔ جن کو آج سے تقریباً پچاس سال قبل شاہ فیصل عراقی کے دورِ حکومت میں ۱۳ سو سال بعد قبروں سے نکالا گیا۔ تو ان کے جسد خاکی بالکل صحیح وسلامت موجود تھے۔ جن کے عینی شاہد آج بھی عراق میں ہزاروں موجود ہیں۔ بلکہ دیگر ممالک کے لوگوں بھی گواہ ہیں۔ کیونکہ اس موقع پر ہر ملک کے نمائندے شریک ہوئے تھے۔ پاکستان کے مشہور ادیب سید سجاد حیدر کے بھانجے سید عثمان حیدر اور انکی بیگم صاحبہ محمودہ عثمان بھی ان دنوں ملازمت کے سلسلے میں عراق موجود تھے۔ انہوں نے بھی یہ واقعہ بچشم خود دیکھا۔ اور اپنی کتاب مشاہدات بلادِ اسلامیہ میں درج کیا۔

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے موقع پر پاکستانی اخبارات نے یہ واقعہ بڑی تفصیل سے اخبارات میں شائع کیا۔ بغداد شریف میں چشم دید خوش نصیب گواہوں سے میں نے یہ واقعہ بار بار سنا۔

وہ عجیب و غریب اور ایمان افروز واقعہ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور صحبت کا فیض حاصل کرنے والے دو مقدس صحابہ کرام حضرت سیدنا حذیفہ اور حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کے وقت صحابہ کرام نے انہیں دریائے دجلہ کے کنارے دفن کر دیا تھا۔ یہ دونوں امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عراق اور ایران کی فتوحات کے وقت شہید ہوئے تھے۔ تیرہ سو سال بعد شاہ فیصل عراقی کو خواب میں زیارت کا شرف دینے کے بعد فرمایا۔ کہ ہماری قبروں میں دریائے دجلہ کا پانی آنے

Marfat.com

کر رہا ہے۔ اس لیے ہمیں یہاں سے نکال کر کسی اور جگہ منتقل کر دیں۔
شاہ فیصل ملکی مصروفیات کے باعث بھول گیا۔ تو دوسری شب دونوں صحابہ کرامؓ نے بغداد کے مفتی کو خواب میں زیارت کرائی اور فرمایا کہ ہمیں کسی اور جگہ دفن کرایا جائے۔ مفتی صاحب نے شاہ فیصل عراق سے رابطہ قائم کیا۔ تو اس نے بھی اپنے خواب کا پورا واقعہ سنا دیا۔ آخر تمام شہر کے علماء اور فضلاء کا اجلاس طلب کیا گیا۔ اور مشورہ کیا گیا۔ سب نے متفقہ فیصلہ کیا۔ کہ قرآن مجید اور احادیث نبوی کی رو سے شہید زندہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا اتنی طویل مدت گزرنے کے باوجود انہیں منتقل کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔
قربانی کی عید قریب تھی۔ اس لئے شاہ فیصل نے اعلان کر دیا۔ کہ عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد دونوں صحابہ کرامؓ کو دوسری جگہ دفن کیا جائیگا۔ اخبارات میں اعلان ہوا۔ تو تمام دنیائے اسلام میں جوش و خروش پھیل گیا۔ ایران۔ ترکی۔ مصر۔ شام لبنان فلسطین۔ حجاز۔ پاکستان اور دوسرے تمام ممالک سے لوگ عراق آنا شروع ہو گئے۔ اس طرح "سلمان پاک" جو ایک قصبہ تھا۔ رونق اور آبادی کے اعتبار سے دوسرا بغداد بن گیا۔ میلوں تک خیمے ہی خیمے اور انسان تھے۔
دنیا بھر کے ممالک کے سربراہ یا ان کے نمائندے بھی اس تقریب میں شرکت کے لئے آنا شروع ہو گئے۔ آخر کار مقررہ دن یعنی عیدالاضحیٰ کی نماز کی ادائیگی کے بعد تقریباً ۱۲ بجے دن لاکھوں انسانوں کی موجودگی میں صحابہ کرامؓ کے مزارات کھولے گئے۔ تو تمام دنیا سے آئے ہوئے لوگوں نے دیکھا۔ کہ دونوں صحابہ کرام زندوں کی طرح آرام فرما ہیں۔ اُن کے چہروں پر مرگ کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ اسلامی ممالک کے سربراہوں۔ سفیروں۔ نمائندوں کے علاوہ شاہ فیصل عراق اور اسکی پارلیمنٹ کے ارکان۔ مفتی اعظم عراق

Marfat.com

شہزادہ فاروق ولی عہد مصر اور وزیر مختار جمہوریہ ترکیہ نے دونوں صحابہ کرامؓ کے مبارک اجساد کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر کاندھا دیا۔

اس موقع پر ایک جرمن فلم ساز کمپنی نے حکومت عراق کی اجازت سے اپنے خرچ پر قبروں کے بالکل اوپر تقریباً دو سو فٹ لوہے کے چار کھمبوں پر کوئی تیس فٹ لمبا اور بیس فٹ چوڑا ٹیلی ویژن کا سکرین لگا دیا۔ اس طرح ہر شخص نے دُور دُور کھڑے ہو کر ان دونوں صحابہ کرامؓ کے مقدس اجساد کی زیارت کا شرف حاصل کر لیا۔ سبحان اللہ۔

اسی موقع پر ایک جرمن ڈاکٹر جو امراض چشم میں بین الاقوامی شہرت کا مالک تھا۔ وہ بھی یہ روحانی اور ایمان افروز منظر دیکھنے آیا۔ اس نے خیال کیا کہ مسلمانوں کا کیا غلط عقیدہ ہے۔ کہ تیرہ سو سال بعد قبروں میں کیا رکھا ہو گا۔ لیکن اس نے اجسام کو صحیح و سلامت دیکھ کر شاہ فیصل عراقی سے آنکھوں کا معائنہ کرنے کی خصوصی اجازت طلب کی۔ شاہ نے اجازت دیتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر صاحب ہمارا مذہب سچا ہے۔ آخر میں جب وہ ڈاکٹر دونوں شہید صحابہؓ کے قریب آیا تو دونوں نے خود بخود آنکھیں کھول کر فرمایا۔ کہ غیر مسلم ہونے کی وجہ سے تیرے ہاتھ ناپاک ہیں۔ اس لئے دیکھ لو۔ لیکن ہاتھ مت لگاؤ۔ کیوں کہ ہمارے چہروں پر سرکار دو جہاں مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ لگے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ فوراً اس جرمن ڈاکٹر اور سینکڑوں یہود و نصاریٰ نے اسلام قبول کر لیا۔ دونو صحابہ کرامؓ کو دوبارہ سلمان پاک میں دفن کر دیا گیا۔

خداوند کریم ہمیں بھی شہادت کا رُتبہ عطا فرمائے۔ اور بار بار ان شہداء کی قبور کی حاضری کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

نوشیرواں کا محل

سلمان پاک میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے تقریباً تین فرلانگ دُور شاہانِ عجم کے عالی شان محلات۔ درباروں اور قلعہ جات کے کھنڈرات ابھی تک دُنیا والوں کو درسِ عبرت دے رہے ہیں۔

اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں۔ کہ کہاں ہیں! ہمیں بنانے والے وہ دنیادار حکمران!

نوشیرواں کے محل کی بڑی محراب تقریباً سو فٹ اونچی اور دنیا کی سب سے چوڑی محراب ہے۔ جو صدر دروازے کا کام بھی دیتی ہے۔ یہ وہی تاریخی محراب ہے جس کے اوپر کے خوبصورت کنگرے ہمارے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں جلوہ گری کے وقت گر گئے تھے۔ اور آتشکدہ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ آج بھی وہ گرے ہوئے کنگرے ہمارے رسول صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شانِ کریمہ کی گواہی دے رہے ہیں۔

موصل شریف

موصل شریف بہت پرانا اور تاریخی شہر ہے۔ اس میں بہت سی زیارات ہیں۔

- مزار مبارک حضرت شیث علیہ السلام
- مزار مبارک حضرت دانیال علیہ السلام
- ٹیلہ حضرت یونس علیہ السلام
- مزار مبارک حضرت شیخ فتحی موصلی علیہ الرحمۃ

اور

دیگر بے شمار اولیاء کرام کے مزارات اسی شہر میں ہیں۔ تمام مزارات پر

Marfat.com

پر حاضری دی اور سکونِ قلب حاصل کیا۔
بغداد شریف دمشق جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک قصبہ فلوجہ سے رمادی اور صحرا کا راستہ ہے۔ دوسرا سامرہ موصل کا مشکی حمص اور حلب کا راستہ ہے۔

سامرہ

سامرہ بغداد شریف سے تقریباً ستر میل دور ہے۔ یہ شہر موصل شریف جانے والی سڑک پر دریائے دجلہ کے کنارے واقع ہے۔ اس شہر کا اصل نام "سَرَّ مَنْ رَاٰی" تھا۔ یعنی جس نے دیکھا وہ خوش ہوا۔ جو بعد میں بگڑ کر "سامرہ" ہو گیا ہے۔ یہ شہر بھی قدیم اور تاریخی ہے۔ عباسیوں کے دور حکومت میں تقریباً ستر سال تک یہ عراق کا دارالخلافہ رہا ہے۔ حضرت امام تقی اور حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہما کے مزارات بھی اسی شہر میں زیارت گاہِ خاص و عام ہیں۔ یہاں کی جامع مسجد بھی قابلِ دید ہے۔ لوگ نہایت خوش عقیدہ اور با اخلاق ہیں۔ اس شہر کو دیکھ کر اور عوام سے مل کر دل باغ و بہار ہو گیا۔

قادسیہ

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتح کیا ہوا شہر "قادسیہ" ایک تاریخی شہر ہے۔ اس شہر کی فتح تاریخ اسلام کا ایک نہایت تابناک واقعہ ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ایک بہت بڑا شہر تھا۔ اب یہ ویران ہو کر ایک بستی کی شکل اختیار کر گیا۔ اس کے باوجود یہاں حاضر ہو کر روح کو بڑی فرحت اور دل کو تقویت نصیب ہوتی ہے۔ کیونکہ

Marfat.com

ان ہی مقامات پر رسول پاک علیہ السلام کے سچے جاں نثار صحابہ کرام مجاہدین اسلام نے راہِ حق میں جہاد کیا۔ اور اسلامی جھنڈے لہرائے۔ خداوند کریم ہر مسلمان کو مجاہد اور غازی بنائے۔ (آمین ثم آمین)

مسیب شریف

مسیب شریف وہی مقام ہے جہاں حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے دونوں صاحبزادوں حضرت محمد اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہما کے پاک مزارات ہیں۔ بغداد شریف سے کربلا شریف جاتے ہوئے راستے میں یہ جگہ آتی ہے۔ گلشن نبوت کے پھولوں اور اہل بیت کے ان شہزادوں کے مزارات پر حاضر ہوتے ہی بے ساختہ دل بھر آتا ہے۔ اور گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ کہ ان مقدس شہزادوں اور وفاداروں نے ہم گنہگاروں کے لئے کتنی عظیم قربانیاں دیں۔ مسیب شریف سے آگے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر بالکل لب سڑک حضرت سیدہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے حضرت عون رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے۔

کربلا شریف

بغداد شریف سے تقریباً ایک سو میل کے فاصلے پر اسکندریہ، مسیب اور اولادِ مسلمؓ کی قریہ سے ہوتے ہوئے کربلا پاک کا شہر مبارک آتا ہے۔ جہاں حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے حیدرؓ اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے لختِ جگر، جنت کے نوجوانوں کے سردار حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے شرعِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تعبیر حیدرِ کرارؓ

Marfat.com

بن کر عشق کا امتحان پاس کیا۔ اور اسلام کی بنیادوں کو ہمیشہ کے لئے مضبوط اور مستحکم کر دیا۔ یہ وہ پاکیزہ شہر ہے جہاں سیدنا امام حسین۔ حضرت علی اکبر، حضرت علی اصغر، حضرت عباس علمدار، حضرت حُر رضی اللہ علیہم اجمعین اور دیگر ستر شہدا ر کرام کے مزارات ہیں۔ شہر کو دیکھتے ہی آنسو جاری ہو گئے۔ ہچکیاں بندھ گئیں۔ اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظلم و ستم کا وہ خونی منظر ذہن میں گھوما۔ تو رقت طاری ہو گئی۔ ہوش و حواس کھو بیٹھا۔ جب کچھ ہوش آیا تو روتے ہوئے شہر کے اندر داخل ہوا۔ اور سب سے پہلے بارگاہ حسینیت میں حاضری دی۔ عجیب سماں تھا۔ خداوند کریم نے زندگی کی ایک عظیم خواہش پوری کر دی۔ کہ کربلا شریف میں آرام فرمانِ جلیل القدر شہدار کے مزارات کی زیارت سے سرفراز ہوا۔

ایک عجیب بات

جب میں کربلا شریف میں داخل ہوا۔ تو شہر کی رونق اور ارد گرد کے سبز باغات دیکھکر دل میں خیال آیا۔ کہ کتابوں میں یہ پڑھا تھا۔ کہ میدانِ کربلا ایک ویران زمین، لق و دق صحرا، چٹیل میدان جہاں نہ پانی اور نہ ہی سایہ دار درخت تھے۔ لیکن یہاں تو باغات ہی باغات ہیں۔ فوراً ایک بزرگ صورت اور نیک سیرت انسان سے ملاقات ہوئی۔ وہ مجھے شہر سے دور اس طرف لے گیا۔ جو راہ مدینہ طیبہ جاتی ہے۔ تو بے شک وہی نقشہ دیکھا۔ جو کتابوں میں پڑھا تھا۔ کہ کربلا شریف تا نجف اشرف صحرا ہی صحرا ہے۔

Marfat.com

نجف اشرف

کربلا شریف سے تقریباً پچاس میل کے فاصلے پر نجف اشرف ہے۔ یہاں حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، امیرالمومنین، داماد رسول اور امام الاولیاء حضرت سیدنا علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور بہت سے اولیاء کرام کے مزارات ہیں۔ بہت بڑا اور نہایت خوبصورت شہر ہے۔ جملہ مقدس مزارات پر حاضری دی۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا روضہ مبارک ایک عظیم عمارت ہے۔ جس پر سونے چاندی کے سینکڑوں فانوس لگے ہوئے ہیں۔ روضہ شریف میں دو اور قبریں بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک قبر حضرت آدم علیہ السلام اور دوسری حضرت نوح علیہ السلام کی ہے۔ لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

کوفہ

نجف اشرف سے تقریباً ۵ میل کے فاصلہ پر کوفہ ایک بہت پرانا اور تاریخی شہر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے مدینہ شریف، پھر بصرہ اور پھر کوفہ کو اپنا دارالخلافہ بنایا۔ یہاں ایک مسجد بہت قدیم ہے اور بڑی عالی شان ہے جسمیں ہزاروں انبیاء اور اولیاء نے نمازیں پڑھائیں۔ اسے مسجد انبیاء بھی کہتے ہیں۔ اسی مسجد میں شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اور اسی مسجد کے صحن میں وہ سوراخ ہے۔ جہاں سے طوفان نوح علیہ السلام اٹھا تھا۔ اسی مسجد کے قریب حضرت امام مسلم اور ہانی بن عروہ رضی اللہ عنہم کے مزارات ہیں۔ کوفہ کی جدید آبادی میں حضرت یونس علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔ اسی شہر

Marfat.com

کے قریب دریائے فرات کے کنارے کا وہ مقام ہے جہاں حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف فرما ہوئے۔ اسی کوفہ میں فاتح ایران و عراق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا مزار مقدس ہے۔ غرضیکہ یہ شہر بہت بڑی زیارت گاہ اور بہت بڑی عبرت گاہ بھی ہے۔ جملہ مقامات پر حاضری کا شرف ملا۔

دریائے نیل اور فرات

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ چار دریا جنت کی نہروں میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے وہ چار دریا نیل۔ فرات۔ سیحون اور جیحون ہیں۔ ایک اور مقام پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب میں معراج کی شب سدرہ پر پہنچا۔ تو دیکھا کہ سدرہ کی جڑ سے چار نہریں جاری ہیں۔ دو باہر کی جانب اور دو اندر کی جانب۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اندر کی طرف جانے والی سیدھی جنت میں جا رہی ہیں اور باہر کی طرف جانے والی نہروں کا نام نیل اور فرات ہے۔

دریائے فرات

تقریباً سترہ سو میل دریائے فرات ترکی کے پہاڑوں سے نکل کر سرزمین عراق کو سیراب کرتا ہے۔ بصرہ کے قریب دریائے دجلہ بھی اسی سے آن ملتا ہے۔ دونوں دریا مل کر شط العرب کہلاتے ہیں۔ اسی دریا کے کنارے بے شمار انبیاء، اولیاء اور سلاطینِ اسلام آرام فرما ہیں۔ اسی دریا کے کنارے سکندرِ اعظم نے دم توڑا۔ یہیں ہارون الرشید اور مامون الرشید سریر آرائے سلطنت ہوئے اور نوشیرواں عادل نے دادِ انصاف دی۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام بھی یہیں پیدا ہوئے تھے۔ اور اسی دریا کے کنارے بابل میں نمرود اور دیگر ظالم جابروں کی گردنیں ٹوٹی تھیں۔ اور یہی وہ

Marfat.com

دریا ہے۔ جس کے ساحل پر سیّدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے داستانِ حرم کے ادھورے باب کو پورا کیا تھا۔ اور اپنے نانا جان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی لاج رکھی تھی بغرضیکہ دریائے فرات کا چپہ چپہ زیارت گاہ بھی ہے اور عبرت گاہ بھی۔ خداوند کریم امتِ مسلمہ کو زیارت کے ساتھ ساتھ عبرت کی بھی توفیق عطا فرمائے (آمین)

قریہ ذوالکفل

کوفہ سے چند ہی میل دور "قریہ ذوالکفل" ہے۔ جس میں حضرت ذوالکفل علیہ السلام نبی کا مزار ہے۔ آپ بڑی شان والے پیغمبر ہیں۔ قرآن مجید میں آپ کا ذکر دو مقامات پر آیا ہے۔ یہود، نصاریٰ اور مسلمان سب آپ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں اور یکساں احترام کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے بھی حاضری کا شرف بخشا۔

حُلّہ یا مقام ایوب علیہ السلام

یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں مشہور نبی حضرت ایوب علیہ السلام کا چشمہ مبارک ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ الخ کے مبارک الفاظ میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس چشمے کا پانی پینا نصیب ہوا۔ وہاں ایک جگہ مقامِ ایوبؑ بھی ہے۔ یہاں وہ حجرہ بھی موجود ہے جہاں حضرت ایوب علیہ السلام نے بیماری کے ایام گزارے تھے۔ حضرت ایوبؑ کی زوجہ محترمہ کا مزار بھی اس جگہ واقع ہے۔ ان سب مقامات پر حاضری دی۔ علاقہ بڑا سبز اور شاداب ہے۔ کھجور کے درخت کثرت سے ہیں۔ ایک جگہ ایسی بھی دیکھی جس کے بارے میں وہاں کے باشندوں نے بتایا کہ یہاں حضرت صابر علیہ السلام نے خود کاشت فرمائی تھی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

Marfat.com

"بابل"

حلہ شہر سے کچھ دور بابل کا وہ تاریخی شہر ہے۔ جس کا قرآن واحادیث میں کافی مرتبہ ذکر آیا ہے۔ تقریباً سات ہزار سال پرانا شہر ہے۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش اسی شہر میں ہوئی۔ اور یہیں آپ نے بتوں کو توڑا تھا۔ نمرودی قوت کا خاتمہ کیا۔ اسی مقام پر ظالم نمرود نے آپ کو آگ میں ڈالا تھا۔ جو حکم خداوندی سے گلزار بن گئی تھی۔ آج نمرود جابر کا نام لیوا بھی کوئی نہیں۔ اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر ساری دنیا درود و سلام کے تحفے پیش کرتی ہے یہ ظالم اور مظلوم میں واضح فرق ہے۔ اسی شہر میں سکندر اعظم نے اپنی عالمی فتح کا جشن منایا تھا۔ اب نہ وہ شہر ہے اور نہ شہر بسانے والے صرف کھنڈرات اور بڑی بڑی عمارتوں کے نشانات ابھی تک چشم بینا کے لئے عبرت کا درس دے رہے ہیں اس مقام پر حکومتِ عراق نے بہت بڑا عجائب گھر بنایا ہوا ہے۔ اس شہر کی کھدائی سے بے شمار اشیاء نکلی ہیں۔ جو عجائب گھر میں موجود ہیں۔ جن سے شہر کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ بابل دراصل ایک بادشاہ تھا جس نے تقریباً تیس مربع میل میں یہ شہر آباد کیا تھا۔ اسی کے نام سے یہ شہر مشہور ہو گیا۔ بابل میں ہی وہ تاریخی کنواں ہے جس میں دو فرشتے ہاروت اور ماروت بحکم خدا مقید ہیں۔ لوگ اس میں پتھر وغیرہ پھینکتے تھے۔ اب حکومتِ عراق نے اس کنواں کے ارد گرد ایک دیوار بنا دی ہے۔ تاکہ کوئی بے ادبی نہ کر سکے۔

بابل سے کچھ فاصلے پر مولا علی کرم اللہ وجہہ کے دو صاحبزادوں حضرت عمران بن علی اور حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہما کے مزارات ہیں۔ غرضیکہ ان علاقوں کی سیر اور زیارت کرنے کے بعد یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ ع

Marfat.com

مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

قریہ اُمِ عبیدہ

یہ ایک بستی ہے۔ جس کے قریب مشہور صوفی بزرگ حضرت احمد رفاعی کی علیہ الرحمۃ کا مزار ہے۔ جن کا ذکر حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور کتاب نفحات الانس میں کیا ہے۔ ان کے دیوانے بحالتِ وجد میں آگ میں کود جاتے ہیں۔ اس کے باوجود آگ ان پر اثر نہیں کرتی۔ یہ حضرت احمد رفاعی علیہ الرحمۃ کی مشہور اور زندہ کرامت ہے۔ ان کے قرب میں کئی اور بزرگانِ اسلام کے مزارات پر بھی حاضری دی۔

بصرہ شریف

بصرہ عراق کا بہت بڑا شہر اور عظیم بندرگاہ ہے۔ پرانا بصرہ نئے شہر سے مغرب کی جانب ہے۔ پرانا شہر اب کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اسکی کھدائی سے ایک مسجد بھی نکلی ہے۔ جس میں حضرت سیدنا علی حیدر کرار اور دوسرے بڑے بڑے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نمازیں ادا فرماتے رہے ہیں۔ یہ شہر دریائے فرات اور دریائے دجلہ کے ساحل پر واقع ہے۔ اس کے ارد گرد سینکڑوں میل تک کھجوروں کے باغات ہی باغات ہیں۔ بصرہ کسی دور میں علم و ہنر خصوصاً نحو کا مرکز تھا۔ اسی شہر میں حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوالحسن اشعری، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت مالک بن دینار، حضرت حسن بصری، حضرت حبیب عجمی، حضرت بی بی رابعہ بصری رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بے شمار صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے

Marfat.com

مزارات ہیں۔ اسی مسجد میں وہ قرآن پاک بھی موجود ہے۔ جس کو شہادت کے وقت حضرت عثمانِ غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ تلاوت فرما رہے تھے چنانچہ آپ کے خون کے نشان آیت : فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ پر موجود ہیں۔ جنگ جمل بھی اسی شہر میں واقع ہوئی۔ یہ شہر مدینہ طیّبہ سے تقریباً ایک ہزار میل جانب مشرق ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ صحابہ کرام میں سے ہیں جنہیں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جنّت کی خوشخبری سنا دی تھی۔ آپ رضؓ ہی نے اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم علیہ السلام کی محبت میں اپنے والد کا سر قلم کر کے بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا تھا۔ جبکہ ان کے والد نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی گستاخی اور بے ادبی کی تھی۔ چنانچہ قرآن پاک نے آپ کے اس کردار کی تعریف کی۔ آپ ہی وہ مقدس شخصیت ہیں جنہوں نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ اقدس کو تعمیر کیا تھا۔ آپ نے ہی خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بعد اسلام کے نام پر سب سے زیادہ مال قربان فرمایا تھا۔ آپ کا مزار مبارک بصرہ میں کویت کی طرف جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ وہاں حاضر ہو کر زائر کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ بیان نہیں ہو سکتی۔ خداوند کریم سب کو جانا نصیب کرے۔ (آمین)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضورِ سرورِ کائنات

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر اور محبوب صحابی ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی عمر، اولاد اور مال کے لئے خاص دُعا فرمائی تھی۔ چنانچہ ان کی بہت بڑی عمر ہوئی۔ سرورِ کائنات علیہ السلام کی بے شمار احادیث ان سے مروی ہیں۔ آپ نے ۹۳ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک پرانا بصرہ میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

حضرت بی بی رابعہ بصری علیہا الرحمۃ

خواتین میں بھی ازواجِ مطہرات اور صحابیات کے بعد ایسی مومنات گزری ہیں جو عبادت، تقویٰ اور شرم و حیا میں بے مثال کردار کی مالک تھیں اور انہیں ولایت کا مقام عطا ہوا۔ ان مقدس مستورات میں سے حضرت بی بی رابعہ بصری کا نام بہت نمایاں ہے۔ آپ کو خداوند کریم نے ولایت کے زیور سے آراستہ فرمایا تھا۔ فرائض و واجبات اور سنن کو پابندی سے ادا کرنے کے علاوہ نوافل اور مستحبات کی ادائیگی میں شب و روز بسر فرماتی تھیں۔ آپ کی کم از کم نفلی نماز ۱۰۰ رکعت سے ہرگز کم نہ ہوتی تھی۔ غرضیکہ عورتوں میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ کا مزار مبارک بھی بصرہ کے ہوائی اڈہ کے بالکل قریب ہے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

آپ بھی عشرہ مبشرہ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے داماد اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں حبشہ اور مدینہ پاک کی دونوں ہجرتوں میں آپ شریک تھے۔ جنگ بدر میں آپ نے

Marfat.com

بے مثال جرأت کا مظاہرہ کیا۔ اور کئی کفار کو واصلِ جہنم کیا۔ اسکندریہ بھی آپ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ بصرہ سے تقریباً ایک میل مغربی جانب آپ کا مزار مبارک ہے آپ کی زوجہ جنابہ حضرت اسماء بنت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک بھی اپنے عظیم شوہر کے ساتھ ہے۔ اس جگہ کا نام بھی آپ کی وجہ سے بستی زبیر بہ مشہور ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

آپ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عراق میں شریک جہاد رہے۔ اور پھر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی جگہ عراق کے حاکم بھی مقرر ہوئے۔ نہاوند کی پہاڑیاں اور اصفہان کا علاقہ بھی آپ نے فتح کیا۔ آپ کا مزار مبارک بھی بصرہ میں ہے مزار شریف پر حاضر ہو کر قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ

حضرت قطب الاقطاب خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ بہترین اور افضل و اعظم تابعی ہیں۔ آپ کی ولادت ۲۱ھ میں ہوئی۔ آپ نے تقریباً ایک سو بیس صحابہ کرام کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ایام طفلگی میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی کی۔ آپ نے فیوضات باطنی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے حاصل کئے۔ لیکن آپ کی تکمیل حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ آپ نہایت متقی پارسا اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ واقفِ رازِ خفی و جلی تھے۔ خرقۂ فقر و ارادت حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عطا ہوا۔

Marfat.com

علوم ظاہری میں بھی منصب امامت پر فائز تھے۔ غرضیکہ آپ اولیاء کرام کے سرتاج ہیں۔ حضرت خواجہ عبدالواحدؒ۔ حضرت خواجہ حبیب عجمیؒ۔ شیخ محمد واسعؒ۔ ابن زرینؒ شیخ عتبہؒ۔ اور حضرت بی بی رابعہ بصریؒ آپکے چند مشہور خلفاء میں سے ہیں۔ آپکی عمر نواسی برس کی ہوئی ۱۱۰ھ ۵ رجب کو آپ کا انتقال مبارک ہوا۔ بستی زبیریہ سے مغربی جانب قدیم بصرہ میں آپ کا مزار شریف ہے۔ آپکے روضہ میں دوسری قبر حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ کے استاد حضرت محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ کی ہے۔ جو علم تعبیر کے امام مانے جاتے ہیں۔ اسی طرح بصرہ میں لاتعداد صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے مزارات ہیں۔ خداوند کریم بار بار حاضری کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اُردن ۔ فلسطین

افغانستان ۔ ایران اور عراق کی زیارات کے بعد بیت المقدس شریف کی زیارت کے اشتیاق میں اُردن پہنچا۔ اردن مشرقِ وسطیٰ کا ایک عرب ملک ہے۔ اس کے مغرب میں اسرائیل ۔ جنوب میں سعودی عرب ۔ مشرق میں عراق اور شمال میں شام کا ملک واقع ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً ۳۷ ہزار ، سو تیس مربع میل پر مشتمل ہے۔ مسلمانوں کا قبلہ اوّل بیت المقدس شریف بھی اُردن میں ہے۔ جس پر یہودیوں نے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ عمان اردن کا دارالحکومت ہے۔ جہاں اردن کے سربراہ شاہ حسین رہتے ہیں۔ جو بہادر جرنیل اسلام کے شیدائی اور عالم اسلام کے اتحاد کے خواہاں ہیں۔ پاکستان سے بہت محبت رکھتے ہیں۔ عمان نہایت خوبصورت شہر ہے۔ پہاڑ پر واقع ہونے کی وجہ سے عمان کا موسم نہایت خوشگوار ہے۔ عمان قدیم ترین شہر ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں حضرت

Marfat.com

عمان بن قحطان نے اس شہر کو آباد کیا تھا۔ جن کے نام سے یہ شہر موسوم ہے۔ اس علاقہ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغِ اسلام کے لئے مشہور صحابی حضرت ابوذر غفاری کو روانہ فرمایا تھا۔ جنکی تبلیغ سے بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ عمان کے لوگ نہایت خوش عقیدہ ہیں۔ علاقہ خوش حال ہے۔ اور قدرتی مناظر بے شمار ہیں۔ شاہی محل اور جامع مسجد حسینیہ نہایت خوبصورت اور قابلِ دید عمارتیں ہیں۔ جامع مسجد حسینیہ اور شہر کی تمام مساجد میں اذان کے بعد سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نہایت ذوق و شوق سے صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے۔

عمان سے بیت المقدس شریف تک نہایت خوبصورت سڑک ہے راستہ میں نہر اردن ہے۔ جس پر خوبصورت پُل بنا ہوا ہے۔ نہر کے ایک طرف اردن اور دوسری طرف فلسطین ہے۔ جس میں بیت المقدس شریف واقع ہے۔ فلسطین کا علاقہ نہایت سرسبز اور شاداب ہے۔ جہاں برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔

عمان سے کچھ دور ایک وسیع اور بے آباد صحرا طے کر کے حضرموت کے قریب احقاف میں حضرت ہود علیہ السلام کا مزار شریف ہے۔ جہاں زائرین کو ضرور حاضری دینی چاہیئے۔

اُردن کے اہم شہر

- عمان
- بیت المقدس شریف
- نابلس
- جراش
- پترہ
- عقبہ
- ریحا
- الخلیل
- معرہ شریف
- بستی باب اللہ
- السلت

Marfat.com

اُردن کی اہم زیارات

مزار حضرت موسیٰ علیہ السلام	مزار حضرت سلیمان علیہ السلام
مسجد اقصیٰ شریف	مسجد صخرہ شریف
مزار حضرت مریم علیہا السلام	مزار حضرت الیاس علیہ السلام
مزار حضرت عُزیر علیہ السلام	مزار حضرت یونس علیہ السلام
مزار حضرت ابراہیم علیہ السلام	مزار حضرت اسحٰق علیہ السلام
مزار حضرت یعقوب علیہ السلام	مزار حضرت یوسف علیہ السلام
مزار حضرت نوح علیہ السلام	مزار حضرت لوط علیہ السلام
مزار حضرت بی بی سارہ علیہا السلام	بیت اللحم شریف۔
بستی باب اللہ	مسجد سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
جبلِ زیتون	جبلِ طور
مزار حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ	موت کا سمندر

غرضیکہ یہی وہ پاک سرزمین ہے جہاں ہزاروں انبیاء کرام و اولیاء عظام پیدا ہوئے اور آج تک یہیں آرام فرما ہیں۔ ہر زائر کو حاضری دے کر سکون نصیب ہوتا ہے۔

مزار مبارک حضرت موسیٰ علیہ السلام

عمان سے بیت المقدس جاتے ہوئے راستہ میں "ریحا" ایک چھوٹی سی بستی ہے جہاں حضرت کلیم اللہ موسیٰ علیہ السلام کا مزار شریف ہے۔ کتنی عظمت اور شان والے پیغمبر ہیں! کہ آج بھی زائر پر رُعب اور جلالت موسوی طاری

Marfat.com

ہو جاتا ہے۔ یہی وہ مقدس نبی ہیں جن کے بارے میں ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی شب جب میں وہاں سے گزرا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔ اللہ کے فضل وکرم سے آپ کے مزار پر انوار پر حاضری کا شرف نصیب ہوا۔ آج بھی آپ کے حجرہ مبارک کے دروازے پر یہ آیت کریمہ لکھی ہوئی ہے۔

وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوسیٰ تَكْلِيمًا -

آپ کے روضہ شریف کے دروازے پر ہر وقت دو مسلح فوجی کھڑے رہتے ہیں۔ وہ فوجی زائرین سے بیحد حسن سلوک کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور مزار شریف و مسجد مبارک کی صفائی کا بہت خیال رکھتے ہیں۔

موت کا سمندر

ریحا کے قریب دریائے اردن کا نہایت خوبصورت پل ہے۔ جہاں سے دریائے اردن سمندر میں گرتا ہے۔ اُس جگہ کو "بحر المیّت" یعنی موت کا سمندر یا دریا کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کا پانی اتنا زہریلا ہے۔ کہ اس میں جو جاندار چیز گر پڑے۔ اسی وقت اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ "بحر المیّت" سے پہاڑی علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان پہاڑوں سے پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر بیت المقدس شریف کا شہر واقع ہے۔

بیت المقدس شریف

عمان سے بیت المقدس شریف صرف دو گھنٹے کا راستہ ہے۔ وہی بیت المقدس شریف جو ہزارہا انبیاء و اولیاء کرام کا مسکن اور مسلمانوں کا قبلہ اوّل

Marfat.com

ہے۔ جس کا مبارک ذکر قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ اسی شہر کی جامع مسجد اقصیٰ جس میں شبِ معراج کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء اور مرسلین کی امامت فرمائی۔ بیت المقدس شریف کے ارد گرد جسی برکتوں کا ایسا نظارہ ہے کہ ہر طرف باغات ہی باغات اور خوشنما نہریں ہی نہریں ہیں۔ اور روحانی برکتوں کا یہ عالم ہے۔ کہ چاروں طرف تقریباً ستر میل کے علاقہ میں جلیل القدر انبیاء اور اولیاء کرام کے مقدس مزارات ہیں۔ خدا کے مقدس بندوں کی برکت سے بیت المقدس شریف کے عوام نہایت خوش اخلاق اور حسین ہیں۔

بیت المقدس شریف امیر المومنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کی فتوحات کا مرکز ہے۔ بارہا یہود اور نصاریٰ نے مسلم قوم کے ساتھ اس جگہ زور آزمائی کی۔ لیکن مسلم مجاہدین نے فلسطین کی پاک سرزمین کا ایک اِنچ بھی دشمنوں کے حوالے نہ کیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے مجھے اس مقدس مقام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ الحمد للہ تعالیٰ

مسجدِ اقصیٰ شریف

بیت المقدس شریف میں مسجدِ اقصےٰ وہ عظیم مسجد ہے۔ جو جملہ انبیاء و مرسلین اور ہمارے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قبلۂ اوّل ہے۔ یہ مسجد دنیا بھر کی مساجد سے وسیع اور عریض ہے۔ مسجد شریف کے حرم پاک کی لمبائی ۱۶/۱۷ فٹ اور چوڑائی ۱۲/۱۴ فٹ ہے۔ اصل مسجد مبارک موجودہ فرش کے نیچے زیر زمین ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات سے تعمیر کرائی تھی۔ پہلے اس مسجد کے ۲۶ دروازے تھے۔ اب ۱۵ دروازے کر دیئے گئے ہیں۔ صحن کے اندر جگہ جگہ عمارتیں ہیں۔ جن میں بے شمار انبیاء کرام کے مزارات اور یادگاریں

Marfat.com

ہیں۔ انہی یادگاروں میں ایک مسجد صخرہ شریف ہے۔ یعنی پتھر کی وہ چٹان جو ہوا پر معلق ہے۔ اور اس پر گنبد بنا ہوا ہے۔ یہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے۔ یہی وہ مقدس مسجد شریف ہے جس میں تاجدار انبیاء، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء ورسل کی معراج کی شب امامت فرمائی تھی۔ تمام انبیاء کے الگ الگ وہ مصلے بھی ہیں۔ جن پر شب معراج انہوں نے قیام فرمایا تھا۔ سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلّٰے امامت بھی موجود ہے۔

الحمد للہ تعالیٰ۔ فقیر کو بوسے دینے اور آنکھوں سے لگانے کا موقع نصیب ہوا۔ اور یہی وہ مسجد مقدس ہے۔ جہاں سے حضورؐ نے شب معراج آسمانوں کی طرف عروج فرمایا تھا۔ اس مسجد شریف کی اذان اور مؤذن کی وہ آواز جو اذان کے بعد سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پُر ذوق اور وجد آفریں لہجے میں صلوٰۃ وسلام کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ کبھی نہیں بھولے گی۔

(الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ)

مسجدِ صخریٰ شریف

مسجد اقصیٰ کے صحن میں کئی مساجد ہیں۔ ان میں ایک مسجد صخریٰ شریف ہے۔ جس کا گنبد سونے سے ڈھکا ہوا ہے۔ سورج کی روشنی میں اس کی چمک اتنی تیز ہوتی ہے کہ دیکھتے ہی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہے گویا یہ عظیم الشان گنبد شریف صنعت کی ایک حیرت انگیز تصویر ہے۔ حکومت اردن نے گنبد کی تعمیر و تزئین پر لاکھوں روپیہ صرف کیا تھا۔ اسی گنبد شریف میں وہ مبارک پتھر ہے جسے صخرہ معلقہ کہتے ہیں۔ یعنی پتھر کی وہ چٹان جو ہوا میں معلق کھڑی ہے۔ بے شک یہ پتھر ہمارے برحق رسول علیہ السلام کا زندہ معجزہ ہے۔ کہ تقریباً

Marfat.com

۵ فٹ موٹا اور ۵۰ فٹ چوڑا۔ اتنا بڑا وزنی پتھر ہوا میں معلق ہے۔ کیونکہ یہی وہ مبارک پتھر ہے کہ جس سے شبِ معراج حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا براق باندھا تھا۔ اور اسی پر حبیبِ خدا نے اپنا قدم مبارک رکھ کر براق پر مسجدِ اقصےٰ میں انبیا کی امامت کے بعد سواری فرمائی تھی۔ بوقتِ سواری اُس پتھر کی درخواست پر انبیاء کی موجودگی میں حضور علیہ السلام نے اس کے معلق ہونے کی دُعا فرمائی تھی۔ جسے اللہ تعالےٰ نے قبول فرمایا۔

الحمدللہ تعالےٰ! جی بھر کر اس پتھر کے نیچے نمازیں پڑھیں اور بار بار اس عاشقِ رسول پتھر کو بوسے دینے کا شرف حاصل کیا۔ ذرا غور کا مقام ہے کہ جس پتھر پر آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس پاؤں آگئے۔ وہ صاحبِ رتبہ اور قابلِ زیارت بن گیا۔ تمام دنیا زیارت کے لئے حاضری دیتی ہے۔ خداوند کریم ہمیں بھی محبت رسول علیہ السلام کی دولت سے مالامال فرمائے۔ (آمین)

مزار حضرت سلیمان علیہ السلام

مسجد اقصیٰ شریف کے صحن میں اللہ کے جلیل القدر پیغمبر سلیمان علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔ قبر مبارک تقریباً تیس فٹ لمبی اور تقریباً پندرہ فٹ اونچی ہے مزار مبارک پر نہایت خوبصورت سبز رنگ کا غلاف پڑا ہوا ہے۔ سرِ انور کی طرف سبز رنگ کا بہت بڑا عمامہ بھی رکھا ہوا ہے۔ اسی مسجد شریف میں حضرت زکریا علیہ السلام کا محراب، مقام داؤد علیہ السلام۔ قید خانہ جنات محراب حضرت مریم علیہا السلام۔ تخت حضرت سلیمان علیہ السلام۔ مزار سلطان عبدالحمید۔ مزار مولانا محمد علی جوہرؒ اور دیگر بے شمار مزارات

Marfat.com

اور زیارات ہیں۔ خداوند کریم بار بار زیارت نصیب کرے۔ (آمین)

مزار حضرت مریم علیہا السلام

مسجد اقصیٰ کے قریب باہر ایک بہت بڑے کلیسا میں حضرت بی بی مریم علیہا السلام کی قبر مبارک ہے۔ سیڑھیاں اتر کر نیچے جانا پڑتا ہے۔ پہلے دائیں طرف حضرت مریم کی والدہ حضرت حنہ اور والد حضرت عمران کا مزار اور بائیں طرف حضرت یوسف نجار کا مزار آتا ہے۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پالا تھا۔ اس کلیسا میں رہنے والے پادری صاحبان نہایت حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ راہب مرد اور راہبہ عورتیں نہایت شریفانہ اور مہذب لباس پہنتی ہیں۔ علاوہ ازیں بیت اللحم شریف بھی حاضری دی۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام ولادت ہے۔ بہت مبارک جگہ ہے۔ شب معراج حضور نبی کریم علیہ السلام نے یہاں دوگانہ نفل بھی ادا فرمائے تھے۔ یہاں زیادہ زعیسائی آباد ہیں۔ بڑی شاندار عمارتیں اور خوبصورت گرجے بنے ہوئے ہیں۔

جبل زیتون

مسجد اقصیٰ شریف کے سامنے والا پہاڑ جبل زیتون ہے۔ جہاں بے شمار برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار حضرت محمد ابو قبیس اور مشہور ولیہ کاملہ حضرت رابعہ کے مزارات ہیں اور دیگر زیارات بھی ہیں۔ یہاں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی مسجد شریف بھی ہے۔ اور اسی پہاڑ پر دہ مقام ہے

Marfat.com

جہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع آسمانی ہوا۔

مزار حضرت الیاس علیہ السلام

بیت المقدس شریف سے الخلیل جاتے ہوئے راستہ میں بالکل بر لب سڑک اللہ تعالیٰ کے ایک اور مقدس نبی حضرت الیاس علیہ السلام کا مزار پرانوار ہے یہ تمام علاقہ نہایت خوبصورت اور سرسبز و شاداب ہے۔ بیت اللحم کے سامنے والے پہاڑ پر مشہور پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا مزار شریف ہے۔ اس مقام کو "راحیل" کہتے ہیں۔

مزار حضرت یونس علیہ السلام

الخلیل جاتے ہوئے سڑک پر ہی ایک اور جلیل القدر نبی حضرت یونس علیہ السلام کا مزار مبارک ہے لیکن زیادہ مشہور یہ ہے۔ کہ آپ مقام موصل میں مدفون ہیں۔ کوفہ کی جدید آبادی میں دریائے فرات کے کنارے پر بھی آپ کا مزار بنایا ہوا ہے۔ لیکن اس مقام کے بارے میں مستند حوالہ جات سے ثابت ہے۔ کہ یہاں مزار شریف نہیں۔ بلکہ یہ وہ مقام ہے۔ جہاں آپ مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے تھے۔

الخلیل شریف

بیت المقدس شریف سے تقریباً تیس میل کے فاصلہ پر الخلیل مقدس شہر واقع ہے۔ یہی وہ شہر ہے۔ جہاں سے وحدانیت کی تجلیاں پھوٹیں اور زمانہ کو منور کر دیا۔ اس شہر کا پہلا نام "کنعان" تھا۔ لیکن حضرت سیدنا ابراہیمؑ

Marfat.com

کی نسبت سے "الخلیل" یا "خلیل الرحمٰن" کے نام سے مشہور ہے۔ شہر تو مختصر ہے لیکن عظمت اور شان کے لحاظ سے بہت بڑا ہے۔ شہر کے وسط میں ایک نہایت ہی خوبصورت اور عظیم الشان جامع مسجد ہے۔ اس میں ایک بہت بڑا ہال ہے۔ جسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی نگرانی میں جنات سے تعمیر کرایا تھا۔ اسی عظیم ہال میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے صاحبزادے حضرت اسحاق علیہ السلام کے علاوہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام، حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام اور کچھ انبیاء کرام کی ازواج مطہرات کے مزارات مقدسہ ہیں۔ اس پاکیزہ خطہ میں بھی حاضری دیکر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اسی ہال میں وہ بابرکت غار بھی ہے۔ جہاں سینکڑوں انبیاء علیہم السلام کے مزارات بتائے جاتے ہیں۔ وہاں کی حاضری کی کیفیت تحریر میں نہیں آسکتی۔ خداوند کریم بار بار حاضری نصیب کرے۔ (آمین)

مزار حضرت نوح علیہ السلام

الخلیل سے تقریباً ۸ میل کے فاصلے پر ایک قصبہ "قریۂ دورا" کے نام سے آباد ہے۔ اس میں ایک پہاڑ کے اوپر حضرت نوح علیہ السلام کی بہت بڑی قبر مبارک ہے۔ جس پر سبز رنگ کا خوبصورت غلاف اور سر انور کی جانب سبز رنگ کا خوبصورت عمامہ بھی رکھا ہوا ہے۔ مزار انور کے قریب چند سرسبز و شاداب خوبصورت درخت بھی ہیں۔

مزار حضرت لوط علیہ السلام

الخلیل سے تقریباً چار میل کے فاصلے پر وادی بنی نعیم میں حضرت لوط علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔ یہ قبر شریف بھی بہت بڑی ہے۔ اور سبز

Marfat.com

غلاف، سبز عمامہ سے مزین ہے۔ ساتھ ہی مسجد مبارک ہے۔ یہاں ایسی پر کیف وادیاں اور پہاڑیاں ہیں جنہیں دیکھ کر روحانی کیف و سرور حاصل ہوتا ہے۔ اور قلب کو سکون میسر آجاتا ہے۔

مزار حضرت عُزیر علیہ السلام

بیت المقدس شریف سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ایک بستی "قریہ عزیریہ" کے نام سے مشہور ہے۔ جس میں ایک نشیبی مقام پر حضرت عزیر علیہ السلام کا مزار شریف ہے۔ روضہ مبارک نہایت خوبصورت اور عالیشان ہے۔ ساتھ ہی چھوٹی سی مسجد شریف بھی ہے۔ اس بستی میں بہت سے مشہور اولیائے کرام کے مزارات بھی ہیں۔

بستی باب اللہ

بیت المقدس شریف کے قریب "بستی باب اللہ" ایک مقدس بستی ہے جہاں کے بارے میں مشہور ہے۔ کہ اس مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام مل کر دجال خبیث کو قتل کریں گے۔ پوری دنیا کو کفر سے نجات مل جائے گی۔ اور ساری دنیا میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔

مسجدِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیت المقدس شریف میں یہ وہ مسجد پاک ہے۔ جہاں فتح بیت المقدس کے روز خلیفہ برحق امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز ادا فرمائی

Marfat.com

تھی۔ اس مسجد کے سامنے عیسائیوں کا ایک بہت بڑا گرجا گھر ہے۔

جب سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فاتح بیت المقدس بن کر شہر میں داخل ہوئے۔ تو اس گرجا کی جگہ پر نماز جمعہ کا وقت ہوگیا۔ عیسائیوں نے اسی گرجا میں نماز ادا کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر آج میں نے اس میں نماز ادا کر لی۔ تو کل کے مسلمان کہیں مسجد نہ بنا ڈالیں۔ جس سے تمہاری حق تلفی ہوگی۔ اور اسلام اسے جائز قرار نہیں دیتا۔ چنانچہ اس کلیسا کے سامنے ایک خالی میدان پڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میدان میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ اسی مقام پر مسجدِ عمر بنا دی گئی۔ جہاں آج تک مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی اس رواداری اور عدل کو دیکھکر اپنے کلیسا کی چابی مسلمانوں کے حوالے کر دی۔ جہاں آج تک مسلمان چابی بردار ہیں۔ وہاں کے پادریوں نے دورانِ گفتگو بتایا۔ کہ ہمارے عیسائیوں کو جتنا اعتماد مسلمان چابی بردار پہ ہے۔ اپنی قوم پر بھی نہیں۔ خداوند کریم ہمیں بھی خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چلائے۔ (آمین)

معرّہ شریف

یہ وہ شہر ہے۔ جس میں مشہور اموی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا مزار شریف ہے۔ آپ نہایت ہی پاکباز عظیم عادل اور متقی خلیفہ تھے اسی شہر میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا مزار پُر انوار بھی ہے۔ علاوہ ازیں کئی اولیاء اسلام کے مزارات ہیں۔ جہاں ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

Marfat.com

مسجد اقصیٰ شریف میں نمازِ جمعہ

اس مبارک سفر کے دوران ایک مرتبہ مسجدِ اقصےٰ شریف میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کا شرف حاصل ہوا جمعہ ویسے ہی مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے۔ اور پھر مسجدِ اقصیٰ کا جمعہ تو سبحان اللہ! عجب قلبی سکون نصیب ہوا۔ اذان دینے سے قبل موذن نے انتہائی پُر ذوق اور وجد آفریں لہجے میں بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ وسلام کا تحفہ پیش کیا۔ ؎

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ
و سلّم علیک یا حبیب اللہ

اور پھر خاص عربی لہجے میں اذان دی۔ خوب سرور اور ذوق حاصل ہوا۔ اس وقت مجھے یہ خیال آیا۔ وہ کیسا عجیب منظر ہوگا۔ جبکہ مؤذن حضرت جبریل علیہ السلام۔ مقتدی جملہ انبیاء اور رسل اور امام ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ یہ خیال آتے ہی اُسی مصلےٰ پاک کی طرف آیا۔ جہاں سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی تھی۔ خوب رقت طاری ہوئی۔ اور بار بار اس جگہ کے بوسے لئے۔ جس مقام نے حضور علیہ السلام کے پاک قدم کے بوسے لئے تھے۔ اتنے میں مسجدِ اقصےٰ کے خطیب صاحب تشریف لائے۔ اور منبر پر رونق افروز ہوئے۔ سبحان اللہ! جمعہ کا وہ عظیم اجتماع آج تک نہیں بھولا۔ میری موجودگی میں مفتی اعظم فلسطین جناب امین الحسینی مرحوم۔ جناب کرنل معمر قذافی اور عظیم مجاہد یاسر عرفات صاحب تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے بعد کرنل قذافی اور یاسر عرفات نے اخوتِ اسلامی کے موضوع پر بصیرت افروز تقاریر کیں۔ ان کے مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ مسلمان کہیں کا ہو۔ کوئی زبان

Marfat.com

یا رنگ رکھتا ہو۔ سب بھائی بھائی ہیں۔ اور ایک دوسرے کا درد محسوس کرتے ہیں۔ لہٰذا فلسطین کا مسئلہ صرف فلسطینی مسلمانوں کا نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ اسی طرح شام۔ قبرص۔ کشمیر کے مسائل بھی مسلمانان عالم کے مشترکہ مسائل ہیں۔ آخر میں ان قائدین نے مسلمانوں کو اتحاد و یکجہتی کی تلقین کی۔ دعا ہے کہ خداوند کریم تمام ممالکِ اسلامیہ کے عوام اور خصوصاً سربراہوں کو جذبۂ اتحاد و تنظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

مدینہ پاک کی ایک مسلمان عورت

مسجدِ اقصیٰ شریف میں بیٹھے تھے۔ کہ مدینہ منورہ سے ایک قافلہ آ گیا۔ مدینہ پاک سے آنیوالوں کا ہم سب نے کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ ان سے مصافحہ و معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ اور سفرِ مدینہ کا حال دریافت کرنے لگے۔ کیونکہ جلد ہی ہمارا بھی حاضری کا پروگرام تھا۔ میرے رفیقِ محترم۔ ہمسفر ساتھی اور رحمت نز خطیبِ اسلام علامہ محمد شریف نوری مرحوم نے ایک عربی سے دریافت فرمایا۔ کہ آپ کس راستے سے آتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ "مِن طَرِیْقِ تَبُوک" ہم تبوک کے راستے سے آئے ہیں۔ تو نوری صاحب نے کہا کہ سنا ہے۔ کہ تبوک کا راستہ خراب ہے۔ بس جب مولانا کی زبان پر خراب کا لفظ آیا۔ تو قافلہ میں شریک ایک عمر رسیدہ بڑھیا عورت جو صحیح معنی میں پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار تھی غصے میں آ گئی اور کہنے لگی۔ اَنْتُمْ تَرُحُوْنَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَتَقُوْلُوْنَ طَرِیْقَہٗ خَرْبَان کَیْفَ اَنْتُمْ مُسْلِمَانٌ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ۔ "یعنی تم مدینہ شریف جا رہے ہو۔ اور پھر مدینہ منورہ کے پاک راستوں کو خراب کہتے ہو۔ بتاؤ تم کیسے مسلمان ہو۔ خدا سے توبہ کرو۔

Marfat.com

اس نعت کے بعد اس مسلمان عورت کے جذبۂ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سامعین اور حاضرین پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور سب زار و قطار آنسو بہانے لگے۔ خداوند کریم جل شانہٗ ہم سب مسلمان مرد و زن کو اپنے پیارے رسول علیہ السلام سے محبت، اطاعت اور ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) کیونکہ یہی جان ایمان ہے۔ بقول ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمۃ۔

مغزِ قرآں ، روحِ ایماں ، جانِ دیں
ہست حُبِّ رحمۃٌ للعالمین

فلسطین تاریخ کے آئینہ میں

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد مسلمانوں کے نزدیک مقدس اور محترم مُلک فلسطین ہے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے لے کر آج تک فلسطین اسلامی ریاست اور عرب کا حصہ رہی ہے۔ متعدد بار عیسائیوں نے طاقت آزمائی کی لیکن سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ جیسے عظیم مجاہد مسلمانوں نے دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ اس پاک سرزمین کے وارث ہمیشہ کے لئے مسلمان ہیں۔ کیونکہ انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی مقدس سرزمین کے حقیقی وارث صرف اور صرف مسلمان ہی ہو سکتے ہیں۔

انگریز کی عیّاری

انگریز مکار نے عیاری کا شرمناک کھیل کھیلتے ہوئے عربوں کو یہ پٹی پڑھائی کہ تم عرب ہو۔ لیکن تم پر ترک حکومت کیوں کرتے ہیں؟ تم ترکوں کو نکالو ہم تمہاری امداد کرتے ہیں۔ اور عرب پر تم خود حکومت کرو۔ عرب حضرات نے

Marfat.com

انگریز عیار کے دھوکے. فریب اور مکر میں آکر ترک مسلمان بھائیوں سے لڑائی شروع کردی۔ انگریز نے ادھر عربوں اور ترکوں کو آپس میں لڑایا۔ ادر ادھر یہودیوں کا فتنہ کھڑا کر دیا۔ اور پھر خود ہی ثالث بن کر سلطان ابن سعود عراق اور امیر عبداللہ کو درمیان میں لاکر لڑائی ختم کرادی۔ اور صلح کے بہانے یہ چال چلی. ایک شاہی کمیشن بھیجا۔ کہ عربوں اور یہودیوں کا جھگڑا کیسے ختم ہو۔ چنانچہ فیصلہ یہ ہوا کہ فلسطین کے تین ٹکڑے کر دیئے جائیں. سب سے زیادہ خوبصورت اور سرسبز علاقہ یہودیوں کو دیکر مسلمانانِ عالم کے لئے ایک ناسور کھڑا کر دیا. بیت المقدس اور بیت اللحم کے پاکیزہ مقامات انگریز خبیث نے اپنے پاس رکھ لئے۔ اور ویران پہاڑی علاقہ عرب مسلمانوں کو دے دیا گیا۔ اس ناپاک منصوبہ کو مسلمانانِ عالم نے بُرا محسوس کیا. سب کو دلی رنج ہوا۔ ترک مسلمانوں کا صدمہ تو ناقابلِ بیان ہے جس ملک کو یورپ کی تمام قوتیں مل کر بھی حاصل نہ کرسکیں۔ آج انگریز مکار کی سازش سے مسلمان اسی پاک خطہ سے محروم ہو گئے. امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ مقدس سے لیکر ۱۹۱۴ء تک یہ خطہ مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔ لیکن انگریز نے مسلمانوں کو باہم لڑا کر مکاری اور عیاری سے مسلم قوم کو تباہ کیا. مسلمان آج تک اس مکار کو نہیں سمجھا۔ غیر ملکی اور غیر مسلم طاقتوں کے اشارے پر آپس میں دست و گریباں ہیں. خداوند کریم ہمیں اتحاد اور اتفاق عطا فرمائے۔ (آمین)

فلسطین کی موجودہ حالت

جو فلسطین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے لیکر ۱۹۱۴ء تک مسلمانوں کے پاس رہا۔ ایک بہت بڑے انگریز مکار جاسوس کرنل لارنس

Marfat.com

کی عیاری کا نشانہ بن گیا ۔اس نے عرب مسلمانوں کو ترک مسلمانوں کے خلاف خوب بھڑکایا ۔عرب سرداروں کو لاکھوں روپے رشوت دیکر اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ ترکوں کو عرب سے نکال دو ۔عرب علاقہ جات کو آزاد کرا کے تمہارے حوالے کر دیئے جائیں گے بشریف مکہ اور دیگر عرب سردار انگریز کے مکر میں آ گئے ۔ اور وہ بہادر عرب جن کی تلوار ہمیشہ کفر اور ظلم کا صفایا کرتی تھی ۔اب مسلمانوں کی گردن کاٹنے لگی ۔عرب ممالک میں بغاوت پھیل گئی ۔آخر کار سر زمین عرب ترک بھائیوں سے خالی ہو گئی ۔اور انکی جگہ انگریز فوج نے عراق ۔شام ۔اور فلسطین پر قبضہ کر لیا۔ اور پھر عربوں کی آزادی کی بجائے اسلام کی شکست اور عیسائیت کی فتح کا اعلان کر دیا۔ اور اندر رستے کر لیا ۔کہ فلسطین میں زیادہ سے زیادہ یہودی آباد کیے جائیں اور ان کی حکومت قائم کر دی جائے ۔چنانچہ ۱۹۱۴ء سے قبل فلسطین میں صرف ساٹھ ہزار یہودی آباد تھے اور مسلمانوں کی تعداد بارہ لاکھ تھی ۔لیکن آج فلسطین میں یہودیوں کی آبادی چالیس ۳۰ فیصد ہو گئی ہے ۔ ۱۹۳۳ء میں جرمن سے یہودی نکالے گئے تھے ۔انہیں بھی انگریز نے فلسطین میں آباد کر دیا ۔انگریز کی سرپرستی میں یہودیوں کا سیلاب بڑھتا گیا۔ آخر کار یہودیوں نے فلسطین میں اپنی حکومت کا اعلان کر دیا ۔اور کہا کہ اس ملک میں عربوں کو رہنے کا بھی اختیار نہیں ۔اس وقت یہودیوں کے ناپاک منصوبے ہیں کہ مسجد اقصٰے شریف کو گرا کر یہاں ہیکل سلیمانی تعمیر کیا جائے ۔اور بیت المقدس شریف کو یہودیوں کا دارالحکومت بنایا جائے ۔اس وقت عرب مسلمانوں پر مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔

انکے شہر ویران اور گاؤں برباد ہو چکے ہیں ۔ ایک عرب کیا پوری دنیائے اسلام نا اتفاقی کی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہی ہے ۔اس نازک صورت حال

Marfat.com

کو دور کرنے کا واحد حل یہی ہے کہ مسلم قوم متحد و منظم ہو جائے۔ اغیار کے دھوکے اور مکر سے ہوشیار ہو جائے۔

شام

شام اسلامی ممالک میں سے ایک مقدس ملک ہے۔ یہ وہی سرزمین ہے جس کے لئے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دُعا فرمایا کرتے تھے اور اسی پاک سرزمین میں ہزاروں انبیاء، صحابہ، اہل بیت اور اولیاء کرام آرام فرما ہیں۔ پہلے اُردن، فلسطین اور بیت المقدس بھی شام میں شامل تھے۔ لیکن بعد میں جُدا جُدا نام پڑ گئے۔ اب سرکاری نام "جمہوریہ شام" ہے۔ شام کا دارالحکومت دمشق شریف تقریباً ۴½ ہزار سال قبل سے اب تک آباد ہے۔ شام میں نوے فی صد سنی مسلمان ہیں۔ شام کے شمال میں ترکی، جنوب میں اردن، مشرق میں عراق اور مغرب میں بحیرہ روم ہے۔ نہایت سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔ شام کی آب و ہوا اس قدر پاکیزہ ہے کہ سینکڑوں بیماریوں کی اس میں شفا ہے۔ یہ دراصل حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا اثر ہے۔

شام شریف کے اہم شہر

- دمشق شریف • حلب • انطاکیہ • حمص
- طرطوس • کاشلی • مقام غور • عکہ
- وادیٔ یرموک • شہر جبلہ

کے علاوہ

اور بھی بہت سے مشہور قصبات ہیں۔

Marfat.com

شام شریف کی اہم زیارات

- مزار حضرت یحییٰ علیہ السلام
- غار حضرت ابراہیم علیہ السلام
- مصلیٰ حضرت خضر علیہ السلام
- مزار حضرت خالد بن ولید رضؓ
- مزار حضرت بلال رضؓ
- مزار حضرت ابی ابن کعب رضؓ
- روضہ اقدس سر پاک حضرت امام حسین رضؓ
- مزار حضرت عبداللہ ابن جعفر رضؓ
- مزار حضرت دحیہ کلبی رضؓ
- مزار حضرت ابو درداء رضؓ
- مزار حضرت ام کلثوم بنت علی رضؓ
- مزار حضرت سکینہ بنت حسین رضؓ
- قبہ حضرت امام زین العابدین رضؓ
- مزار حضرت خولہ رضؓ
- مزار حضرت عمر بن عبدالعزیز رضؓ
- مزار حضرت محی الدین ابن عربی رحؒ
- مزار حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی
- مزار حضرت علامہ امام سبکی رحؒ
- صاحب تفسیر حسینی رحؒ
- مینارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
- ربوہ اقامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام
- قبہ حضرت عائشہ علیہا السلام
- مزار حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ
- مزار حضرت ابو ھریرہ رضؓ
- مزار حضرت اویس قرنی رضؓ
- مزار حضرت عبداللہ ابن ام کلثوم رضؓ
- مزار حضرت امیر معاویہ رضؓ
- مزار حضرت شرجیل رضؓ
- مزار حضرت زینب پاک رضؓ
- مزار حضرت فاطمہ صغریٰ رضؓ
- مزار حضرت اسامہ بن زید رضؓ
- مزار حضرت میمونہ رضؓ
- مزار حضرت فضہ رضؓ
- مزار حضرت ایوب ابو طاہر کردی رضؓ
- مزار حضرت ابو اسحاق شامی رضؓ
- مزار حضرت سلطان نور الدین زنگی رضؓ
- مزار حضرت عبداللہ ابو مسلم خولانی رضؓ
- مزار حضرت ابراہیم بن ادھم رضؓ

Marfat.com

- مینارہ حضرت امام غزالیؒ
- قید خانہ اہل بیت
- چالیس ابدال
- غار کہف
- جامع مسجد دمشق
- جبل اربعین
- وادیٔ یرموک
- میدان الشیخ
- مقام ہابیل قابیل
- قبر یزید پلید

دمشق شریف

دنیا کا حسین وجمیل خطہ اور جنت الشرق دمشق شریف وہ محبوب شہر ہے جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق کا مسکن اور گہوارہ ہے۔ دمشق شریف کا تصور کرتے ہی دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اسی شہر میں سینکڑوں انبیاء کرام اولیاء عظام اور مقتدر صحابہؓ اہلِ بیت آرام فرما ہیں۔ وہاں جا کر زائر کی جو کیفیت ہوتی ہے۔ وہ تحریر میں نہیں آ سکتی۔ خداوند کریم ایسے مبارک شہر کی بار بار زیارت نصیب کرے۔ (آمین)

جامع مسجد دمشق شریف

یہ وہی عظیم مسجد ہے۔ جس کے شرقی مینارہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ اسے جامع مسجد اموی بھی کہتے ہیں۔ روئے زمین کی مساجد میں نہایت خوبصورت اور بڑی مسجد ہے۔ دمشق کی فتح کے موقع پر سب سے پہلے اس مسجد کی بنیاد حضرت خالد بن ولید اور حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ نے رکھی تھی۔ بعد میں تقریباً ۸۷ھ میں خلیفہ ولید بن عبدالملک نے اس کی تعمیرِ نو کی تھی۔ بہت بڑی وسیع وعریض مسجد ہے۔ مکہ مکرمہ

Marfat.com

در مدینہ منورہ کی طرح اس مسجد شریف میں بھی ہر وقت ذکرِ الٰہی اور ذکرِ مصطفٰے جاری رہتا ہے

مزار حضرت یحییٰ علیہ السلام

جامع مسجد دمشق کے وسط میں حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کے سر مبارک کا نہایت خوب صورت مزار شریف ہے۔ جس پر ایک قیمتی سیاہ رنگ کا غلاف پڑا ہوا ہے۔ اور اس پر سفید ریشم سے قرآن پاک کی یہ آیت پاک تحریر ہے۔

یَا زَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اسْمُہٗ یَحْیٰی۔

خلیفہ ولید کی طرف سے مسجد کی بنیاد کھودنے والے زید بن فرقد فرماتے ہیں۔ مسجد کی بنیاد کھودتے وقت ہمیں ایک گڑھا میں صندوق ملا۔ خلیفہ کو اطلاع دی گئی۔ خلیفہ کی موجودگی میں کھولا گیا۔ تو اس میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سرِ انور بحفاظت موجود تھا۔ آپ کا چہرہ انور بحفاظت موجود تھا۔ آپ کا چہرہ انور اور بال بالکل تر و تازہ تھے۔ ہم نے زیارت کے بعد صندوق بند کر دیا اور اوپر علامت مقرر کر دی۔ اس واقعہ اور حضور نبی کریم علیہ السلام کے فرمان کے مطابق امتِ مسلمہ کا عقیدہ ہے۔ کہ انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ اپنی قبروں میں زندہ و سلامت ہیں۔

حدیث شریف :۔ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ :۔ بے شک اللہ تعالٰی نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

الحمد للہ! اِس مزار پرانوار پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ اور خوب دعائیں کیں۔

مصلّٰی حضرت خضر علیہ السّلام

اس مسجد شریف میں ایک جگہ حضرت خضر علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے۔ ہزاروں اولیاء کرام نے اس مقام پر حضرت خضر علیہ السلام کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ بلکہ بعض کتابوں میں آیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام روزانہ عصر کی نماز اس مسجد میں ادا فرماتے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے مجھے بھی اس مقام پر نماز پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی مسجد شریف کے صحن میں غربی جانب ایک ذیشان قبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نام سے موسوم ہے اور شرقی جانب ایک قبہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہے۔

روضہ سراقدس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

جامع مسجد دمشق کی مشرقی دیوار کے ساتھ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سراقدس کا شاندار روضہ بشکل تاج بنا ہوا ہے۔ آپ کے سراقدس کے سلسلہ میں کچھ اختلاف ہے۔ بعض جامع دمشق کے علاوہ جنت البقیع شریف میں اور بعض مصر میں بتاتے ہیں تحقیق یہ ہے۔ کہ شروع میں یعنی عہد یزید میں اس مقام پر دفن کیا گیا۔ جہاں اب روضہ شریف بنا ہوا ہے۔ بعد میں مصر لایا گیا۔ اور جامعہ "الازہر" کے سامنے بہت بڑی عالیشان عمارت میں دفن کیا گیا۔ جو اب بھی "راس امام حسین رضی اللہ" کے نام سے مشہور ہے۔

Marfat.com

مزار حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ

مجاہد اعظم حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ بھی جامع مسجد دمشق کے شمالی دروازے پر آرام فرما ہیں۔ اس عظیم مجاہد پر تاریخ اسلام فخر کرتی ہے۔ جو فاتح بیت المقدس ہے۔ یہی وہ مردِ مجاہد ہے جس نے صلیبی قوتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا۔ دشمن بھی آپکی بہادری۔ جاں نثاری اور شرافت و عظمت کے قائل ہیں۔ مزار شریف نہایت عالی شان اور خوب صورت ہے۔ اس عظیم مسلمان کے مزارِ انور پر خوب آنسو بہائے اور دعائیں کیں کہ "یا اللہ اس مردِ مجاھد کے طفیل اب بھی کوئی ایسا مسلمان پیدا فرما کہ جو مسلم قوم کا سر اونچا کر سکے (آمین)

مزار حضرت سلطان نور الدین زنگی علیہ الرحمۃ

حضرت سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے مزار کے قریب ہی ایک اور مردِ مومن حضرت سلطان نور الدین زنگی علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہے۔ یہی وہ نیک دل اور صالح انسان ہے۔ جس کو حضرت امام یافعیؒ اور بہت سے علماء محدثین نے شام کے چالیس ابدالوں میں شمار کیا ہے۔ اور یہی وہ خوش بخت نیک سیرت بادشاہ ہے۔ جسے سرکار مدینہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا بار بار شرف حاصل ہوا۔ ان کی زندگی کا مشہور ترین واقعہ ہے۔ جو انکی عظمت کو دوبالا کرتا ہے۔ اور جس سے انکی شخصیت کا چہار دانگِ عالم میں شہرہ ہوا۔

واقعہ یوں ہے۔ کہ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے خواب میں سلطان زنگیؒ کو دیدار کا شرف عطا فرماتے ہوئے حکم دیا کہ میری قبر انور کو دو سرخ رنگ والے ایذا دے رہے ہیں۔ انہیں جلد ہٹانے کا بندوبست کرو۔ یہ خواب سلطان زنگی

Marfat.com

نے تین مرتبہ دیکھا۔ آخر سرورِ دو عالم علیہ السلام نے ان دو نقب زنوں کی شکل بھی دکھادی۔ صبح ہوئی تو سلطان نے اپنے صالح اور نیک سیرت وزیر حضرت جمال الدین موصلی سے خواب کا ذکر کیا۔ وزیر نے مشورہ دیا کہ آپ کو فوراً مدینہ طیبہ حاضری دینی چاہیئے۔ وہاں تمام اہلِ مدینہ کو دعوت دے کر ان نقب زنوں کا پتہ لگا کر کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے۔ کیونکہ یہ خواب بالکل سچا اور حقیقت ہے چنانچہ بادشاہ زنگی مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔ تمام اہلِ مدینہ کو بلایا۔ غور سے دیکھا لیکن وہ سرخ رنگ والے نظر نہ آئے۔ بادشاہ نے اہلِ مدینہ سے پوچھا کہ کوئی شخص رہ تو نہیں گیا۔ انہوں نے کہا کہ صرف دو حاجی صاحب ہیں۔ جو انتہائی نیک اور عبادت گزار ہیں۔ دن رات سوائے عبادت کے انہیں کوئی اور کام نہیں۔ ساتھ ہی ساتھ وہ امیر بھی ہیں۔ کہیں آتے جاتے بھی نہیں ہیں بادشاہ نے کہا کہ انہیں ضرور لایا جائے۔ جب انہیں پیش کیا گیا تو وہ وہی دونوں لباس راہبیت میں شیطان اور خبیث انسان تھے جن کی خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان دہی فرمائی تھی۔ بادشاہ نے ان کا وطن پوچھا۔ تو کہا کہ ہم اندلس کے مسلمان ہیں۔ یہاں حج کے لئے آئے ہیں۔ بادشاہ نے ذرا طیش میں آکر دوبارہ سوال کیا۔ کہ مجھے سچ بتاؤ۔ تمہارے بارے میں مجھے اس ذات نے سب کچھ بتایا ہے۔ جن کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ تو گھبرا کر کہنے لگے کہ ہم نصرانی ہیں۔ ہمیں نصاریٰ نے بیش بہا رقم دے کر اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے بھیجا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسدِ انور یہاں سے نکال کر لیجائیں۔ اب اہلِ مدینہ پر سکتہ طاری ہو گیا۔ اس لرزہ خیز خبر کو سن کر سب حیران ہو گئے۔ تمام اہلِ مدینہ کو لیکر بادشاہ ان کی رہائش گاہ پر آیا۔ تو ان منافقوں کی یہ چال دیکھ کر لوگ پریشان ہو گئے کہ ان ظالموں نے ایک سرنگ

Marfat.com

کھودی ہوئی تھی۔ جو حضور علیہ السلام کے روضہ انور کے قریب پہنچ چکی تھی۔ بادشاہ نے اسی وقت ان دونوں کی گردن اڑادی۔ اور بارگاہِ خداوندی میں سجدہ شکر ادا کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے طفیل اس سے یہ خدمت لی۔ بعد ازیں بادشاہ نے ہزاروں کاریگر لگاکر روضہ اقدس کے اردگرد پانی کی تہہ تک سیسہ قلعی اور لوہا پگھلاکر بھروادیا۔ اور اس خطرہ کا ہمیشہ کے لئے سدباب کردیا۔

خداوندکریم اس نیک دل اور عظیم انسان سلطان محمد نورالدین زنگی علیہ الرحمۃ کے طفیل مسلمانوں کی حالت پر رحم فرمائے۔ اور مسلمانوں کو منافقین کے شر سے محفوظ فرمائے (آمین) اس واقعہ سے ثابت ہوا۔ کہ ہمارے رسول علیہ السلام حیات ہیں۔ اور عالم ماکان ومایکون ہیں۔

قیدخانہ اہلِ بیت

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ اور سلطان نورالدین زنگیؒ کے مزارات سے کچھ فاصلے پر وہ مکان ہے۔ جو قیدخانہ اہلِ بیت کے نام سے مشہور ہے۔ اس مکان میں یزید نے اہل بیت اطہار کے ان افراد کو رکھا تھا۔ جو کربلا سے قیدی بن کر آئے تھے۔ اسی مکان میں حضرت رقیہ بنت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر شریف ہے۔ اور حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کی عبادت گاہ بھی بنی ہوئی ہے اس مکان کو دیکھ کر بے ساختہ رونا آگیا۔ اور اہلِ بیت کے مصائب یاد آگئے۔ درودیوار کو لپیٹ کر خوب رویا اور بوسے دیتا رہا۔ خداوندکریم صحابہ و اہل بیت کرام کی محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

مزارِ عاشقِ رسولؐ حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ

دمشق شریف باب الصغیر میں ایک بہت قدیمی قبرستان ہے۔ جس میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور مؤذن مسجد نبوی حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے۔ آپ کے روضہ مبارک پر جا کر زائر کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ آج بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے عشق کے جلوے روضہ کی در و دیوار سے شعاعیں بن کر نکل رہے ہیں۔ حضرت محی الدین ابنِ عربی رح فرماتے ہیں کہ کئی مرتبہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قبر انور پر تشریف لاتے دیکھا ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ! مجھ گنہگار کو بھی کئی بار یہاں حاضری دینے کا شرف حاصل ہوا۔

بابِ صغیر کی دیگر شخصیّات

اسی بابِ صغیر کے قبرستان میں دوسرے مؤذن حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بھی آرام فرما ہیں۔ ان کے مزار کے قریب سرکارِ دوجہاں علیہ السلام کی تین مقدس ازواجِ مطہرات حضرت حفصہ بنت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہا۔ حضرت ام المومنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام المومنین امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مزارات بھی ہیں۔ حضور کے مشہور صحابہ کرام حضرت امیر معاویہ، حضرت ابو داؤد اور حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہم بھی مدفون ہیں۔ اسی عظیم الشان قبرستان میں حضرت عباس علمدار رضی اللہ عنہ حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ۔ حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ۔ سیدنا عون بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور تقریباً ۱۶ شہدائے کربلا کے سرِ مبارک ایک ہی

Marfat.com

روضہ میں دفن ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ حضرت سکینہ و فاطمہ صغریٰ بنات سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ۔ حضرت سیدنا حُر رضی اللہ عنہ اور دوسرے شہداء بھی اسی قبرستان میں آرام فرما ہیں۔ گویا یہ قبرستان گنج شہیداں ہے۔ غرضیکہ ہزاروں صحابہ و اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہم اور بے شمار معروف اولیاء کرام کے مزارات ہیں۔ جدھر جاؤ ایک وسیع باغ ہے۔ گلشنِ مصطفےٰ کے پھولوں کی مہک سے دل و دماغ معطر ہو جاتے ہیں۔ سُبحان اللہ!

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک

دمشق شریف کے قبرستان میں آپ کا مزار شریف بھی موجود ہے۔ لیکن امام قرطبی کی کتاب المعلم فی شرح مسلم میں ہے۔ کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا وصال مدینہ طیبہ سے دمشق جاتے ہوئے شام کے جنگلوں میں ہوا۔ جہاں دفن، کفن اور غسل وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ آپکے ساتھی صحابہ کرام رضی بہت حیران ہوئے کہ اچانک قدرت خداوندی کی طرف سے پانی۔ کفن اور خوشبو وغیرہ خود بخود غیب سے موجود ہو گئے۔ صحابہ کرام نے بہت خوش ہو کر تجہیز و تکفین کی اور چل پڑے۔ پھر راستہ میں خیال آیا کہ قبر پر کوئی مضبوط نشان قائم کریں۔ واپسی پر یہ کرامت ظاہر ہوئی کہ تلاش بسیار کے باوجود بھی قبر شریف نہ ملی۔ اس کے علاوہ ابنِ جزری کہتے ہیں کہ آپ جنگِ صفین میں شہید ہوئے۔ اور دمشق شریف میں دفن ہوئے۔ اور اسی روایت کو صحیح تسلیم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس عاشقِ رسول علیہ السلام کے مزار شریف کی زیارت بھی نصیب کی۔ الحمد للہ تعالےٰ!

Marfat.com

مزار شریف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

دمشق شریف کے "سوق الحمیدیہ" میں مشہور صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک ہے جنہوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ احادیث روایت کی ہیں مگر دمشق شریف کے بعض علما کرام نے بتایا کہ عند التحقیق یہاں آپ کا مزار نہیں ہے۔ بلکہ آپ کا مزار شریف شام کی سرحد پر ہے۔

حضرت سیدہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک

دمشق کے قریب چند میل کے فاصلہ پر ایک بستی حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے نام پر "زینبیہ" مشہور ہے۔ وہاں آپ کا اور آپکی پیاری بھتیجی اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت سیدہ سکینہ رضی اللہ عنہا کا مزار شریف ہے۔ روضہ شریف نہایت عالی شان ہے۔ زائرین کا ہر وقت ہجوم رہتا ہے۔

آپ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی بڑی بہن ہیں۔ میدان کربلا میں آپنے جس طرح صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ رہتی دنیا تک تاریخ اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ ام المصائب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا مزار دیکھ کر ہر زائر کی آنکھ پُر نم ہو جاتی ہے۔ اور میدانِ کربلا میں لڑی گئی جنگ کا پورا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ یہ وہی پاکباز اور جرأت مند مقدس خاتون ہے جس نے سلطان جابر کے سامنے اس وقت بھی کلمہ حق کہا۔ جب کہ سارا قافلہ راہِ حق پر قربان ہو چکا تھا۔

Marfat.com

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا مزار

شام کے علاقہ میں القدس سے دمشق جاتے ہوئے راستہ میں مقام غور آتا ہے۔ یہ دو پہاڑیوں کے درمیان ایک وادی ہے۔ جہاں حضرت ابو عبیدہ رض کا مزار مبارک ہے۔ اسی جگہ مشہور صحابہ کرام حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کے مزارات بھی ہیں۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کو حضور علیہ السلام نے امین امت کا لقب عطا فرمایا تھا۔ اسلامی فتوحات میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اور فتح شام میں تو بزرگ سب سے زیادہ نمایاں ہیں۔ ان کے مزار مبارک کی زیارت کرکے عجب کیفیتِ ایمانی پیدا ہوتی ہے۔

وادیٔ یرموک

وادیٔ یرموک وہ جگہ ہے۔ جہاں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی تلواروں کے ایسے جوہر دکھائے۔ تاریخ جن کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اسی یرموک کی لڑائی میں تقریباً نو (۹) تلواریں ٹوٹ گئی تھیں آخر خداوند کریم اسلامی لشکر کو فتح عطا فرمائی۔ اس وادی میں پہنچکر ہر مسلمان کے دل میں جذبۂ ایمانی پیدا ہو جاتا ہے

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک

سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مجاہد اعظم حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کا مزار مبارک حمص میں ہے۔ آپ نے اسلام کی خاطر تقریباً (۱۵۰) جنگیں لڑیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہر جنگ میں فتح و نصرت نے آپ کے قدم چومے۔ آپ کی تلوار نے رومیوں کی جابرانہ حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ اور ایران کی ظالمانہ بادشاہی کا نشان ہی مٹا دیا۔ آپ کے مزار شریف کے قریب اور بھی بہت سے مجاہدین شہداء آرام فرما ہیں۔

تاریخ گواہ ہے۔ کہ جب مسلمانوں نے یہ علاقہ فتح کیا۔ تو عدل و انصاف کی ایسی مثالیں قائم کیں۔ کہ پھر شام کے عیسائی مسلمانوں کی فتح اور عیسائیوں کی شکست کی دعا مانگا کرتے تھے۔ جب مسلمانوں نے حمص کو فتح کیا۔ اور حمص کے عیسائیوں سے جزیہ وصول کیا۔ پھر جب مسلمان روم کی لڑائی کی طرف متوجہ ہوئے تو جاتے ہوئے حمص کے عیسائیوں کا جزیہ واپس کر دیا۔ اور وضاحت کی کہ جزیہ اس بات کا تھا۔ کہ ہم تمہاری حفاظت کریں گے۔ اب ہم جا رہے ہیں۔ لہذا تمہارا جزیہ واپس کرنا ضروری ہے۔ عیسائی مسلمانوں کی اس انصاف پسندی اور رواداری سے بیحد متاثر ہوئے۔ اور مسلمانوں کو رو رو کر دعاؤں کے ساتھ الوداع کہہ رہے تھے۔ عیسائی بچے اور عورتیں آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے تھے۔ کہ اے خداوند! مسلمانوں کو فتح دے کہ انہوں نے ہمیں وہ تمام شہری حقوق دیئے جو خود ان کو حاصل تھے۔ اس کے برعکس ہمارے عیسائی حکمران ہم پر ظلم، رشوت اور لوٹ مار روا رکھتے تھے۔ اسی لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اَلْمُلْكُ يَدُوْمُ مَعَ الْكُفْرِ وَلَا يَدُوْمُ مَعَ الظُّلْمِ

"یعنی کافر کے پاس ملک کچھ دیر رہ سکتا ہے۔ لیکن ظالم کے پاس نہیں رہ سکتا۔"

Marfat.com

حمص شریف کی زیارت سے مستفید ہوا۔ اور روحانی سرور حاصل کیا۔

حضرت شیخ محی الدّین ابن عربی علیہ الرحمۃ

شیخ طریقت، غواص بحر حقیقت حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ کا مزار شریف دمشق کے محلہ میدان الشیخ میں ہے۔ جو آپ کے نام سے موسوم ہے۔ ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ صوفیاء "دلائل الخیرات شریف" اور ذکر و اذکار میں ہر آن مصروف رہتے ہیں۔ فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم آپ کی معروف تصانیف ہیں۔ آپ تصوف کے استاد اور صوفیا کے امام ہیں۔ آپ کے مزار شریف کے قریب حضرت شیخ ابراہیم عراقی علیہ السلام کا مزار شریف ہے۔ جو حضرت غوث بہاء الدین زکریا ملتانی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ اور شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ کے بھانجے ہیں۔ دونوں مزارات نہایت عالی شان ہیں۔

حضرت ابُو طاہر محمد ایّوب کُردی علیہ الرحمۃ

آپ کا مزار دمشق میں حضرت شیخ اکبر علیہ الرحمۃ کے مزار شریف سے دو فرلانگ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ بزرگ کُرد بلوچ ہیں۔ بہت بڑے عارف، عالم اور محدث ہیں۔ بڑی مدت تک حرم مکہ شریف میں درس حدیث پاک پڑھاتے رہے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کے عظیم محدث اور عالم دین حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ جب حج پر گئے تو حضرت کردی علیہ الرحمۃ سے سند حدیث حاصل کی اور شاگردی کے شرف سے سرفراز ہوئے۔ آپ کی ایک مشہور زندہ کرامت ہے۔ کہ آپ کا ایک قدم شریف اب تک قبر سے باہر نکلا

Marfat.com

ہوا ہے۔ قدم شریف بالکل زندہ آدمی کے قدم کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ دمشق شریف کے لوگ قدم مبارک کے باہر ہونے کی کئی وجوہات بیان کرتے ہیں۔ زیادہ مشہور وجہ یہ ہے۔ کہ آپ کے مزار مبارک سے قریبی مسجد میں ایک مرتبہ مختلف الخیال علماء کرام کا مکالمہ اور مباحثہ ہو رہا تھا۔ مباحثہ کا موضوع یہ تھا کہ "مومن کی قبر کی زندگی کی کیفیت کیا ہے"۔ اس مسئلہ پر گفتگو طویل ہوئی۔ تو صاحب مزار حضرت ابو طاہر محمد ایوب کردی علیہ الرحمۃ نے اپنا ایک قدم شریف قبر سے باہر نکالتے ہوئے فرمایا۔ کہ اے علماء کرام! "جھگڑا مت کرو۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام کے غلاموں کی قبر کی زندگی یوں ہوتی ہے"۔ اسی روز سے آج تک آپ کا قدم مبارک قبر شریف سے باہر نکلا ہوا ہے۔ ان کی زیارت سے بار بار سرفراز ہوا۔ خداوند کریم ہر مومن کو ایسی نیک موت عطا فرمائے۔ (آمین)

چالیس ابدال

دمشق شریف میں ایک بابرکت پہاڑ ہے۔ جسے جبل اربعین کہتے ہیں یہاں وہ چالیس ابدال رہتے ہیں جن کے ذمہ کائنات کا روحانی نظام ہے۔ ایک وصال کر جاتا ہے تو اس کی جگہ حکم خداوندی سے دوسرا مقرر کر دیا جاتا ہے۔ بعض خوش نصیب لوگوں کو ان کی زیارت بھی ہو جاتی ہے۔ وہاں پہاڑ کی چوٹی پر چالیس مصلے اور ایک منبر شریف بچھا ہوا ہے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں۔ کہ ہر پیر اور جمعرات کی شب کو تمام ابدال یہاں جمع ہو کر اپنی مجلس مشاورت قائم کرتے ہیں۔ اس اجلاس کی صدارت خود سرکار دو جہاں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان چالیس ابدال کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ انہیں کے سبب بارش ہوتی ہے۔ اور انہیں کے باعث دشمنوں پر

Marfat.com

مدد ملتی ہے۔ اور انہیں کے سبب اہلِ زمین سے بلا اور غرق دفع ہوتا ہے۔
اس پہاڑ کے دامن میں بہت سے مقاماتِ مقدسہ، بہت سے علمار کرام
اور صوفیا رکرام کے مزاراتِ مبارکہ ہیں۔

اصحابِ کہف کی غار

دمشق شریف کے ایک پہاڑ میں وہ غارِ پاک ہے۔ جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔ اس غار میں اصحاب کہف اور ان کا کتا آرام فرما ہیں۔ لیکن وہاں تک نہ کوئی جا سکتا ہے اور نہ کسی کو اجازت ہے۔ دُور سے زیارت اور فاتحہ خوانی کی جاتی ہے خداوند کریم جلّ شانہٗ ہمیں اُن پاکیزہ مقامات کی بار بار زیارت اور حاضری کا شرف عطا فرمائے۔ جن کا ذرّہ ذرّہ بابرکت اور اسلامی تاریخ کا امین ہے۔ کسی ٹکڑے کو نبی سے نسبت ہے تو کسی خطّہ کو ولی سے تعلق ہے۔ اور یہی نسبت اور تعلق ہی برکت اور عزت کا سبب ہے۔ جس طرح سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جبل احد کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں

ہابیل اور قابیل کی غار

دمشق شریف کے ایک پہاڑ میں اونچائی پر وہ غار ہے۔ جہاں حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا۔ اس واقعہ کا ذکر بھی قرآن مجید میں موجود ہے۔ عربی باشندے اس غار کو "مغارۃ الدم" کہتے ہیں۔ یعنی وہ غار جس میں خون بہایا گیا ہو۔

اس پہاڑ میں بہت سے جلیل القدر انبیار کرام علیہم السلام نے عبادت فرمائی تھی۔ ان انبیار کرام اور خاص طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

Marfat.com

کی عبادت گاہ کے نقشے اب تک موجود ہیں۔ جہاں حاضر ہو کر انبیاء کرام کے جلوے چمکتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ وہاں عبادت اور دُعا کرنے سے روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔ خداوند کریم ان مقدس انبیاء کرام علیہم السلام کی برکات سے مزید استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مزار مبارک حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ

دمشق شریف سے تقریباً دو میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہے۔ جس کو "صزہ" کہتے ہیں۔ اس بستی میں حضور علیہ السلام کے مشہور صحابہ حضرت دحیہ کلبی اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مزارات ہیں۔ دونوں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اور جلیل القدر صحابہ ہیں۔ فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام اکثر بارگاہِ رسالت میں حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں حاضری دیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ اور پیارے رسول علیہ السلام کو جناب دحیہ کلبی سے کتنا پیار تھا۔ کہ نوری فرشتہ بھی انکی شکل اور لباس میں حاضر ہوتا تھا۔

یزید کی قبر

یزید کی قبر بھی دمشق شریف میں خَسِرَ الدنیا وَالْاٰخِرَۃ کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اور قیامت تک آنے والے ظالموں کو عبرت کا سبق دے رہی ہے۔ لوگوں نے وہاں مکان بنا کر بالکل قبر کی جگہ پر لوہا پگھلانے والی بھٹیاں بنا رکھی ہیں۔ گویا اندر اور باہر آگ ہی آگ ہے۔ اور بعض لوگوں نے بتایا کہ یزید کی قبر یہاں صحیح نہیں۔ بلکہ وہ شکار پہ گیا تھا۔ اور اچانک زمین سے آگ نکلی۔ جو کہ اسے اور اس کے گھوڑے کو کھا گئی۔ اہلِ دمشق اس جگہ کو وادیٔ جہنم کہتے ہیں۔

Marfat.com

بیت الحزن

باب الصغیر کے قبرستان میں ایک سُرخ رنگ کا قبہ ہے۔ جسے بیت الحزن کہتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو پابہ جولاں لایا گیا تھا۔ اور اسی جگہ پر بہت سے شہدائے کربلا کے مقدس سروں کے مزارات ہیں۔ یہاں حاضر ہو کر بے ساختہ رقت طاری ہو جاتی ہے اور میدانِ کربلا کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔

حضرت بی بی خولہ اور ضرار بن ازور رضی اللہ عنہما کے مزارات

دمشق شریف کے باب توما میں اسلامی تاریخ کے نامور مجاہد حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ اور انکی بڑی بہن حضرت خولہ بنت ازور رضی اللہ عنہا اور بہت سے مشہور صحابہ و صحابیات کے مزارات ہیں۔ حضرت بی بی خولہ رضی اللہ عنہا وہ عظیم مجاہدہ خاتونِ اسلام ہے۔ جن کا فتوحاتِ شام میں بہت بڑا مجاہدانہ کردار ہے۔ اسی خاتونِ اسلام کی قبر پر جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فاتحہ پڑھنے آئے۔ تو قبر سے خولہ کی آواز آئی۔ کہ بھائی جان مجھے مردہ سمجھ کر فاتحہ نہ پڑھنا۔ میں مسلمان عورت ہوں۔ قبر میں بھی نوافل اور عبادت الٰہی میں مصروف ہوں۔ ان مزارات پر حاضر ہو کر روح کو بڑی تسکین حاصل ہوئی۔

مقامِ ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام

دمشق شریف میں ایک نہایت ہی بابرکت پہاڑ "جبل قاسیون" ہے۔ یہ پہاڑ ان چار پہاڑوں میں شامل ہے جن کو حضور علیہ السلام نے

Marfat.com

جنتی فرمایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس پہاڑ میں تقریباً چالیس انبیاء کرام علیہم السلام نے وصال فرمایا تھا۔ اس پہاڑ میں بے شمار زیارات ہیں۔ اسی پہاڑ کے ایک غار میں وہ مقام بھی ہے۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ اور اسی غار میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں، چاند اور سورج کو دیکھا تھا جس کا تفصیلی ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔

اقامت گاہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

جبل قاسیون پر ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ جس کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں آتا ہے۔ (وَ اٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ پ۱۸ سورۂ مؤمنون۔) یہ پہاڑی جسے قرآن مجید نے ربوہ کہا ہے۔ یہی حضرت بی بی مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی رہائش گاہ ہے۔ یہ مقام دنیا کا خوب صورت اور خوشنما مقام ہے۔

یہ پہاڑی دمشق شریف کے پہاڑوں اور باغات کی چوٹی ہے۔ تمام پہاڑ اور باغات اس کے اردگرد ہیں۔ یہاں سے سات نہریں ایک ہی منبع سے نکل کر علیحدہ علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ اور تمام دمشق کو سیراب کرتی ہیں۔ اس پہاڑی پر بے شمار انبیاء کرام کے مزارات ہیں۔ درحقیقت ربوہ تو یہی ہے لیکن یہاں پاکستان میں کذاب غیر مسلم مرزائیوں نے چنیوٹ کے قریب جھوٹا اور نام نہاد ربوہ بنایا ہوا ہے۔ (العیاذ باللہ)

حضرت عبداللہ ابو مسلم خولانی کا مزار مبارک

دمشق شریف کے ایک گاؤں کا نام "داریا" ہے۔ اس میں جلیل القدر

Marfat.com

تابعی اور بڑی شان والے عارف کامل بزرگ حضرت عبداللہ ابو مسلم خولانی کا مزار مبارک ہے۔ یہ وہ بزرگ ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزہ کا عکس یعنی بہت بڑی کرامت عطا فرمائی۔ واقعہ یوں ہے۔ کہ یمن میں بہت بڑے جھوٹے دشمن اسلام اسود عنسی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا۔ تو آپ نے اس کے پاس جا کر مناظرہ فرمایا۔ اور برملا فرمایا۔ کہ تو کذاب اور دجال ہے۔ ہمارے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قطعاً کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اس حق گوئی پر اسود عنسی ظالم غصے میں آ گیا۔ اور آپ کو بہت بھیانک آگ میں ڈال دیا گیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ان پر بھی آگ کو گلزار فرما دیا۔ اس ناپاک منصوبہ میں ناکامی پر آپ کو ملک بدر کر دیا گیا۔ تا کہ لوگ اس کی حمایت میں پھر سے مخالف نہ ہو جائیں۔ آپ یمن سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ یمن کے عاشق مصطفےٰ ابو مسلم خولانی کا کیا حال ہے؟ جب آپ نے اپنا تعارف کرایا۔ تو حضرت عمرؓ نے بے ساختہ آپ کو سینے سے لگا لیا۔ اور پیشانی کو بوسہ دیا۔ تمام اہل مدینہ کو آپ کی زیارت کی اطلاع دی گئی۔ اور حضرت عمرؓ نے آپ کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بٹھا کر اہل مدینہ کو زیارت کرائی۔ جسے حضور علیہ السلام کی محبت کے طفیل صفت ابراہیمی سے نوازا گیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کہ الحمد للہ: اپنی موت سے قبل ان کی زیارت نصیب ہوئی۔

بندہ نے بھی اللہ کے فضل و کرم سے ان کے مزار مبارک پہ حاضری کا شرف حاصل کیا۔!

Marfat.com

دمشق شریف کے لوگ

دمشق شریف کے مسلمان انتہائی با اخلاق، ملنسار مخلص اور پیارے انسان ہیں۔ ہر مسجد میں اذان کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر بڑے ذوق کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں شب و روز محافل میلاد منعقد ہوتی ہیں۔ نعت خوانی اور وعظ و نصائح کے علاوہ دلائل الخیرات. قصیدہ بُردہ شریف اور درود شریف کی محفلیں بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوتی ہیں۔ محافل کے اختتام پر نہایت ادب کے ساتھ مدینہ پاک کی جانب منہ کر کے کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام بھی پڑھا جاتا ہے۔

دمشق والے تنہا کھانا نہیں کھاتے۔ بلکہ کھانا کھاتے وقت اپنے اہل خانہ۔ احباب اور دوستوں کو ملا لیتے ہیں۔ فقراء اور مسافروں کو بھی ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے ہیں۔ بازار میں داخل ہوتے وقت دکاندار بڑے پیار سے اَھْلاً وَّ سَھْلاً کہتے ہوئے خیر مقدم کرتے ہیں۔ کافی دیر تک مال دیکھنے پر بھی بُرا محسوس کرنے کی بجائے دعائیں دیتے ہیں۔ لیکن اب غیر ملکی عوام کے وہاں جانے کی وجہ سے کچھ روایات میں تبدیلی آتی جا رہی ہے۔ خداوند کریم غیر مسلموں کی عادات سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

حلب شریف

شام کے شہروں میں حلب شریف نہایت ہی متبرک اور مقدس شہر ہے حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام اسی شہر میں رہا کرتے تھے۔ اور آپ اپنے احباب اور مہمانوں کو کثرت سے دودھ پلایا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے

Marfat.com

اس شہر کا نام حلب مشہور ہو گیا۔ کیونکہ عربی میں دودھ کو حلب کہتے ہیں۔ اس شہر میں بھی بہت انبیاء اور اولیاء کے مزارات ہیں۔ بندہ جن کی زیارت سے مشرف ہوا۔ خداوند کریم ایسے مقامات کی بار بار حاضری نصیب فرمائے آمین

حضرت صالح علیہ السلام کا مزار

شام کے شہروں میں "عسکہ" ایک تاریخی شہر ہے۔ جس میں اللہ کے نبی حضرت صالح علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کا وہ چشمہ بھی ہے۔ جہاں سے قدرت خداوندی سے گائے پیدا ہوئی تھی۔ چنانچہ اس چشمہ کا نام ہی عین البقر مشہور ہے۔ اسی شہر میں سلسلہ چشتیہ کے پیشوا حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی کا مزار شریف بھی ہے۔ ان مزارات کی خوب جی بھر کر زیارتیں کیں۔ اس وقت شہر تو ویران ہو چکا ہے۔ لیکن زیارت کی وجہ سے ہر وقت ہجوم رہتا ہے۔

بیروت

دمشق سے تقریباً دو سو میل کے فاصلہ پر بیروت، لبنان کا دارالحکومت ہے۔ نہایت خوب صورت اور دلکش شہر ہے۔ اپنے محل وقوع آب و ہوا اور خوبصورتی کے اعتبار سے اس قدر جاذب نظر ہے کہ سیاحوں کے لئے جنت نشاں معلوم ہوتا ہے۔ اور باغات کا مرکز ہے۔ اس شہر کے تین طرف سمندری لہریں ٹھاٹھیں مار رہی ہیں اور ایک نہایت خوب صورت پہاڑ دعوت نظارہ پیش کر رہا ہے۔ جو موسم سرما میں برف کی چادر اوڑھ کر اور زیادہ خوب صورت ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ سمندر کے کنارے اور پہاڑوں کے دامن میں یہ شہر آباد ہے۔ عالی شان کتب خانے، امریکن یونیورسٹی اور کئی ایک تعلیمی ادارے

Marfat.com

قابل دید ہیں۔ سبزیاں۔ میوہ جات اور پھل فروٹ کا مرکز بیروت ہے۔ قدرتی مناظر کی وجہ سے بیروت سے پہاڑوں میں دمشق کی طرح بکثرت فقراکو مشغولِ عبادت پایا۔ یقیناً خداوند تعالیٰ کی کثیر نعمتوں کو عیاشی اور فحاشی پر خرچ کرنے والے مسلمان شاید ان اللہ والوں کے صدقے عذاب سے محفوظ ہیں۔ ورنہ شکل و صورت لباس اور اعمال کے لحاظ سے یہاں مسلمانوں کا افسوس ناک حال ہے معاشرہ شیطان کے نقشِ قدم پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے مسلمانوں کو ذکر و فکر اور صحیح عقیدہ اور عمل کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

اسلامی ریاستیں

کویت	بحرین	یمن
دوبئی	مسقط	قطر

خلیج فارس کی مشرق جانب ایران ہے۔ اور مغربی جانب گوادر تک عرب ریاستیں ہیں۔ آگے بحرِ ہند ہے۔ جہاں سے پاکستان شروع ہو جاتا ہے گوادر بھی پاکستان میں ہے۔ خداوند کریم تمام ممالک اسلامیہ کو ترقی عطا فرمائے۔

کویت

کویت مسلمانوں کی دورِ حاضر کی نہایت مالدار اور بہترین فلاحی ریاست ہے۔ یہاں سے مدینہ منورہ تقریباً ایک ہزار میل دُور ہے۔ تقریباً نصف صدی قبل کویت ایک ریگستانی ریاست تھی۔ لیکن آج کویت تقریباً چھ ہزار مربع میل پر پھیلی ہوئی دنیا کی امیر ترین ریاست ہے۔ یہاں بہت سے غیر ملکی بھی آباد ہیں۔ یہاں تیل بہت سستا ہے۔ کویت میں حسبِ ذیل

Marfat.com

مقامات قابلِ دید ہیں۔

آئل کمپنی۔ العثمان مسجد۔ ہوائی اڈہ۔ قصرِ ابیض۔ شاہی محل اور بندرگاہ وغیرہ۔

یہاں کسی کو ٹیکس وغیرہ ادا نہیں کرنا پڑتا۔ بلکہ تعلیمی اور طبی سہولتیں بھی مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ ریڈیو اور بجلی وغیرہ کے بل بھی حکومت خود ادا کرتی ہے۔ تعلیمی اداروں میں طلبار کی کتابیں خوراک، کپڑے۔ رہائش اور دیگر سہولتیں بھی حکومت کے ذمہ ہیں۔ اسی طرح مساجد کے تمام اخراجات بھی حکومت برداشت کرتی ہیں۔ مدارس اور یتیم خانوں کی سرپرستی بھی حکومت خود کرتی ہے۔ حکومت کویت نے حاجیوں کے لئے "مدینۃ الحجاج" بھی بنا رکھا ہے جس میں حاجیوں کی رہائش اور دیگر سہولتوں کا اعلیٰ انتظام ہے۔ عراق۔ ایران۔ افغانستان اور پاکستان کے ہزاروں حاجی کویت کے راستے سے ہی حج پر جاتے ہیں۔ اس ریاست میں اسلامی نظام کی روشنی بھی موجود ہے۔ چونکہ مجرموں کو اسلامی قوانین کے مطابق سزائیں دیجاتی ہیں اس لئے یہاں جرائم کی رفتار نہ ہونے کے برابر ہے۔ مقدمات کا فیصلہ فوراً کر دیا جاتا ہے۔ جیل کا یہاں کوئی بندوبست نہیں ہے۔ صرف چند عارضی حوالات ہیں۔ جن میں ملزموں کو مقدمہ کی تحقیق و تفتیش تک بند کیا جاتا ہے۔ چوری۔ شراب۔ قتل اور سینما وغیرہ کی بھی بہت کمی ہے۔ درحقیقت جہاں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ ہے وہ علاقے جنت نشان اور امن و امان کا گہوارہ ہیں۔ خداوندکریم جملہ ممالک اسلامیہ کو اسلامی قوانین کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائے۔

بحرین

بحر فارس اور بحر عمان کے ساحل پر یہ ایک اسلامی ریاست ہے۔

Marfat.com

اس لئے اِسے بحرین کہتے ہیں۔ قطیف۔ ہفوف اور ہجر یہاں کے مشہور شہر ہیں۔ اس ریاست میں جزیرے کافی ہیں۔ غیر ملکی کثرت سے آباد ہیں۔ یہاں بھی جرائم کی سزا اسلامی قوانین کے مطابق دی جاتی ہے۔ عوام کو جلد انصاف ملتا ہے کویت کی طرح بحرین میں بھی عوام کو تعلیمی، طبی اور دیگر سہولتیں مفت مہیّا کی جاتی ہیں۔ منامہ اس کا دارالحکومت ہے۔

یمن

یمن بھی ایک مشہور اسلامی ریاست ہے۔ اس ریاست کی آبادی تقریباً ستر لاکھ ہے۔ قومی آمدنی کا بیشتر حصہ زراعت سے حاصل ہوتا ہے صنعت سے صرف تین فیصد قومی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ ۹۹ فیصد مسلمان رہتے ہیں۔

دوبئی

دوبئی بھی ایک مشہور اسلامی ریاست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس اسلامی خطّہ کو تیل کی وافر دولت سے نوازا ہے۔ اس لئے یہاں کے باشندے خوب مالدار ہیں۔ اور بڑی آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ خداوندکریم دولت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو دین کی محبّت بھی عطا فرماوے۔ (آمین)

مسقط

مسقط بحرِ ہند اور بحرِ عمان کے ساحل سے ملحق ایک اسلامی ریاست ہے۔ اس ریاست کو عمان بھی کہتے ہیں۔ مسقط ہی اس کا دارالحکومت ہے یہاں کے باشندے اکثر خوارج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنے پیارے

Marfat.com

نبی علیہ السلام کے پیارے اہل بیت کی محبت عطا فرمائے۔ اور صحابۂ کرام اور اہل بیت عظام کے بغض اور عداوت سے بچائے۔ (آمین)

قطر

اس اسلامی ریاست کا دارالحکومت "دوہا" ہے۔ قطر کی آبادی تقریباً ایک لاکھ پندرہ ہزار ہے۔ یہاں سو فیصد مسلمان آباد ہیں۔ یہاں کی اکثریت صنعت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا صدر مقام "دوہا" ملک کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔

سعودی عرب (حجاز مقدس)

روئے زمین کا مقدس اور محبوب ترین خطہ عرب شریف براعظم ایشیا کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اس ملک کو تین اطراف سے سمندر نے گھیرا ہوا ہے۔ اس لئے اس کو جزیرۂ عرب کہا جاتا ہے۔ اس کے مشرق میں خلیج فارس اور بحیرہ عمان، مغرب میں بحیرۂ قلزم شمال میں ملک شام اور جنوب میں بحر ہند ہے۔

عرب بظاہر صحرائے بے آب وگیاہ ہے۔ ریت اور پتھر کے پہاڑوں کے نہ ختم ہونے والے سلسلے موجود ہیں۔ سرسبزی و شادابی کئی کئی میل تک نظر نہیں آتی۔ لیکن درحقیقت یہ ملک رشکِ صد چمن ہے۔ کیونکہ حکیم مطلق کی حکمت کاملہ نے سید المرسلین۔ فخر انبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اسی سرزمین کو منتخب فرمایا۔ عرب شریف کی یہ عظیم بابرکت مملکت نہایت پرامن مثالی اور پاکیزہ معاشرہ کی حامل ہے۔ اسلامی احکام پر نہایت

Marfat.com

سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ ہر شہری کی عزت اور جان، و مال محفوظ ہے۔ اور یہی سرزمین تمام دنیا کے مسلمانوں کا روحانی مرکز ہے۔ دینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی کرن یہیں سے پھوٹی جس نے پوری دنیا کو اسلام کے نور سے منور کر دیا۔ اسی لئے اہلِ ایمان کے لئے ملک عرب دل و جان سے زیادہ عزیز ہے۔ کیوں نہ ہو محبوب کا ملک ہے۔ حبیبِ خدا یہیں آرام فرما ہیں اور یہی سرزمین کرۂ ارض کے عین وسط میں ہے۔ جس طرح انسان کے جسم میں دل ہے۔

خداوند کریم تمام ممالکِ اسلامیہ کو اسلامی قوانین کے نفاذ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس ملک عرب کو اپنے حبیبؐ کے طفیل آباد و شاد رکھے (آمین)

حجازِ مقدس کے اہم شہر

مدینہ منورہ — مکہ معظمہ — طائف شریف

جدہ مبارک — نجد وغیرہ

حجاز پاک کی اہم زیارات

- روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم • بیت اللہ شریف • مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- مسجد قبا • جبل اُحد • صفا مروہ
- جبل نور • مسجد بلال • جبلِ رحمت
- جبل عرفات • منیٰ شریف • مسجد غمامہ
- غارِ حرا • غارِ ثور • مسجد شمس
- مزدلفہ • جبلِ ابو قبیس • مسجد حنیف

Marfat.com

- میدانِ حدیبیہ • جنت الماویٰ شریف • مسجدِ نمرہ
- جنت البقیع • حجرِ اسود • مسجد عثمانؓ
- چاہِ زمزم • مقام ابراہیم • مسجد زہرا
- مسجد ابو ایوبؓ • مسجد مالک بن سنانؓ • مزار عکاشہؓ
- مسجد حضرت عبداللہؓ • مکان سعدؓ • مسجد حیدرِ کرارؓ
- مسجد قبلتین • خمسہ مساجد • غارِ سلع
- بیر غرس • وادیٔ شفا • مسجد جمعہ
- مکان حضرت زہراؓ • باغ حضرت سلمان فارسیؓ • مسجد مائدہ
- قبر بی بی حواؑ • میدان بدر • بیت اُمّ ہانی
- دارالشوریٰ • خیبر • فدک
- تبوک • غدیر خم • بیت ارقمؓ
- مولد علیؓ • بیت ابی بکرؓ • مقام ابوا
- مقام شق القمر • مسجد جن وغیرہ اور دیگر بے شمار بابرکت مقامات ہیں

مدینہ طیبہ اور دید کی عید سعید

دوسری عیدیں تو سال کے بعد آتی ہیں۔ لیکن دید کی عید تو عمر میں کبھی کبھی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ یوں تو قدرت کے جلووں سے دُنیا کا کوئی حصہ خالی نہیں ہے لیکن مدینہ طیبہ کا تو عالم ہی نرالا ہے۔ جس آنکھ نے ایک مرتبہ زیارت کا شرف حاصل کر لیا۔ وہ تمام عمر مدینہ طیبہ کی جدائی میں روتی ہی رہتی ہیں۔ مدینہ پاک کا ہر ذرہ حسنِ حقیقی کا جلوہ ہے۔ لیکن وہ سبز گنبد جس میں حسن مطلق کی تجلیٔ اوّل حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں

Marfat.com

اس پاک بارگاہ کی حاضری اور سبز گنبد کے مقدس نظارے کی لذت ان آنکھوں سے پوچھو جنہوں نے ایک بار دیکھا ہے۔ بلکہ اہل نظر تو دین و دنیا کی تمام نعمتوں اور دولتوں کو مدینہ پاک کی دید پر قربان کر دیتے ہیں۔ اس لئے کہ حسن قدرت کی قدر تو اہل دل ہی جانتے اور پہچانتے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ خداوند کریم اور رحمت دو عالم نے بہت کرم اور رحم فرمایا۔ کہ مجھ جیسے خطاکار اور عاجز انسان کو بھی وہ سبز گنبد روضہ رسول علیہ السلام دکھا دیا۔ جس کو دیکھنے کی تمنا تمام زندگی رہی اور آئندہ رہیگی۔

بے شک مکہ پاک محبوب ہے۔ اور مدینہ پاک محبوب تر ہے۔ کیوں نہ ہو کہ مدینہ میں رحمت للعالمین۔ محبوب رب العالمین۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم خود آرام فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بار بار زیارت عطا فرمائے۔ (آمین)

فضائل مدینہ منورہ

یہی وہ مبارک شہر ہے۔ جو ساری دنیا کی مخلوق تو کیا خود خالق دنیا کو بھی پیارا اور محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے زیادہ محبوب مقام کوئی نہیں ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت ہجرت خود ارشاد فرمایا تھا۔ کہ یا اللہ! تو نے مجھے میرے محبوب مقام مکہ مکرمہ سے ہجرت کا حکم فرمایا ہے۔ اب مجھے وہاں ٹھہرا۔ جو تجھے محبوب ترین ہو۔ معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ ہی اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین مقام ہے۔ مدینہ منورہ سے محبت کی دعا بھی پیارے رسول علیہ السلام نے اس طرح فرمائی ہے۔ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ (یا اللہ! مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے)

تاجدار انبیاء کے طفیل مدینہ طیبہ تمام زمین و آسمان کے مقامات

Marfat.com

سے افضل اور اعلیٰ ہے لہٰذا مدینہ طیبہ کی حاضری بھی ہر عبادت سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ جو شخص صدق دل سے مدینہ پاک میں دوگانہ ادا کرے اسے حج کا ثواب ملتا ہے۔ اور مسجد قبا میں دوگانہ ادا کرنے سے عمرہ کا ثواب ملتا ہے مدینہ پاک میں مرنے والے کی سب سے پہلے شفاعت ہو گی۔ اس لئے خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام مدینہ منورہ میں موت کی دعائیں کیا کرتے تھے۔ مدینہ پاک کی خاک کھجوریں، آب و ہوا غرضیکہ ذرّے ذرّے میں جملہ آفات و بلیات اور بیماریوں کی شفا ہے۔ علماء اسلام اور اُمّت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضور علیہ السلام کے جسم اطہر سے لگی ہوئی مٹی زمین و آسمان و جنت و عرش و کرسی سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ یہی وہ منبر نبویؐ ہے۔ جو حوضِ کوثر پر ہے اور اسی میں وہ جبلِ اُحد ہے۔ جو حضور کا محبوب پہاڑ ہے۔

اسی میں وہ قبرستان "جنت البقیع" ہے۔ جس میں حضور علیہ السلام کی اولاد ازواج مطہرات اور ہزاروں صحابہ کرامؓ آرام فرما ہیں۔ بہرحال رب کی تمام نعمتیں اس شہر میں موجود ہیں۔ اس لئے مدینہ طیبہ کا ایک نام "ارض اللہ" بھی ہے۔ یہاں تاجدار، شہریار۔ فرشی و عرشی سب گدا بن کر آتے ہیں اور اپنی اپنی صلاحیت و اہلیت کے مطابق جھولیاں بھر کر جاتے ہیں۔

مدینہ طیبہ کے نام

حضور علیہ السلام کی تشریف آوری سے قبل اس شہر کا نام "یثرب" تھا۔ یثرب کا معنی مصیبت، تکالیف یا ملامت کی جگہ ہے۔ اس لئے کہ جو آدمی بھی یہاں آجاتا۔ وہ کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا۔ یا اس کے آنے پر اسے لوگ ملامت کرتے تھے۔ سرکار دو جہاں کی آمد بابرکت سے اس کا نام

Marfat.com

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" مشہور ہو گیا۔ اور آپ کے وجود مسعود سے اس بستی سے تمام مصائب اور پریشانیاں دور ہو گئیں اور یہاں تک کہ اس کی مٹی بھی خاکِ شفا بن گئی۔ اب جو یہاں نہ آئے اسے ملامت کی جاتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے خود ارشاد فرمایا۔ کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت کے لئے حاضر نہ ہوا۔ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

علامہ ابنِ حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کے تقریباً ایک ہزار نام ہیں۔ اور کثرتِ اسمار کثرتِ عظمت کی دلیل ہوتی ہے۔ چند ایک کا بیان قرآن وحدیث میں وضاحت کے ساتھ آتا ہے۔

مثلاً ارض اللہ۔ دارالایمان۔ قبۃ الاسلام۔ بیت الرسول۔ مدینۃ النبی۔ مدخل صدق۔ دارالشفار، وغیرہ مدینہ طیبہ کے مشہور نام ہیں۔

ضروری تنبیہہ

حاجی صاحبان! خداوند کریم نے آپ کو حج اور دیگر مقامات مقدسہ کی حاضری نصیب کی ہے۔ لیکن خبردار۔ ہوشیار۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ سارا سفر بے کار ہو جائے۔ کیونکہ وہاں حاضری سے جتنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ اتنا وہاں بے ادبی اور گستاخی کا گناہ اور وبال بھی سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ (آمین)

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ این جا

وہ مقدس خطہ جہاں انبیار۔ اولیا۔ جن وانس۔ حور وملک زمین فلک عرش وکرسی غرضیکہ تمام کائنات ادب سے سر جھکائے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

خود خالق کائنات رب کریم نے بھی اپنے بندوں کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کا ادب سکھاتے ہوئے فرمایا:۔

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الخ پ ۲۶ (سورۃ حجرات)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی آواز بھی بلند نہ کرو۔ سنبھل سنبھل کر ادب و احترام سے رہو۔ یہ مدینہ طیبہ ہے۔ حضور علیہ السلام کی حیات ظاہری اور وصال شریف میں کوئی فرق نہیں۔ آپ وصال مبارک کے بعد بھی اپنے روضہ انور میں زندہ آرام فرما ہیں۔ اور اپنے دربار گوہر بار میں ہر حاضر ہونے والے اُمتی کو بغور ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اذان اور اقامت کے ساتھ روضہ انور میں باجماعت نماز ادا فرماتے ہیں۔ اس لئے اپنے مقدس صحابہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضؓ کو اپنے ساتھ جگہ عطا فرمائی ہے۔ تاکہ باجماعت نماز ہوتی رہے۔ اور وہاں آنے والے ہر دشمن کو بھی پہچانتے ہیں۔ چنانچہ دو ناپاک عیسائی منافق جن کا واقعہ متعدد کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ جو سرنگ کھود کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کو نکالنا چاہتے تھے۔ آقائے دو جہاں نے سلطان نورالدین زنگیؒ کو دیدار کی سعادت بخشی۔ سلطان نے مدینہ طیبہ میں آکر ان منافقین کو واصل جہنم کیا۔ اس واقعہ کو علامہ سمہودیؒ نے اپنی کتاب وفاالوفا میں بھی تحریر فرمایا ہے۔ اسی طرح دوسرے سازش کرنیوالے ردہ کو صحن مسجد میں زمین نے نگل لیا تھا۔ ان واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حاجی صاحبان سے درخواست کروں گا۔ کہ ہوشیار ہو کر ادب کا خاص خیال رکھیں۔ یہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری ہے۔ اور ہم مجرم بارگاہ میں حاضر ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ رہائی کی بجائے عمر قید

Marfat.com

کی سزا ہی نہیں بلکہ دین و ایمان کا خسارہ ہو جائے۔ (العیاذ باللہ) خداوند کریم بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ضروری تاکید

خوش قسمت زائرین حرمین شریفین! اس اہم اور ضروری بات کا خاص خیال رکھنا کہ حرمین شریفین میں بعض لوگ آپ کو لباسِ راہبیت میں ملیں گے اور عجیب و غریب مسئلے بتائیں گے۔ آپ انہیں عالم سمجھ کر دھوکے میں نہ آجانا۔ ایسے لوگ مجلسیں جما کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور زائرین کو ادب تعظیم، توسّل اور شفاعت سے منع کرتے ہیں۔ وہ نجدی ہیں آپ انکی محفلوں سے دُور رہیں۔ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں درود و سلام پیش کرنے کی سعادت سے محروم کر کے اپنے غلط عقائد کا پرچار کرنے والے لوگوں سے بچ کر سرکار دو عالم کے حضور ادب، تعظیم توسّل اور شفاعت سے خدا کی رحمت کی جھولیاں بھریں۔ یہی آقا تو ہیں جن کے صدقے ایمان، قرآن بلکہ رحمان ملا۔ اگر آپؐ کی جلوہ گری نہ ہوتی تو کائنات کا وجود تک نہ ہوتا۔ لیکن ازلی گستاخ اور بے ادب لوگ عشق و محبت کی دنیا کو کیا جانیں۔ علم اور چیز ہے اور ایمان اور چیز ہے۔ علم سوزِ دماغ ہے اور ایمان سوزِ جگر ہے۔ وہاں آپ کا ہر عمل اور قول سوزِ جگر۔ ادب و احترام اور عشق و محبت کی بھی ہو۔ تاکہ اس جگہ آپ کو وہ نعمت میسّر آئے۔ جو اہل دل عشّاق کو ہمیشہ ملتی ہے۔ خلفاءِ راشدین اور بلال حبشیؓ۔ اویس قرنیؓ، سعدیؒ۔ رومیؒ و جامیؒ اعلیٰ حضرتؒ بریلویؒ

Marfat.com

اور اسی طرح بے شمار غلامانِ رسول کی سیرت آپ کے سامنے ہیں۔ خداوندکریم ہمیں بھی عشق و محبت کی دولت سے سرفراز فرمائے (آمین)

مدینہ پاک کی اہم زیارات

• روضہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم	• مسجد نبوی شریف	• مسجد قبا شریف
• جنت البقیع شریف	• مسجد شمس	• وادیٔ شفا
• جبلِ احد	• مساجد خمسہ	• مسجد ابوایوب رضؓ
• مسجد غمامہ	• مسجد مباہلہ	• مسجد اجابت
• پہاڑی ثنیۃ الوداع	• مسجد ابوبکر رضؓ	• مسجد عمر رضؓ
• مسجد علی رضؓ	• مسجد سلمان فارسی رضؓ	• مسجد فتح
• مسجد قبلتین	• بئرِ عثمان رضؓ	• مسجد فاتحہ
• مزار حضرت عبداللہ رضؓ	• مسجدِ بلال رضؓ	• مسجد جمعہ
• غار سجدہ	• باغ سلمان فارسی	• بدر شریف
• روضہ مالک بن سنان رضؓ	• غارِ سلع	• ابواء شریف
• تبوک شریف	• بئرِ علی رضؓ	• بئرِ غرس
• خیبر شریف	• چبوترہ اصحاب صفہ	• بئرِ عریس

بارگاہِ رسالت میں حاضری

الحمد للہ ثمَّ الحمد للہ

کہاں مدینہ طیبہ اور کہاں یہ غلام بے نوا۔ بس گنہگار پر ان کا بے حد کرم اور ان کی نظرِ عنایت ہے کہ دور سے ہی گنبدِ خضریٰ یعنی کعبے کا کعبہ نظر آیا۔

Marfat.com

جیسے کہ امام اہل سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی نے بوقت حاضری فرمایا تھا۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

نظر پڑتے ہی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ دل کی دھڑکن تیز ہوگئی۔ جوتا اتار دیا۔ گلے میں کپڑا ڈال کر دست بستہ سر جھکا کر مدینہ پاک کے در و دیوار کو چومتے ہوئے اور اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ یا نبیَّ اللّٰہ یا حبیبَ اللّٰہ۔ کا ورد کرتے ہوئے آہستہ آہستہ یہ مجرم اپنے آقا و مولا کی عدالت میں باب السّلام سے حاضر ہوا۔ لیکن شرم و ندامت کے دریا میں ڈوبا ہوا۔ لرزتا اور کانپتا ہوا اور روتا ہوا کہ کس منہ سے اپنے آقا کے سامنے حاضر ہوں۔

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک
حسرت ملٰئکہ کو جہاں وضع سر کی ہے
ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

(اعلیٰ حضرت بریلویؒ)

پھر رحمت للعالمین کی رحمت کاملہ کے طفیل کچھ سنبھل کر مسجدِ نبوی شریف میں دوگانہ نفل تحیۃ المسجد اور نفل شکرانہ ادا کیئے۔ پھر خیال آیا۔ میں جیسا بھی ہوں لیکن پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو کریم، رؤف، رحیم اور شفیع المذنبین ہیں۔ آخر اس در کے سوا اور کونسا در ہے۔ جہاں جا کر وسیلہ تلاش کروں۔ اسی امید پر سر جھکا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی سنہری جالی کے سامنے حاضر ہوا۔ اعضا سُن ہو گئے۔ زبان بند تھی۔ پر دل کا خدا بھلا کرے وہ سربجود

Marfat.com

تھا. اور دل ہی محبوب کی بارگاہ میں معروضات پیش کر رہا تھا. اور محبوب بھی مسکراکر فرما رہے تھے. کہ اَلصَّالِحُوْنَ لِلّٰہِ وَالطَّالِحُوْنَ لِیْ. (نیک اللہ کے لئے اور بُرے میرے لئے ہیں) کافی دیر تک دست بستہ آنسو بہاتا ہوا کھڑا رہا جیسے فقہا فرماتے ہیں کہ یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ (بارگاہِ نبوی میں اس طرح کھڑا ہونا چاہیئے جیسے نماز کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں۔) بس اس وقت جو روحانی سرور اور کیف حاصل ہوا. اسے قلم لکھ نہیں سکتی اور زبان بیان کرنے سے قاصر ہے. عارفِ کامل حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ کا یہی شعر پڑھتا رہا۔ ؎

مشرّف گرچہ شد جامی ز لطفش
خدایا این کرم بارِ دگر کن (آمین ثم آمین)

سرکار دو جہاں کے بعد آپ کے عظیم ساتھی یار غار اور جاں نثار صحابی خلیفہ اوّل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حضور سلام عرض کئے اور ان سے بھی سفارش طلب کی. اور پھر روضہ پاک اور منبر نبوی کے درمیان ریاض الجنت میں نفل شکرانہ ادا کئے. آج میں اپنے بلند نصیب پر ناز کر رہا تھا. کہ مجھے میری قبر و حشر کا سامان مل گیا تھا. کہ اللہ کے پیارے حبیب کا در اقدس نصیب ہوا بعد ازیں حضور کے عاشق ستون حنانہ کو بار بار چوما. جو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رویا تھا. اور حضور نے اس پر خاص کرم فرمایا تھا. خداوند کریم ہمیں بھی یہ دولت عطا فرمائے. اگر کھجور کے تنے پر کرم ہو سکتا ہے تو ہم پر بھی ضرور ہو گا. جس در سے ابو سفیان. وحشی ہندہ اور عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم محروم نہیں گئے. ہم خطا کار کیسے محروم جائیں گے. پھر ستون ابو لبابہ کے پاس نفل ادا کئے. یہ وہی ستون ہے جس سے حضرت ابو لبابہؓ نے غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہونے کے غم میں اپنے آپکو

Marfat.com

باندھ دیا تھا۔ پھر حضورؐ نے توبہ قبول فرماتے ہوئے انہیں خود چھوڑا تھا۔ (سبحان اللہ) اس لئے اس ستون کو ستونِ توبہ بھی کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اسی ستون کے قریب اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ الحمد للہ تعالیٰ! بندہ نے بھی مسجد نبوی کے تمام ستونوں کے پاس نماز ادا کی اور بار بار چوم کر گلے سے لگایا خداوند کریم بار بار یہ شرف عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

مسجد نبوی شریف

مسجد نبوی کو دنیا کی تمام مساجد بلکہ بیت اللہ شریف بھی سلام کہتا ہے۔ ہجرت کے روز جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھی تھی۔ وہیں اس مسجد کی بنیاد رکھی گئی یہ دو یتیم بچوں کی زمین تھی۔ وہ مسجد کیلئے قیمت نہ لینے پر مصر تھے لیکن رحمت عالم نے فرمایا کہ ہم بغیر قیمت کے یتیم بچوں کی زمین نہیں لیں گے چنانچہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں پوری پوری رقم ادا کی۔ اور پھر حرم مدینہ تیار ہوا۔ اور پھر مختلف زمانوں میں مختلف بادشاہوں اور حکومتوں نے مسجد نبوی شریف کو وسیع کیا یوں تو سارا حرم بابرکت ہے۔ لیکن وہ حصہ جو حضور کے زمانہ میں تھا سب سے افضل ہے۔ اور پھر ریاض الجنۃ کا مقام بہت ہی بلند ہے اور وہ ستون بھی کتنے مرتبہ والے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مس کرتے تھے ان ستونوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں رونے والا ستون حنانہ افضل ہے مسجد نبوی کا کچھ حصہ سعودی حکومت نے بھی تعمیر کرایا ہے۔ جہاں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ۔ حضرت عکاشہ، حضرت مالک بن سنان حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہم اور کئی دیگر صحابہ کرام کے مبارک جسم چودہ سو سال بعد بھی بالکل صحیح وسالم اور تر و تازہ ظاہر ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن و حدیث کے

Marfat.com

کے مطابق انبیاء صحابہ، اہل بیت اور تمام اولیا، شہدا اور اللہ کے نیک بندے اپنی قبروں میں زندہ و سلامت ہوتے ہیں۔

مسجد کی وسعت کے وقت ان مبارک اجسام کی سلامتی سے ظاہر ہونے کی خبریں دنیا کے تمام اخبارات نے شائع کی تھیں۔

حرم مدینہ پاک

مسجد نبوی کے دس دروازے ہیں۔

(۱) باب السلام (۲) باب الصدیق (۳) باب الرحمۃ

(۴) باب مجید (۵) باب عمر (۶) باب عثمان

(۷) باب جبریل (۸) باب النساء (۹) باب عبدالعزیز (۱۰) باب السعود

غربی جانب کے چار دروازے ہیں۔

(۱) باب السلام (۲) باب الصدیق (۳) باب الرحمۃ (۴) باب السعود

شمالی جانب تین دروازے ہیں۔

(۱) باب مجید (۲) باب عمر (۳) باب عثمان

شرقی جانب کے تین دروازے ہیں۔

(۱) باب جبریل (۲) باب النساء (۳) باب عبدالعزیز

جنوبی جانب یعنی قبلہ شریف کی طرف حرم پاک کا کوئی دروازہ نہیں ہے۔

باب السعود کی طرف سے سرکار مدینہ کا سبز گنبد شریف صاف اور پورا دکھائی دیتا ہے۔ اکثر ہم نمازیں ادا کرتے اور اپنے آقا کے سبز گنبد شریف کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھا کرتے تھے۔ کیونکہ اس سے زیادہ عبادت اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس مسجد شریف کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے گارے کی دیواروں اور

Marfat.com

کھجوروں کے پتوں کی چھت سے تعمیر فرمایا تھا۔ بعد میں سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے بہت وسیع کیا پھر خلیفہ عبد الملک نے مسجد شریف کو بہترین ستونوں اور خوبصورت میناروں سے مزین کیا۔ خلیفہ مامون الرشید عباسی اور ترک بادشاہوں نے مسجد نبوی شریف کو ایسے حسین و جمیل طرز پر تعمیر کرایا۔ کہ جسکی مثال نہیں ملتی۔ رات کے وقت جب ہزاروں نوری قمقمے روشن ہوتے ہیں تو پوری مسجد بقعۂ نور بن جاتی ہے۔ اور مسجد پاک کا وہ حصّہ جس میں سرکار کا گنبدِ خضریٰ ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اردگرد امتیوں کی بارات ہے۔ اور درمیان میں شبِ اسریٰ کے دولہا کا روضہ اقدس دلہن کی طرح جلوہ گر ہے۔ بقول حضرت پیر مہر علی شاہ رح

سُبْحَانَ اللہ مَا اَجْمَلَکَ
مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ

زائرینِ مدینہ کیسے خوش نصیب ہیں۔ اپنی قسمت پر جتنا بھی ناز کریں کم ہے کہ اپنی آنکھوں سے وہ پاک گنبد شریف دیکھا۔ جس کا نگاہِ ایمان سے دیکھنا سامانِ قبر اور نجاتِ حشر ہے۔

الحمد للہ تعالیٰ! اس فقیر نے روضۂ اقدس کو خوب دیکھا اور بار بار دیکھا۔ اس کے سوا میرے پاس تھا ہی کیا۔ نہ حسن عمل نہ قابل قدر عقیدت۔ بس ان کا کرم تھا کہ اپنے دروازے پر بلالیا۔ خداوند کریم بار بار حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سرکارِ مدینہ کا گنبدِ خضریٰ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک کی شکل پاک بھی وہ خوبصورت

Marfat.com

دیدہ زیب۔ دلنشیں اور نادر روزگار واقع ہوئی ہے۔ کہ کائنات میں اس کی مثال ہی ممکن نہیں۔ مکین کی طرح مکان بھی بے مثل ہے۔ پھر بیان کرنے والا بیان کرے اور تحریر کرنے والا کیا تحریر کرے۔ بس وہ بار بار دیکھنے کی دولت ہے۔ خداوند کریم نصیب کرے۔ تو دیکھتے دیکھتے موت آجائے۔ تاکہ نجات آخرت کا سبب بن جائے۔ قبلہ کی جانب حضور کے رُخ انور کے برابر سنہری جالی لگی ہوئی ہے۔ جہاں غلام امتی دست بستہ سامنے کھڑے ہوکر اور سر نیاز جھکا کر سلام عرض کرتے ہیں۔ اور ادھر رؤف رحیم اور کریم آقا اپنے امتی کے حال زار کو ملاحظہ فرما کر نگاہ کرم فرماتے ہیں۔ اور رحمت سے تمانی جھولیاں بھر دیتے ہیں۔ جالی کے جھروکوں سے ہر وقت نور کی شعاعیں نکلتی رہتی ہیں۔ فقیر کو بھی الحمد للہ! اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے یہ نظارے نصیب کیے۔ پھر ان کا تو کہنا ہی کیا۔ جو صبح شام دیدارِ رسول کی عید سے سرفراز ہوتے ہیں۔ بلاشبہ تمام نیکیوں سے بڑی اور افضل ترین نیکی بارگاہ نبوت کی حاضری ہے۔ جس مسلمان کے پاس حاضر ہونے کے ظاہری اسباب بھی ہوں۔ اور وہ حاضر نہ ہو۔ تو وہ بڑا ظالم ہے۔ کیونکہ خداوند کریم نے قرآن مجید میں خود واضح اعلان فرما دیا ہے۔ کہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والو، سیہ کارو۔ اگر میرے محبوب کے دروازے پر آجاؤ اور میرے نبی بھی تمہاری سفارش فرمائیں تو میں ان کے وسیلہ جلیلہ کے صدقے تمہیں ضرور بخش دوں گا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم بار بار حاضری کے ساتھ ساتھ مدینہ میں موت عطا فرمائے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ مدینہ پاک کی مقدس گلیوں سے جنازہ اٹھے۔ (آمین)

چبوترہ اصحاب صفہ

مسجد نبوی کے پیچھے بائیں طرف ایک سایہ دار جگہ تھی۔ جہاں فقراء

اور مساکین صحابہ کرام جن کا کوئی ذریعۂ روزگار اور گھر بار نہ تھا۔ ہر وقت وہاں ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ حضور نبی اکرم حکم خداوندی کے مطابق اکثر انکے ساتھ بیٹھتے انہیں دینی تعلیم دیتے اور انکو اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ خدا کے نزدیک تمہاری بڑی عزت ہے۔ تم ہر وقت اس کی یاد میں رہتے ہو۔ دیگر صحابہ کرام کو ان سے محبت اور اخوت و ہمدردی کی ہدایت فرماتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے برگزیدہ صحابی بھی اصحاب صفہ میں سے تھے۔ اسی مقام کو آج چبوترہ اصحاب صفہ کہا جاتا ہے۔ اس جگہ بیٹھ کر عبادت کرنا بڑی فضیلت اور مرتبہ کا باعث ہے۔ کیونکہ اس جگہ پر ان صحابہ کے ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بارہا تشریف فرما ہوئے۔

مسجد قبا شریف

یہ وہی مسجد پاک ہے جس میں ہجرت کے موقع پر مدینہ شریف جاتے ہوئے حضور نبی اکرم نے سب سے پہلے قیام فرمایا تھا۔ قرآن کریم نے اسی مسجد کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ اس کی بنیاد تقویٰ اور رضائے الٰہی پر رکھی گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد کی تعمیر خود اپنے مقدس ہاتھوں سے فرمائی تھی۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ اس میں دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے۔ اسی مسجد پاک میں وہ مقام ہے۔ جہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو بیت اللہ شریف کی زیارت کروائی۔ تاکہ صحابہ کو بیت اللہ شریف کی جدائی کا احساس نہ ہو۔ یہ میرے آقا کا معجزہ تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ مسجد قبا میں دو رکعت نماز

Marfat.com

ادا کرنا۔ بیت المقدس شریف کی دو بار زیارت کرنے سے بہتر ہے۔ اس مسجد پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے حاضری کی سعادت بخشی۔ الحمدللہ !

قبرستان جنت البقیع شریف

جنت البقیع مدینہ شریف کا وہ بابرکت قبرستان ہے۔ جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے صاحبزادیاں۔ ازواجِ مطہرات۔ ہزاروں صحابہ کرام اہل بیتِ عظام۔ شہدا۔ تابعین۔ اولیا۔ اور جید علما۔ مدفون ہیں۔ ترکوں کے دور میں اور ان سے قبل مزارات پر نہایت خوب صورت روضے تھے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن اس قبرستان سے ستر ہزار آدمی ایسے اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ اور وہ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضور علیہ السلام نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میں اٹھوں گا۔ میرے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما۔ ان کے بعد جنت البقیع والے۔ اور ان کے بعد جنت المعلےٰ یعنی مکہ شریف والے۔ اور پھر باقی کائنات والے اپنی قبور سے اٹھیں گے۔ اور یہ وہی مبارک قبرستان ہے۔ جہاں سیدہ فاطمہ زہرا سیدہ عائشہ صدیقہ۔ حضرت عباس اور حضرت امام حسن۔ حضرت عثمان غنی۔ حضرت امام زین العابدین اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آرام فرما ہیں۔

حسب ذیل اکابر صحابہ کرام کے مزارات کے نشانات ابھی تک باقی ہیں۔

۱:۔ حضرت ابراہیم بن سرکارِ دو جہاںؐ ۲:۔ جنابہ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

Marfat.com

۳۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ | ۴۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ
۵۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ | ۶۔ حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ
۷۔ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ | ۸۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
۹۔ سیدہ زینب علیہا السلام | ۱۰۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا
۱۱۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا | ۱۲۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۳۔ حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا | ۱۴۔ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا
۱۵۔ حضرت بی بی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا | ۱۶۔ حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا
۱۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ | ۱۸۔ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا (والدہ حیدر کرار)
۱۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ | ۲۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
۲۱۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ | ۲۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۲۳۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

ان کے علاوہ باقی بزرگانِ دین کے مزارات کے نشانات معدوم ہیں۔

خداوندکریم بار بار ان مزارات پر حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے صدقے ہمیں بھی مدینہ پاک کی زیارت نصیب فرمائے۔ آمین۔

کوئی بات نہیں قبر ملے یا نہ ملے۔ ملک حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے جانوروں کی خوراک تو بن جائیں۔ یہ مرتبہ کہاں اور ہم گنہگار کہاں۔ خیر وہ تو کریم ہیں۔ ضرور کرم کریں گے۔ انشاء اللہ تعالٰے۔

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کا مزار

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف بھی مدینہ پاک میں مسجد نبوی کے باب السلام کے قریب

Marfat.com

ایک چھوٹی سی گلی میں مکانوں کے اندر ہے۔ عام لوگ وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ مزار شریف بالکل صحیح حالت میں ہے۔ اس پر سبز غلاف پڑا ہوا ہے اور قبر شریف پر یہ سنہری حروف میں لکھا ہوا ہے۔

هٰذا قبرُ عكاشۃ صاحبُ رسولِ صلّی اللہ علیہ وسلّم

اب پتہ چلا ہے۔ کہ مسجد نبوی شریف کی توسیع کرتے وقت آپ کا مزار شریف بھی شہید کر دیا گیا ہے جیسے حضور کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے مزارات بھی توسیع کے بہانے سے مٹا دیئے گئے ہیں۔

مسجد شمس

مسجد شمس مسجد قبا کے قریب ہی مشرقی جانب واقع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنی نضیر کا محاصرہ فرمایا۔ تو آپ نے چھ روز متواتر اس مقام پر نماز ادا فرمائی۔ بعد میں اس جگہ مسجد تعمیر کر دی گئی۔ اس مسجد کو مسجد شمس اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جگہ بہت اونچائی پر تھی۔ سورج طلوع ہوتے ہی نظر آجاتا تھا۔ باقی حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کی نماز اور ردِّ شمس والا واقعہ وادی صہبا خیبر شریف میں ہوا تھا۔ وہاں بھی مسجد شمس موجود ہے۔ اس جگہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کو واپس کیا۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز عصر ادا فرمائی تھی۔

وادیٔ شفا شریف

یہ وہی مبارک وادی ہے۔ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر سے واپسی پر توقف فرمایا۔ اور اسی مقام پر ارشاد فرمایا تھا۔ کہ تُرابُ المدینۃِ شفاءٌ میرے شہر مدینہ کی مٹی میں ہر بیماری کی شفا موجود ہے۔

Marfat.com

جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے مدینہ پاک واپس تشریف لائے تو آپ کے امتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شہر سے باہر آکر آپ کا استقبال کرتے تھے۔ حتیٰ کہ مدینہ پاک کے پہاڑ اور درخت بلکہ ہر چیز اپنے اپنے انداز میں استقبال کرتی تھی۔ اور صلوٰۃ وسلام پیش کرتی تھی۔ کیونکہ آپ ساری کائنات کے رسولِ برحق ہیں۔ اسی طرح جب آپ جنگِ بدر سے واپس تشریف لائے۔ تو سلامی کے واسطے ہوا بھی حاضر ہوئی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ کہ حضور آندھی آرہی ہے۔ تو اس وقت اسی مقام پر حضور نے فرمایا تھا۔ کہ میرے مدینہ کی ہوا کو آندھی مت کہو۔ بلکہ ریحٌ طَیِّبَۃٌ کہو۔ چنانچہ جب حضور کی سواری عین اسی وادی میں پہنچی تو ہوا بھی حاضر ہوگئی۔ اور حضور پاک کی سواری مبارک کے اردگرد چکر لگا کر قربان ہوگئی۔ بہرحال وادی شفا اہم ترین زیارت کا مقام ہے فقیر نے ان تمام مقدس مقامات کی زیارت کا شرف حاصل کیا (الحمد للہ تعالیٰ)

جبلِ اُحد شریف

مدینہ پاک میں یہ وہ مبارک پہاڑ ہے۔ جسے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوستی کا بہت بڑا شرف عطا فرمایا تھا۔ اور اس کے حق میں یہ الفاظ مبارک ارشاد فرمائے۔ "ھٰذا جَبَلٌ یُحِبُّنَا و نُحِبُّہٗ" یہ وہ پہاڑ ہے جس سے ہم محبت کرتے ہیں اور یہ ہم سے بہت محبت کرتا ہے۔ احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ چار پہاڑ جنت میں جائینگے

۱:۔ جبلِ احد ۲:۔ جبلِ طور ۳:۔ جبلِ ورقان ۴:۔ جبلِ قاسیون

جبلِ احد مدینہ پاک میں ہے اور باقی تین دمشق میں ہیں۔ اللہ کے فضل سے مجھے چاروں کی زیارت نصیب ہوئی۔ اسی جبلِ اُحد کے دامن میں

Marfat.com

اسلام کی پہلی جنگ بدر کے بعد دوسری مشہور اور تاریخی جنگ احد لڑی گئی جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور اسلام کے عظیم سپہ سالار حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کئی صحابہ کبار نے جام شہادت نوش فرمایا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور کئی شہید صحابہ کرام کے مزارات بھی اسی پہاڑ کے قریب واقع ہیں۔ گویا یہ پہاڑ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا محب بھی ہے اور محبوب بھی۔ اس مبارک پہاڑ کی زیارت کے وقت زائرین پر عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔

خمسہ مساجد

غزوہ خندق کے موقع پر جن مقامات پر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علی اور حضرت سلمان فارسی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خیمہ جات نصب تھے۔ اس غزوہ میں عظیم فتح حاصل ہونے کے بعد ان مقامات پر بطور یادگار پانچ مساجد تعمیر کر دی گئیں۔ ان مساجد میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں ادا فرمائی ہیں۔ ان میں سب سے افضل مسجد فتح ہے۔ کیونکہ اس مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا خیمہ نصب تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی خیمہ میں فتح کی دعا فرمائی تھی۔ جو قبول ہوئی۔ اس لئے اسے مسجد فتح کہتے ہیں۔ اس لئے تمام زائرین کو ان مساجد میں ضرور حاضری دے کر دعائیں مانگنی چاہیئں۔

غارِ سجدہ

خمسہ مساجد کے قریب جبلِ سلع میں یہ غار مبارک ہے۔ امام الانبیا

Marfat.com

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس غار میں امت کی بخشش کی دعائیں فرماتے تھے۔ اور کئی مرتبہ پوری پوری راتیں اس مبارک غار میں متواتر بسر فرماتے تھے صحابہ کرام فرماتے ہیں۔ کہ ایک رات ہم نے حضورؐ کو کہیں موجود نہ پایا۔ تلاش کرتے ہوئے جبلِ سلع پر پہنچے، تو حضورؐ اسی غار میں سجدہ ریز ہو کر زار و قطار رو رہے تھے۔ مثنوی شریف میں مولانا روم علیہ الرحمۃ نے بھی اس واقعہ کا ذکر فرمایا ہے۔ اسی مبارک غار میں امت کی بخشش کا وعدہ ہوا۔ جس پر حضورؐ نے سجدۂ شکر ادا فرمایا۔ الحمد للہ اس غار کے ذرہ ذرہ کو چومنا نصیب ہوا۔

مسجد قبلتین

مدینہ طیبہ میں بیرِ عثمان رضی اللہ عنہ کے قریب "مسجد قبلتین" واقع ہے یہی وہ مقدس مسجد ہے۔ جس میں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ دورانِ نماز قلبِ اقدس میں خیال آیا۔ کہ میرا قبلہ بیت اللہ شریف ہونا چاہیئے۔ اسی وقت ربِ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی خواہش کو پورا فرمایا۔ وحیٔ الٰہی کے مطابق آپ نماز کے اندر ہی بیت المقدس کی طرف سے کعبہ مقدسہ کی طرف پھر گئے۔ چونکہ دُو رکعتیں بیت المقدس اور دُو رکعتیں بیت اللہ شریف کی طرف پڑھی گئیں اسی لئے اس مسجد کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ اسی مقام پر تحویل قبلہ کا قرآن مجید میں بھی ذکر موجود ہے۔

مسجدِ جمعہ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحکم الٰہی ہجرت کے موقع پر

Marfat.com

مسجد شریف سے مدینہ پاک کی طرف روانہ ہوئے۔ جمعہ کا دن تھا۔ استقبالیوں کا اتنا بڑا ہجوم تھا۔ کہ راستہ میں ہی جمعہ کا وقت ہوگیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی سالم بن عوف کے گھروں کے نزدیک جمعہ کی نماز ادا فرمائی۔ اسی مقام پر مسجد تعمیر کردی گئی۔ جو آج مسجد جمعہ کے نام سے مشہور ہے۔

مسجد غمامہ

یہ وہ مسجد ہے۔ جہاں حضور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اکثر و بیشتر نماز استسقاء بھی اس مسجد میں ادا فرماتے تھے۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی نماز جنازہ بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مقام پر پڑھائی تھی۔ اسی مسجد غمامہ کے قریب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مسجدیں بھی ہیں۔

مسجد شمس

یہ مسجد وادیٔ صہبا میں خیبر کے نزدیک واقع ہے۔ یہی وہ مقدس مقام ہے۔ جہاں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیارے داماد خلیفہ چہارم علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی گود میں اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابھی نماز عصر ادا نہیں فرمائی تھی۔ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پہلے ہی ادا فرما چکے تھے۔ سورج مغرب کی طرف رواں دواں تھا۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرنا گوارا نہ کیا۔ آخر سورج غروب ہوگیا۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز قضا ہونے کا علم ہوا تو آپ نے دعا فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کے اشارے سے سورج واپس لوٹ آیا۔ اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے قضا نماز کو ادا فرمایا۔ اس مسجد میں بھی بندہ نے نوافل ادا کیے۔ اور دعائیں کیں (الحمد للہ تعالیٰ)

خیبر شریف

مدینہ طیبہ سے تقریباً ایک سو میل کے فاصلہ پر خیبر شریف کا مبارک گاؤں آباد ہے۔ اسی مقام پر تاریخ اسلام کی مشہور لڑائی جنگِ خیبر ہوئی حضور علیہ السلام کے حکم سے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے اس جنگ میں فتح حاصل کر کے "فاتح خیبر" کا لقب پایا۔ شہدائے خیبر کے مزارات بھی زیارت گاہ خاص و عام ہیں۔ اسی مقام پر ایک چشمہ ہے جو عین العلی کے نام سے مشہور ہے۔ دورانِ لڑائی حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے ایک کافر کے سر پر اس زور سے تلوار ماری کہ اس کا سر چیرتی ہوئی زمین میں دھنس گئی۔ آپؓ نے تلوار زمین سے نکالی تو ساتھ ہی پانی بھی نکل آیا۔ یہاں پر اب تک چشمہ جاری ہے۔ الحمد للہ فقیر کو اس چشمہ کا پانی بھی نصیب ہوا۔ اور اس پاک پانی سے غسل بھی کیا۔ خیبر شریف میں حجاج اور دیگر زائرین کو ضرور جانا چاہیے۔ اور یہاں عین العلی، مسجد علی، قلعہ خیبر، شہدائے خیبر کے مزارات اور باغ فدک کی زیارت بھی کرنی چاہیئے۔ خیبر میں سات قلعے ہیں جو مختلف پہاڑیوں پر واقع ہیں۔ لیکن وہ قلعہ جس کا دروازہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے اکھاڑا تھا۔ سب سے اونچا اور بڑا ہے۔ دروازہ کا نشان

Marfat.com

اب تک موجود ہے۔

مکان حضرت ابُوایوّب انصاری رضی اللہ عنہ

یہ وہی مبارک مکان ہے۔ جہاں ہجرت کے دن حضور علیہ السلام کی اونٹنی بحکمِ الٰہی آکر بیٹھی تھی۔ مسجدِ نبوی شریف کے متصل شرقی جانب پہلی گلی میں دارِ عثمان رضؓ اور دوسری گلی میں دارِ حضرت ابُوایوب انصاری رضؓ ہے۔ اس مبارک مکان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً سات ماہ قیام فرمایا تھا۔ اس گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کمان بھی موجود ہے۔ جو آپ نے جنگِ احد میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی تھی۔ اس گھر میں حضرت فاطمہ پاک رضؓ کے گھر کا تالا بھی موجود ہے۔ یہاں حاجی صاحبان کو ضرور حاضری دینی چاہیئے۔ اور دُعا کرنی چاہیئے کہ خداوند کریم ہر مسلمان کو حضرت ابوایوّب انصاری رضؓ جیسا عشق عطا فرمائے جن کے عشقِ صادق کی وجہ سے حضور علیہ السلام خود بخود کافی عرصہ تک مہمان رہے۔ جب حضور علیہ السلام کا اپنا مکان تعمیر ہوگیا۔ تو فرمایا، ابوایوبؓ! اگر اجازت دے تو میں اپنے مکان میں چلا جاؤں۔ ورنہ ساری زندگی تیرے پاس رہوں۔ سبحان اللہ یہ ہے جذبۂ محبت۔

میدانِ بدر

بدر وہ مبارک مقام ہے۔ جہاں تاریخ اسلام کی سب سے پہلی جنگ لڑی گئی۔ اس جنگ کا ذکر قرآن مجید اور احادیث میں وضاحت کے ساتھ ملتا ہے۔ اسی لڑائی میں خداوند کریم نے مٹھی بھر مسلمانوں کو کفار کی بہت

Marfat.com

بڑی جماعت پر فتح عطا فرمائی مسلمانوں کی قلیل جماعت کفار کی کثیر جماعت پر غالب آ گئی۔ اب اس علاقہ میں کھجوروں کے شاندار باغات اور پانی کے چشمے ہیں۔ اسی مقام پر گنج شہدا یعنی بدر کے شہیدوں کے مزارات بھی ہیں وہ مبارک پہاڑ بھی موجود ہیں جہاں جنگ بدر میں مسلمانوں کی امداد کیلئے آسمان سے فرشتے نازل ہوئے تھے۔ بعض عرب حضرات کہتے ہیں کہ اب بھی جمعہ کی شب اس پہاڑ سے نقارے کی آواز آتی ہے۔ اس لیے بعض عربی اس پہاڑ کو "جبل الطبول" بھی کہتے ہیں۔

"جبل الطبول" کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف رکھنے کا وہ مقام ہے۔ جہاں پیارے نبی علیہ السلام نے بیٹھ کر مسلمانان بدر کی رہنمائی فرمائی تھی۔ مجھے ایک بزرگ عرب نے دوران گفتگو بتایا کہ میں نے کئی مرتبہ "جبل طبول" سے جمعرات اور پیر کو نقاروں کی آواز کو سنا ہے۔ بہرحال زائرین کو میدانِ بدر میں جا کر آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرنا چاہیئے۔ اور عالمِ اسلام کی فتح و نصرت کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں کہ خداوند کریم شہداء بدر اور غازیانِ بدر کے طفیل اسلام کو غلبہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرتِ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مقدس مزار

مدینہ شریف سے تقریباً ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ جانے والی سڑک پر تقریباً ۱۵ میل دور ابواء کے مقام پر حضور نبی کریم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار شریف واقع ہے۔ ترکوں نے اس مزار مبارک کو نہایت ہی خوبصورت انداز میں بنایا تھا۔ اور اس پر ایک بہترین گنبد شریف

Marfat.com

بھی تھا۔ جسے اب نجدی حکومت نے مسمار کر دیا ہے۔ اور اب صرف چند پتھروں سے قبر مبارک کا نشان ظاہر ہے۔ اس قبر کو دیکھ کر سخت دل آدمی کے بھی آنسو نکل آتے ہیں۔ ہر وقت اس مقدس مزار پر انوار کی بارش برستی رہتی ہے۔

"مقام ابوا" وہی جگہ ہے۔ جہاں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا مدینہ شریف سے مکہ شریف جاتے ہوئے سخت بیمار ہوگئی تھیں۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف صرف پانچ برس تھی۔ حضور اپنی والدہ ماجدہ کو سخت تکلیف میں مبتلا دیکھ کر رونے جاتے تھے۔ اور اپنی والدہ ماجدہ کا سر بھی اپنے دست مبارک سے دباتے تھے۔ حضرت آمنہ رضؓ کے رخسارِ انور پر جب آپ کے مبارک آنسو گرے تو امی جان نے آنکھیں کھول کر اپنے مقدس بیٹے کو سینے سے لگا لیا۔ اور جدائی کے ایسے اشعار پڑھے۔ کہ حاضرین بھی سن کر رو پڑے۔ اسی حالت میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔ اور وہیں مدفون ہوئیں۔ اس خطۂ زمین پر ہمارے دل فدا اور جانیں قربان ہوں۔ حضرت بی بی آمنہؓ کے توسل سے اس مقام پر خوب دعائیں کیں۔ خداوند کریم بار بار حاضری نصیب کرے (آمین)

حضرت مالک بن سنانؓ کا مزار

مدینہ منورہ میں کھجور منڈی کے قریب ایک کوچہ میں معروف صحابی حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کا مزار پُرانوار ہے۔ آپؓ نے جنگ احد میں جامِ شہادت نوش فرمایا تھا۔ جنگ احد سے واپسی پر آپ کی والدہ

Marfat.com

نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بیٹے کا حال دریافت کیا تو حضور علیہ السلام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف، انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اور انہوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی طرف اشارہ فرمادیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے فوراً یہ الفاظ نکل گئے۔ کہ اے عورت تیرا بیٹا پیچھے آرہا ہے۔ عورت نے دیکھا تو حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آرہے تھے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنی قدرت سے حضرت مالک رضی اللہ عنہ کو زندہ کر دیا۔ شہادت کے بعد حضرت مالک رضؓ کا دوبارہ زندہ ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ کی کرامت ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی وجہ پوچھی۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ بے شک میرا ابو بکر صدیق ہے۔ ان کی زبان سے جو نکل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً سچ کر دکھایا۔ تاکہ حضرت ابو بکرؓ کی صداقت پر حرف نہ آئے۔ کافی عرصہ کے بعد حضرت مالک بن سنانؓ کا مدینہ طیبہ میں وصال ہوا۔ ان کے مزار پر انوار پر بھی حاضری کی سعادت حاصل کی۔

مدینہ پاک کی کھجوروں کے نام

مدینہ منورہ میں کھجوریں نہایت عمدہ اور کئی اقسام میں پائی جاتی ہیں ان اقسام میں (۱) برنی (۲) عجوہ (۳) شلبی (۴) معجزہ (۵) کلمہ (۶) عنبری (۷) حلوہ زیادہ مشہور ہیں۔

Marfat.com

کھجوروں کے موسم میں مدینہ پاک میں بارش نہیں ہوتی۔ تاکہ کھجوریں خراب نہ ہوں۔ یہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے۔ کیونکہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم علیہ السلام کے ظاہری زمانہ اقدس میں کھجوروں کے موسم میں سخت بارش ہوئی۔ ایک بدو نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں درخواست کی۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اس طرح ہماری فصل ضائع ہو جائے گی۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اب قیامت تک کھجوروں کے موسم میں بارش نہیں ہو گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے مدینہ پاک کی کھجوروں میں کوئی بیماری یا کیڑا وغیرہ بھی نہیں لگتا۔ سبحان اللہ!

باغ سلمان فارسیؓ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلاشِ حق میں ایران سے نکلے۔ اور مدینہ کے یہودی تاجروں کے ایک قافلہ کے ہمراہ یہاں آگئے۔ قافلہ والوں نے انہیں غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے۔ تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک دیکھتے ہی اسلام قبول کر لیا۔ یہودی تاجر اس بات پر غضبناک ہو گیا۔ اس نے آپ کی آزادی کے لئے کھجوروں کے تین سو پودے لگانے اور چالیس اوقیہ سونا فوراً ادا کرنے کی شرط لگائی۔ جب آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عاشق صادق حضرت سلمان فارسیؓ کے مخدوش حالات کا پتہ چلا۔ تو آپ صحابہ کرامؓ کی جماعت کو ہمراہ لے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے مل کر خود اپنے ہاتھوں سے اس باغ میں تقریباً تین سَو کھجوروں کے پودے لگائے۔ اور ایک صحابیؓ نے فوراً چالیس اوقیہ سونا بھی ادا فرما دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے جن پودوں کو خود لگایا تھا۔ وہ فوراً ایک کر تیار ہو گئے۔

اس باغ میں دو درخت ایسے بھی موجود تھے۔ جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے لگایا تھا۔ ان درختوں کو بندہ نے خوب چوما اور بار بار سینے سے لگایا۔ اب سننے میں آیا ہے۔ کہ نجدی حکومت نے ان کھجوروں کو شہید کر دیا۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن)

مدینہ پاک کے کنوئیں

یوں تو مدینہ منورہ کا ذرہ ذرہ، گلی کوچہ، ایک ایک درخت اور ہر پتھر پُر نور ہے۔ ریت کا ہر ٹیلا اور پہاڑ مانندِ کوہِ طور ہے۔ اسی طرح مدینہ شریف میں کچھ کنوئیں وہ ہیں۔ جنہیں سرکارِ دو عالمؐ سے خاص نسبت ہے۔ جنہیں حضور نے مشرف فرمایا۔ اور آج وہ مقدس کنوئیں زیارت گاہ اہلِ محبت و ایمان ہیں۔ زائرین کو ان کنوؤں پر بھی ضرور حاضری دینی چاہیئے۔ چند مشہور کنوئیں درجِ ذیل ہیں۔

بیئرِ اریس

یہ کنواں مسجد قبا شریف کے قریب ہی دائیں طرف واقع ہے۔ نجدی حکومت نے بغض و عناد کی وجہ سے مٹی اور پتھر وغیرہ ڈال کر اس کا پانی خشک کر دیا ہے۔ تا کہ لوگ فیض حاصل نہ کر سکیں۔ بیئرِ اریس کا پانی پہلے

Marfat.com

کھاری تھا۔ حضور علیہ السلام نے اس میں اپنا لعاب دہن شریف ڈالا تھا۔ جس کی برکت سے اس کا پانی نہایت ہی لطیف اور شیریں تھا۔ آپ اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ اکثر اس کنوئیں پر تشریف لے جاتے تھے۔ کبھی کبھار محبت اور پیار کی وجہ سے حضور علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس میں پاؤں لٹکا کر بیٹھا کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس انگوٹھی مبارک کو پہنا کرتے تھے۔ اسے بعد از وصال مبارک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی استعمال فرمایا۔ یہ انگوٹھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مبارک سے اچانک کنوئیں میں گر گئی جبکہ آپ کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور انگوٹھی مبارک کو انگلی میں پھرا رہے تھے۔ تین روز تک اسے تلاش کرایا گیا۔ حتیٰ کہ سارا پانی باہر نکال دیا۔ مگر انگوٹھی نہ ملی۔ بس اسی روز سے آپ کی خلافت میں زوال کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کے گم ہونے سے ان کے ملک میں زوال شروع ہوا تھا۔ اس وجہ سے اس کنوئیں کو "بئر خاتم" بھی کہتے ہیں۔

بئر غرس

یہ کنواں مسجد قبا شریف سے مشرقی جانب تقریباً آدھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ بہت بڑا کنواں ہے۔ اس میں سیڑھیاں بھی ہیں۔ جن سے لوگ نیچے اتر کر اپنے ہاتھوں سے پانی پیتے تھے۔ اسے بھی خشک کر دیا گیا ہے۔ اس کنوئیں کی بڑی فضیلت ہے۔ اس کا پانی نہایت میٹھا اور متبرک تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہشتی

Marfat.com

کنوئیں کا نام دیا تھا۔ آپؐ اکثر اس کے پانی سے وضو فرماتے تھے۔ یہی وہ مقدس کنواں ہے جسکے بارے میں آپؐ نے وصیت فرمائی تھی کہ بعد از وصال مجھے اس کے پانی سے غسل دیا جائے۔ چنانچہ آپؐ کی وصیت کے مطابق بئر غرس کے پانی سے آپ کو غسل دیا گیا تھا۔

بئر عثمانؓ

یہ کنواں مسجد قبلتین سے قریب ہی شمال کی طرف وادیٔ عقیق میں واقع ہے۔ اس کا پانی نہایت صاف اور بیحد شیریں ہے۔ خلیفہ سوم داماد رسولؐ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کنوئیں کو خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف فرما دیا تھا۔ جسکی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان کو جنت کی بشارت عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ اب یہ کنواں بئر عثمان کے مبارک نام سے مشہور ہے۔ حالانکہ پہلے اس کا نام بئر رومہ تھا۔

بئر بضاعہ

یہ کنواں مسجد نبوی شریف کے باب مجیدی سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کو جاتے ہوئے دائیں طرف آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں کا پانی نوش فرمایا۔ اکثر وضو بھی فرمایا۔ اور اس میں اپنا لعاب دہن بھی ڈالا تھا۔ اس کنوئیں کے لئے آپؐ نے خیر و برکت کی دعا بھی فرمائی تھی۔ اس لئے صحابہ کرامؓ اس کنوئیں کا پانی تبرکاً پیا کرتے تھے۔ اور جو صحابیؓ بیمار ہو جاتے۔ وہ اس کنوئیں کے پانی سے غسل کرتے تھے۔ اور تین بار غسل کرنے سے پانی کی برکت سے اللہ تعالیٰ صحت و عافیت عطا فرماتا

Marfat.com

تھا۔ ان کے علاوہ بئر بُصہ، بئر حا، اور بئر علین بھی مدینہ شریف کے مشہور کنوئیں ہیں۔

مدینہ پاک کی بارش

یوں تو ہر وقت مدینہ شریف میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ لیکن ظاہری طور پر بھی بارانِ رحمت کا عجیب دلکش منظر ہوتا ہے۔ حرم نبوی شریف کے پرنالے خوب چلنے لگتے ہیں۔ خصوصاً وہ پرنالہ جس سے گنبدِ خضریٰ کا پانی آتا ہے۔ وہاں عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی شمع رسالت کے پروانوں کا ہجوم لگ جاتا ہے۔ خوب جی بھر کر پانی پیتے ہیں۔ وضو اور غسل کرتے ہیں۔ اپنے کپڑوں کو بھگوتے ہیں۔ اور تبرکاً بالٹیاں بھر کر لیجاتے ہیں۔ زمزم شریف کا پانی بھی مقدس ہے۔ لیکن قصرِ محبوب سے جو اہرِ رحمت لگ کر نیچے آتا ہے۔ خدا کی قسم۔ اس کی لذت ان سے پوچھیں جنہیں پینا نصیب ہوا ہے۔ الحمد للہ! مجھے یہ سعادت کئی مرتبہ نصیب ہوئی۔ خدا کرے۔ کہ ظاہری و باطنی بارانِ رحمت ہو سامنے سبز گنبد ہو۔ اور ہم گنہگار ہوں۔ ؎

خدایا ایں کرم بارِ دگر کن

باغ فدک

باغ فدک خیبر سے تقریباً تیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اب وہاں کوئی باغ نہیں۔ خالی زمین ہے۔ ویسے اس علاقہ میں کھجوروں کے باغات کثرت سے ہیں۔ اہل مدینہ عام طور پر سیر و تفریح کے لئے وہاں جاتے

Marfat.com

رہتے ہیں۔ بندہ نے بھی وہاں حاضری دی اور وہاں کے سر سبز علاقوں کی سیر کی۔ ایک ایک درخت کو رو رو کر گلے لگایا۔ کہ شاید کسی سے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پاک نے مس کیا ہو۔ اور ایک ایک راہ کو سلام پیش کیا۔ کہ شاید کسی راستہ سے محبوب کا گذر ہوا ہو۔ ویسے بھی مدینہ پاک کے راستوں پر ہر وقت فرشتوں کا پہرہ لگا رہتا ہے۔ تاقیامت اس پاک شہر میں نہ دجال کا گذر ہوگا۔ اور نہ ہی طاعون وغیرہ کی بیماری داخل ہوگی۔ خداوند کریم ہمیں مدینہ طیبہ کی موت نصیب فرمائے۔ (آمین)

تبوک شریف

اس مقام پر تاریخ اسلام کی عظیم جنگ واقع ہوئی جو غزوۂ تبوک کے نام سے مشہور ہے۔ تبوک کا شہر مدینہ شریف اور دمشق کے تقریباً وسط میں ہے تبوک کے قریب ساحل بحر احمر پر حضرت شعیب علیہ السلام کا شہر مدین آباد ہے اس علاقہ میں قوم ثمود اور قوم عاد کے آثار ابھی تک موجود ہیں۔ غزوہ کے سلسلہ میں حضور علیہ السلام نے تبوک میں بیس روز تک قیام فرمایا۔ بالآخر اہل تبوک نے جزیہ پر آپ سے صلح کر لی۔

اس غزوہ کے جیش کی تیاری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خصوصیت سے حصہ لیا۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی بڑے ایثار کا ثبوت دیا۔

مکان حضرت سعدؓ

مدینہ طیبہ میں معروف صحابی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے مکان کی بھی زیارت کی۔ اس مکان میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اکثر تشریف لایا کرتے تھے۔ اس مکان میں وہ مقدس کمان ابھی تک موجود ہے۔ جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ "اِرْمِ یَا سَعْدُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ" "اے سعد، تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ یہ تیر چلاؤ" اس مکان اور کمان کی زیارت بھی باعثِ برکت ہے۔

مسجد مائدہ

یہ وہ جگہ ہے۔ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیارے نواسوں حضرت حسنین کریمین (امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما) کو تلاش فرماتے ہوئے تشریف لے گئے تھے۔ یہاں دونوں بھائی آرام فرما تھے اتنے میں حضرت علی شیرِ خدا اور حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی وہاں تشریف لے آئے۔ مشہور ہے۔ کہ اسی مقام پر اسی وقت خداوند تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبریل علیہ السلام کھانا لے کر حاضر ہوئے۔ اس لئے اسے مسجد مائدہ کہا جاتا ہے۔ اب بھی اس مقام پر کرامت کے طور پر پانچ پیالوں کے نشان پتھر پر موجود ہیں۔ مسجد کے قریب حضور علیہ السلام کی ناقہ مبارکہ کی قبر بھی موجود ہے۔

حضور علیہ السلام کا معجزہ

جب قریش کے سردار ابوجہل وغیرہ نے حضور علیہ السلام کو اپنے

Marfat.com

پاس آنے کی دعوت دی۔ تو حضور علیہ السلام کی آمد سے پہلے ابوجہل نے تمام قریشیوں اور اہل مجلس کو تاکید کی کہ مسلمانوں کے نبی کی تعظیم اور ادب کے لئے کوئی کھڑا نہ ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ جب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس میں تشریف لائے۔ تو سب سے پہلے بے ساختہ خود بخود ابوجہل کھڑا ہو گیا۔ یہ میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ تھا۔ جس کا اظہار آج بھی اس طرح ہو رہا ہے کہ مدینہ طیبہ میں بعض منکرین شان رسالت کرایہ دار نام نہاد مولوی خاص طور پر تبلیغ کرتے ہیں۔ کہ روضہ اقدس کی پاک سنہری جالی کو بوسہ نہ دیا جائے۔ جالی کو بوسہ شرک اور بدعت ہے۔ ان منکرین عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپاک سازش بے بنیاد فتووں اور نام نہاد تبلیغ کے باوجود شمع رسالت کے پروانے دیوانہ وار جالی مبارک کو چومتے ہیں۔ حاضری کے وقت عشاق باادب دست بستہ صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ اور بار بار جالی مقدس کو بوسہ دینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ یہ بھی ہمارے آقا علیہ السلام کا زندہ معجزہ ہے خداوند کریم سب مسلمانوں کو ادب و تعظیم کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

مدینہ طیبہ کی یادیں

ویسے تو دیار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گزرنے والا ہر لمحہ روحانی کیف وسرور اور ایمانی حلاوت میں اضافہ کا باعث تھا۔ اس لئے اس مقدس شہر کی یادیں تازندگی فراموش نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ وہاں کا ہر ذرہ دلکش، ہر چیز لذیذ اور ہر بات نرالی ہے۔ بہر حال دل کو زندہ اور

Marfat.com

ایمان کو تازہ رکھنے والے چند حقائق پیش کرتا ہوں۔

۱:۔ مدینہ منورہ کے تمام ہوٹلوں کے دروازوں پر یہ پیارے الفاظ تحریر تھے۔

یَا دَاخِلَ الدَّار ۔ صَلِّ عَلَى النَّبِیِّ الْمُخْتَار

اے داخل ہونے والے! نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ۔

ان مبارک الفاظ کو دیکھ کر آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے اور فوراً زبان پر درود وسلام جاری ہو جاتا تھا۔ (سبحان اللہ)

۲:۔ مدینہ پاک کا یہ روح پرور نظارہ کبھی ہمیشہ یاد رہیگا۔ کہ صبح سویرے گلی کوچوں میں دودھ بیچنے والے اس طرح پیاری پیاری آوازیں دے کر دودھ فروخت کرتے ہیں۔

اِشْرَبُوا الْحَلِیْبَ صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْبَ

یعنی پیو دودھ اور پڑھو درود۔

ان مبارک الفاظ کو بڑی توجہ اور پیار سے سنتے تھے اور وجد آفریں کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

۳:۔ مدینہ طیبہ کے بازار میں دکانوں پر آپ کافی دیر تک چیزوں کو دیکھتے ہیں اور بار بار نرخ معلوم کرتے کے باوجود جاتے وقت ایک چیز بھی نہ خریدیں تو دکاندار قطعاً برا محسوس نہیں کرتے بلکہ خندہ پیشانی سے وہ ان پیارے الفاظ سے رخصت کرتے ہیں۔

طَیِّبْ مَرْحَبًا اَهْلًا وَسَهْلًا

۴:۔ ایک مرتبہ بے خبری میں بازار سے گزرتے وقت میرے پاؤں کی ٹھوکر سے ایک دکاندار کا چھابہ گر گیا۔ میں گھبرا گیا۔ کہ مدنی صاحب

Marfat.com

کا نقصان ہو گیا۔ اب وہ مجھ سے سخت ناراض ہوں گے۔ لیکن اس نقصان کے باوجود وہ فوراً مسکرا کر بولے۔ کوئی بات نہیں۔ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو۔

۵:۔ مدینہ منورہ کے ایک دکاندار سے میں نے لفافہ خریدا۔ لیکن کھلے پیسے نہیں تھے۔ تو کہنے لگا۔ کوئی بات نہیں۔ پھر کسی وقت دے دینا۔ میں نے کہا کہ شاید پھر میں ادھر نہ آسکوں۔ تو کہنے لگا۔ کہ هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ لَكَ وَ بَرَكَةٌ لِيْ۔ پھر یہ آپ کے لئے تحفہ ہو گا۔ اور میرے لئے برکت ہو گی۔

اسی طرح میرے ایک ساتھی نے ایک دکاندار سے گھڑی خریدی۔ چند دن کے بعد ہم اسی دکان سے گزرے۔ تو دکاندار نے کہا کہ گھڑی کی قیمت اب گر گئی ہے۔ یہ تیس ریال واپس لے لو۔ سبحان اللہ! مدینے کے لوگوں کی کیا شان اور کیسی پیاری عادات ہیں۔

۶:۔ مدینہ طیبہ میں اگر کوئی شخص غیر قانونی طور پر داخل ہو جائے تو مدینہ پاک کی پولیس اسے نہیں پکڑتی۔ بلکہ اس کی گرفتاری کے لئے ریاض سے پولیس آتی ہے۔ مدینہ پاک کے سپاہی کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانوں کو نہیں پکڑ سکتے۔ یہ بھی مدینہ پاک کا بہت بڑا اعجاز ہے۔

۷:۔ مدینہ طیبہ کے اکثر و بیشتر گھروں میں ایک دو بکریاں ضرور ہوتی ہیں۔ جس وقت بھی مہمان آتا ہے اسے بکری کا دودھ پیش کیا جاتا ہے۔ حاجیوں کے آرام کی خاطر اہل مدینہ دن کے وقت اپنی بکریوں کو نہیں چھوڑتے۔ رات کو حرم شریف کے دروازے بند ہو جانے

Marfat.com

کے بعد اہل مدینہ اپنی بکریوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ہر بکری پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف پر حاضری دے کر سلام پیش کرنے کا عجیب نظارہ پیش کرتی ہے۔ پھر مدینہ شریف کے گلی کوچوں میں پھر کر مختلف چیزیں کھاتی ہیں۔ سبحان اللہ! مدینہ پاک کی کس کس چیز کا ذکر کریں۔ اس کے لئے تو علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے۔

میلاد شریف کی محفلیں

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے شہر مدینہ منورہ میں میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ محافل انتہائی عقیدت و احترام اور پروقار شان و شوکت سے منائی جاتی ہیں۔ جن میں شرکت سے ایمان کو تازگی مل جاتی ہے۔ (سبحان اللہ) مدینہ پاک کے اکثر گھروں میں محفلِ میلاد شریف اور بزرگان اسلام کے اعراس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اکثر محافل میں بندہ کو بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ دل باغ باغ ہوگیا۔ نہایت ادب و احترام اور قرینے سے محفل میلاد شریف کا انتظام کیا جاتا ہے تمام حاضرین صاف ستھرے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر باادب بیٹھ جاتے ہیں پہلے علیحدہ علیحدہ پھر سب مل کر عربی زبان میں نعتیں پڑھتے ہیں۔ پھر عربی نثر میں حضور علیہ السلام کی خلقت اور بعثت کا بیان کرتے ہیں۔ بعض مقامات پر دلائل الخیرات شریف کا ورد کرایا جاتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک حضور علیہ السلام کا مکمل نسب نامہ پڑھا جاتا ہے۔ آخر میں نہایت ذوق اور ادب سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار پڑھتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

اور صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں۔ ؎

قِیَامُ الْمُحِبِّ لِلْحَبِیْبِ عَلَیْہِ فَرْضٌ
وَتَرْکُ الْفَرْضِ مَا ھُوَ مُسْتَقِیْمٌ
عَجِبْتُ لِمَنْ لَہٗ عَقْلٌ وَّ فَھْمٌ
یَرٰی ھٰذَا الْجَمَالَ وَلَا یَقُوْمُ

ترجمہ: محبوب کے لئے قیام فرض ہے۔ اور فرض کا چھوڑ دینا اچھی بات نہیں۔ عقل وفہم والے کے لئے تعجب ہے کہ ایسے حسین کو بھی دیکھے اور پھر بھی کھڑا نہ ہو۔

بارگاہِ نبوی میں الوداعی سلام

ہر حاجی کے لئے دو وقت نہایت عجیب وغریب ہوتے ہیں۔ ایک وقت جبکہ مدینہ پاک میں داخلہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا وقت جبکہ رحمتِ دو جہاں، تاجدارِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے رخصتی ہوتی ہے۔ اور آخری مرتبہ صلوٰۃ وسلام پیش کرنے اور سبز گنبد کا نظارہ کرنے کا رقّت انگیز منظر قابلِ دید ہوتا ہے۔ گنہگار اُمّتی اپنے شافعِ روزِ جزا رسولؐ سے عجیب انداز میں رخصت ہوتے ہیں۔

جس صبح کو ہم نے مدینہ پاک سے رخصت ہونا تھا۔ تمام رات نیند نہ آئی۔ کبھی حرم مدینہ منورہ کا طواف کرتے۔ کبھی بار بار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سبز گنبد کو دیکھتے۔ کسی وقت درو دیوار اور جالی مقدس کے بوسے لیتے۔ اور کسی وقت ریاض الجنۃ، محراب شریف اور مقدس ستونوں کے پاس نوافل ادا کرتے اور زار و قطار رو رو کر عرض کرتے رہے کہ

Marfat.com

آقا اپنے امتی پر دوبارہ کب کرم فرماؤ گے۔ آپ داتا ہیں اور ہم بھکاری، اپنے مقدس چار پیارے یاروں، پیارے حسنؓ و حسینؓ اور خاتونِ جنّتؓ کا صدقہ بھیک دو۔ بار بار بلانے کا وعدہ فرماؤ۔ بس وہ ساری رات جس ذوق میں گزری اس کی لذت ہمیشہ یاد رہے گی۔ صبح کو جب الوداعی سلام نصیب ہوا۔ اور کئی گھنٹے سبز گنبد کو حسرت بھری نگاہوں سے تکتے ہوئے جو لطف و سرور حاصل ہوا۔ وہ مبارک لمحات میرے لئے سرمایۂ آخرت ہیں۔ خداوند تعالیٰ وہ گھڑی پھر نصیب کرے کہ آقا کا دربار ہو۔ اور ہم گنہگار ہوں۔ اور لب پہ یہ دُعا ہو ؎

میں کیوں کہوں یہ عطا ہو وہ عطا ہو
وہ چیز عطا ہو کہ میرے گھر بھر کا بھلا ہو

بس اسی طرح اپنے آپ کو سنبھالتے، دل کو قابو کرتے، آنکھوں سے آنسو بہاتے، زبان سے فریادیں کرتے اور صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہوئے مدینہ طیبہ سے رخصت ہوئے۔

حجازِ مقدس کی موجودہ حالت

قدیم دینی کتب اور اسلامی تاریخ میں عرب اور حجازِ مقدس کے جو حالات پڑھتے تھے یا بزرگوں سے سُنا کرتے تھے، اب صورتِ حال بہت مختلف نظر آتی ہے۔ پرانی عمارتوں کی جگہ جدید اور ڈیزائن دار کوٹھیوں نے لے لی ہے۔ اعلیٰ درجہ کے ہوٹل بنتے جا رہے ہیں۔ دولت کی فراوانی اور اس کا غلط استعمال عام ہوتا جا رہا ہے۔ تہذیب و تمدن اور سیرت و صورت پر مغربی تہذیب اثر انداز ہوتی جا رہی ہے۔ عورتوں

Marfat.com

ہیں نیم عریاں لباس تیزی سے رواج پکڑتا جارہا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن ہر گھر کی زینت بن چکا ہے۔ ادب واحترام کا فقدان ہے۔

دُعا ہے۔ کہ خداوند کریم مسلمانوں کی حالتِ زار پر رحم فرمائے تعظیم ومحبت کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کو اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہر فتنہ اور بے ادبی سے بچائے۔ آمین

مکہ مکرمہ

مکہ مکرمہ دنیا کا مقدس ترین شہر ہے۔ یہ وہ مبارک اور پاک شہر ہے جس میں سب سے پہلا گھر عبادتِ الٰہی کے لئے تعمیر کیا گیا تھا۔ جسے بیت اللہ شریف کہتے ہیں۔ یہی وہ عظمت وشوکت والا شہر ہے۔ جس میں ساری دنیا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، پوری کائنات کے مالک ومختار نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی۔ اسی شہر میں دنیا کے تمام خوش قسمت مسلمان ہر سال حج کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ! وہ روح پرور نظارہ ہوتا ہے جب عاشقوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بیت اللہ شریف کے طواف کیلئے مصروف ہوتا ہے۔ اور بیت اللہ شریف درمیان میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ اسی شہر میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً پچاس برس تک قیام پذیر رہے۔ اسی شہر میں اعلانِ نبوت فرمایا۔ اور آپ کو معراج شریف کا عظیم معجزہ بھی آپ کو یہیں عطا ہوا میزاب رحمت کے نیچے حطیم کعبہ میں حضرت بی بی ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مزارات بھی اسی شہر میں واقع ہیں۔ یہ شہر صفا مروہ، آبِ زمزم، مقام ابراہیم اور دیگر اہم زیارات کا بہترین مرکز ہے۔ اس شہر کو حضرت نبی کریم علیہ السلام نے اپنا

Marfat.com

محبوب شہر" فرمایا ہے۔ جب تک اس شہر کی تعظیم ہوتی رہے گی۔ اس امت پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا رہے گا۔ غرضیکہ اس شہر کا ذرہ ذرہ قابل زیارت واحترام ہے۔ تمام نعمتوں اور دولتوں کا مرکز ہے۔ خداوند تعالیٰ بار بار اس شہر کی زیارت کا شرف عطا فرمائے۔ (آمین)

مکہ مکرمہ کی اہم زیارات

- بیت اللہ شریف • مسجد حرام • حجر اسود
- مقام ابراہیم • حطیم کعبہ • میزاب رحمت
- مستلزم شریف • چاہ زمزم • صفا و مروہ
- مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم • جنت المعلیٰ • مسجد بلال
- جبل نور • غار حرا • غار ثور
- جبل ابو قبیس • منیٰ • عرفات
- مزدلفہ • مکان حضرت خدیجہؓ • بیت ارقم

اور اس کے علاوہ بھی بہت سی اہم زیارات ہیں۔

بیت اللہ شریف

بیت اللہ شریف وہ مقدس گھر ہے۔ جسے تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی پہلی عبادت گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ الخ

ترجمہ: بلاشبہ سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی (عبادت) کیلئے

Marfat.com

بنایا گیا ہے۔ وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ مبارک اور تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے۔

آگے ارشاد فرمایا۔ اس میں روشن نشانیاں ہیں۔ مقام ابراہیم وغیرہ اور جو اس گھر میں داخل ہو گیا۔ وہ امان میں آ گیا۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ ہم نے بیت اللہ شریف کو لوگوں کے لئے مرجع اور مقام امن بنایا۔ اسی طرح بیت اللہ شریف کے بارے میں قرآن مجید کی دیگر آیات اور احادیث شریفہ میں بے شمار فضائل کا بیان ہے۔

مختصر تاریخ یہ ہے۔ کہ بیت اللہ شریف جس مقام پر موجود ہے۔ سب سے پہلے زمین کا یہی ٹکڑا وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے سب سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام اور فرشتوں نے مل کر اسے عبادت گاہ بنایا۔ بعد میں حضرت آدم علیہ السلام نے اس کی بنیاد رکھی۔ طوفان نوح علیہ السلام کے وقت اس مقام کو آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اسی مقام پر تقریباً اڑھائی ہزار سال قبل مسیح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دوبارہ اس گھر کی بنیاد رکھی۔ بارہا یہ عمارت گرتی اور بنتی رہی۔ اور پھر تقریباً ۶۰۵ء میں قریش نے از سر نو اس کی تعمیر کی۔ حضور علیہ السلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے بیت اللہ شریف کی دیوار میں حجر اسود کو نصب فرمایا۔ جب ہی سے حجر اسود چومنے کے قابل ہوا۔ بعد میں ۶۳۸ء میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اور ۶۴۹ء میں امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اور ۶۸۳ء میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی تعمیر میں اضافہ فرمایا۔

Marfat.com

خلیفہ عبدالملک نے اپنے زمانہ میں چند ستونوں کا اضافہ کر کے ان پر سونا چڑھوایا۔ پھر ولید بن عبدالملک نے سنگ مرمر کا فرش لگوایا۔ پھر خلیفہ مکتفی نے ۹۰۲ء میں چاندی کے دروازے اور سات مینار تعمیر کرائے بعد میں ترکی اور مصری بادشاہوں نے اس مقدس گھر کو خوب آراستہ کیا۔ اب نجدی حکومت نے اس میں بہت زیادہ توسیع کی ہے۔ تین منزلہ عمارت اور شاندار دروازے بنوائے ہیں۔

کعبہ لغت میں بلند مقام کو کہتے ہیں۔ اب تو اس پاک عمارت کا نام بھی کعبہ شریف مشہور ہو گیا ہے۔ اس لئے کہ کائنات میں سب سے زیادہ تعریف کئے ہوئے اللہ کے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھی ہوئی کتاب قرآن مجید اور عمارتوں میں سب سے بلند مرتبہ والی عمارت روضہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بیت اللہ شریف ہے۔

یہی وہ مقدس گھر ہے۔ کہ جس کے پاک حرم میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ یہی وہ گھر ہے۔ جہاں روزانہ اللہ تعالیٰ کی ایک سو بیس رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ہر وقت جن وانس اور فرشتے اسی گھر کے طواف میں مصروف ہوتے ہیں۔ "سبحان اللہ" مقام ابراہیم، چاہ زمزم اور صفا مروہ کے درمیان بیت اللہ شریف دلہن بن کر کس شان سے رونق افروز ہے۔ یہ سب فضیلتیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہیں۔ اگر آپ اس دنیا میں تشریف نہ لاتے۔ تو کسی چیز کا وجود نہ ہوتا۔ خداوند کریم اس گھر کی زیارت بار بار نصیب فرمائے۔ اور حضور علیہ السلام کا سچا غلام بنائے (آمین)

Marfat.com

صفا و مروہ شریف

صفا اور مروہ دو مقدس پہاڑیاں ہیں۔ جن کے درمیان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اپنے مقدس بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی کی تلاش میں دوڑی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پاکباز عورت کی ادا کو پسند فرما کر قیامت تک کے حاجیوں کیلئے دوڑنا لازم فرما دیا۔ اس لیے تمام حجاج صفا و مروہ کے درمیان دوڑ کر حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی سنّت پر عمل کرتے ہیں۔ بلکہ غور کیا جائے تو حج کے تمام ارکان اللہ تعالےٰ کے محبوب اور مقبول بندوں کی پاک اداؤں کے نام ہیں۔

منیٰ شریف

منیٰ شریف وہ مقدس مقام ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے سچے عشق کا مظاہرہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کے لئے پیش کر دیا تھا۔ اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے سنّت قرار دے دیا۔ اس مقام پر حجاج کرام اور دنیا کے تمام مسلمان سنّت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے پاک اور حلال جانوروں کی قربانی بارگاہِ الوہیت میں پیش کرتے ہیں۔

مزدلفہ یہ ایک مقام ہے۔ جہاں عرفات سے فارغ ہو کر رات کو تمام حاجیوں کا قیام ہوتا ہے۔

Marfat.com

مزدلفہ عربی کے لفظ ازدلاف سے مشتق ہے۔ جس کے معنی قرب کے ہیں چونکہ اس مقام پر نماز مغرب اور عشاء کو ایک دوسرے کے قریب اور جمع کر کے پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے اسے مزدلفہ کہتے ہیں۔ نیز یہاں کا ٹھہرنا اللہ تعالیٰ سے مزید قرب حاصل کرنے کا مقام ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی خاص تجلیات کا نزول ہوتا ہے۔ اور اسی جگہ سے رمی کے لئے کنکر بھی اکٹھے کئے جاتے ہیں

میدانِ عرفات اور جبلِ رحمت

حرم شریف کی زمین سے باہر عرفات ایک بہت بڑا میدان ہے ۹ ر ذوالحجہ کے دن یہاں کا قیام حج کا اہم رکن ہے۔ تمام انبیاءً اولیاء اور مسلمانوں نے یہاں قیام کیا۔ گویا یہاں ۹ ر ذوالحجہ شریف کو غروب آفتاب تک ٹھہرنا لازمی ہے۔ اسی دن کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب عرفہ کا دن آتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دُنیا پر نزول فرماتا ہے۔ یعنی رحمت وکرم کے ساتھ قریب ہوتا ہے۔ اور میدانِ عرفات میں ٹھہرنے والے خوش نصیب بندوں پر ملائکہ کے سامنے فخر فرماتا ہے۔ نیز اسی روز بے شمار دوزخیوں کو آزاد کر دیا جاتا ہے

میدانِ عرفات میں جبلِ رحمت بڑی شان وشوکت سے نمایاں ہے یہاں سیاہ پتھروں کا فرش بچھا ہوا ہے۔ اور یہ مقام عرفات کی تمام زمین بہ مقابلہ میں مرتفع اور بلند ہے۔ یہی وہ مقدس پہاڑی ہے۔ جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ بعد میں حضور علیہ السلام نے اسی

Marfat.com

پہاڑی پر حجۃ الوداع کے موقع پر ایک تاریخی خطبہ پڑھا تھا۔ آج بھی دنیا کے تمام خوش نصیب مسلمان اسی میدان اور اسی پہاڑی پر زار و قطار آنسو بہاکر بارگاہِ رب العزّت میں دعائیں پیش کرتے ہیں۔ یہ قبولیت دُعا کا مرکز ہے۔

جبل ابُو قبیس

جبلِ ابو قبیس مکہ معظمہ کے مشرق میں ایک مشہور پہاڑ ہے۔ یہ وہ پہاڑ ہے۔ جسے حضور علیہ السلام نے اپنے عشق کی سند عطا فرمائی تھی۔ اسی پر معجزہ شق القمر واقع ہوا۔ اور اسی پہاڑ پر عاشقِ رسُول حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی مسجد بھی ہے۔ یہ مشہور ہے کہ اللہ تعالےٰ نے دُنیا کے تمام پہاڑوں سے پہلے اسی پہاڑ کو پیدا فرمایا۔ اور سنگ اسود بھی جنّت سے اسی پہاڑ پر نازل ہوا تھا۔ غرضیکہ ہمارے پیارے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پہاڑ سے بہت محبّت تھی۔ اور یہ پہاڑ حضور علیہ السلام سے محبّت کرتا تھا۔

جنّت المعلّٰی شریف

جنت المعلّٰی مکہ شریف کا قدیمی اور مدینہ شریف کے قبرستان جنت البقیع شریف کے بعد افضل ترین قبرستان ہے۔ اس میں حضور علیہ السلام کا پاک خاندان عبدمناف۔ حضرت ہاشم۔ حضرت عبد المطلب وغیرہ اور آپ کی اہلیہ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی مدفون ہیں۔ اسی طرح یہاں بے شمار صحابہ کرامؓ۔ تابعین اور اولیاء کرام کے

Marfat.com

مزارات ہیں۔ ابتدا سے لیکر ترکوں کے زمانہ تک ان قبور پر نہایت شاندار قبّے تھے۔ لیکن اب نجدیوں نے مسمار کر دیئے ہیں۔ حاجیوں کو اس قبرستان میں حاضری دے کر فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔

غارِ حرا (جبلِ نور)

جبلِ نور، وہ مقدس پہاڑ ہے۔ جس میں غارِ حرا شریف ہے۔ اس غار میں اعلانِ نبوت سے قبل نورِ مجسم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم اکثر مصروفِ عبادت رہتے تھے۔ اس غار میں قرآن مجید کی سب سے پہلی وحی ہمارے پیارے رسُول علیہ السلام پر اُتری۔ گویا اسلام کی پہلی کرن اس جگہ پڑی۔ فرشتوں کے سردار حضرت جبریل علیہ السلام اسی غار میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں پہلی دفعہ حاضر ہوئے تھے۔ حضور علیہ السلام سے زیادہ محبت اور قرب کی وجہ سے یہ غار زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

غارِ ثور

یہ غار، مکہّ شریف کے دائیں جانب مسفلہ میں تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہابیل کا قتل اسی پہاڑی پر ہوا تھا۔ اور غار ثور ہی وہ بابرکت غار ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی آتا ہے۔ آقائے کائنات فخرِ موجودات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم، ہجرت کے موقع پر اپنے رفیقِ خاص خلیفہ اوّل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسی غار میں قیام فرما ہے۔ اسی غار میں حضرت صدیق اکبرؓ نے تنہائی محبوبؐ کے لطف اٹھائے۔ اور یارِ غار کا لقب حاصل کیا۔ حضور علیہ السلام نے

Marfat.com

تین راتوں تک اس غار کو اپنے قیام سے مشرف فرمایا تھا۔

مولد النبی صلے اللہ علیہ وسلم

مکہ مکرمہ میں یہ وہ پاک مقام ہے جہاں حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔ پیدائش سے لے کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی تک آپ اسی مکان میں قیام فرما رہے۔ اسی مکان کو پسرانِ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ سے محمد بن یوسف ثقفی نے ایک لاکھ دینار میں خریدا تھا۔ اس کے بعد والدہ ہارون رشید نے یہاں مسجد تعمیر کرادی۔ باعثِ تخلیق کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مبارک مقام کی نسبت سے یہاں بھی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ اب اس جگہ مکتبہ مکہ مکرمہ کے نام سے ایک لائبریری بنی ہوئی ہے۔ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم شریف کے باب الصفا کے قریب ہے۔

زمزم شریف

چاہِ زمزم وہ مبارک کنواں ہے۔ جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پائے مبارک کی ایڑیوں کی برکت سے تقریباً چار ہزار سال قبل حرم شریف کے احاطہ میں نمودار ہوا۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ آبِ زمزم جس نیّت سے پیا جائے گا وہی مراد حاصل ہوگی۔ اس کا پانی قبلہ رُو کھڑے ہوکر بسم اللہ شریف پڑھ کر تین سانسوں میں پیا جاتا ہے۔ باقی بچا ہوا پانی بدن یا منہ پر ڈال دینا چاہیئے۔ ایک اور مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ آبِ زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔ غرضیکہ یہ مقام

Marfat.com

انتہائی بابرکت ہے۔ اور اس کا پانی بے شمار بیماریوں کا علاج ہے۔

مقام ابراہیم

یہ وہ پاک پتھر ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ حضرت بی بی ہاجرہ علیہا السلام نے اپنے مقدس خاوند حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پائے مبارک کو اسی پتھر پر رکھ کر وضو کرایا تھا۔ جب آپ نے فرمایا تھا کہ میں حضرت سارہ علیہا السلام سے وعدہ کر کے آیا ہوں کہ سواری سے نہیں اتروں گا۔ بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت بھی سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اسی پتھر پر چڑھ کر تعمیر فرمایا کرتے تھے۔ یہ پتھر خود بخود اونچا اور نیچا ہو جایا کرتا تھا۔ چنانچہ آج تک اس پاک پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقدس پاؤں کے نشان موجود ہیں۔ حجاج کرام خوب زیارت کرتے ہیں۔ اس مقام پر نوافل پڑھنے کے بے شمار فضائل ہیں۔

مسجد بلال رضہ

یہ مسجد شریف مکہ مکرمہ میں جبلِ ابو قبیس پر واقع ہے۔ حضرت بلال رضہ اکثر اسی مقام پر عبادت فرمایا کرتے تھے۔ مشہور ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی تعمیر کعبہ کے بعد اسی جگہ کھڑے ہو کر چار مرتبہ زور سے آواز دے کر ارشاد فرمایا تھا: تَعَالَوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ - یہ آواز قدرتِ الٰہی سے سن کر جس روح نے جتنا دفعہ لبیک کہہ دیا۔ اسے اتنے ہی حج نصیب ہوں گے۔ ہمارے پیارے رسول علیہ السلام نے بھی اہلِ مکہ کو اسی جگہ کھڑے ہو کر اسلام کی پہلی دعوت دی تھی۔ اور فتح مکہ کے روز

Marfat.com

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اسی مقام پر کھڑے ہو کر پہلی اذان دی تھی. جس سے تمام مکہ گونج گیا. اس لیے اسے مسجد بلال کہتے ہیں۔

حطیم کعبہ

یہ حرم شریف کا وہ احاطہ ہے. جو کعبہ شریف کے شمالی جانب میزاب رحمت کے نیچے واقع ہے۔ پہلے یہ جگہ بھی کعبہ شریف میں شامل تھی. لیکن جب قریش نے دوبارہ تعمیر کی تو اخراجات کی کمی کی وجہ سے اس جگہ پر چھت نہ ڈال سکے۔ اس میں داخل ہونا خانہ کعبہ میں ہی داخل ہونا ہے۔ دراصل حکمتِ خداوندی تھی. کہ ہر شخص کو بیت اللہ شریف کے اندر جا کر نماز پڑھنے کی سعادت حاصل ہو جائے۔ یہاں تمام زائرین بکثرت نوافل ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

حجرِ اسود شریف

حجرِ اسود جنت کا پتھر ہے۔ جسے کعبہ شریف کے مشرقی کونہ میں آقائے دوجہاں علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمایا تھا۔ یہ وہ مبارک پتھر ہے جسے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چوما تھا۔ اس لئے اس جنتی پتھر کو چومنا ہر حاجی کے لئے سُنّت اور ضروری ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے. کہ قیامت کے دن اس پتھر کو آنکھیں دی جائیں گی. جن سے دیکھے گا. زبان دی جائے گی جس سے وہ کلام کرے گا۔ اور اپنے بوسہ دینے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔ اس لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ حجرِ اسود کا بوسہ لیتے وقت دل کو پاکیزہ خیالات کا مرکز بنانا چاہیئے۔

Marfat.com

گویا حجرِ اسود بیت اللہ شریف کی وہ آنکھ ہے۔ جو ہر وقت عشاق کو مصروفِ عبادت دیکھ کر قیامت کے دن اُن کی حاضری کی گواہی دے گا۔ چومنے کے بعد جب حاجی اس مقام پر دُعا کرتا ہے۔ تو کئی ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اب آپ اندازہ لگائیں۔ کہ اس پتھر کو چومنا تو جائز بلکہ سُنّت ہے۔ لیکن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام کو چومنے کی کتنی بڑی سعادت ہو گی۔ جبکہ بعض گمراہ لوگ شرک اور بدعت کا فتویٰ دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

مُلتزم شریف

حجرِ اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازہ کے درمیان کی جگہ کو مُلتزم کہتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں اکثر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ملتزم سے لپٹ کر دُعا مانگتے ہوئے دیکھا کرتا تھا۔ اس لیے اس مقام پر جو بھی نیک اور جائز دُعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ دیوارِ کعبہ کے ساتھ اپنا سینہ اور رُخسار لگا کر دونوں ہاتھوں کو نہایت اونچا کر کے دُعا مانگنی چاہیئے۔ اور ایک عاجز گنہگار بھکاری کی طرح اپنے خالق کے گھر کے دروازے پر آہ و زاری کے ساتھ درخواستیں پیش کرنی چاہئیں۔ نہایت ہی متبرک مقام ہے۔ اس جگہ دعا مانگنے والے پر ضرور کرم ہوتا ہے۔

مکان حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

یہ وہ مقدس مکان ہے۔ جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کی مشہور دیانتدار تاجرہ حضرت امّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا تھا۔ اور یہی وہ پاک جگہ ہے۔ جہاں خاتونِ جنت حضرت بی بی

Marfat.com

فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ اب عربی حکومت نے یہاں ایک مدرسہ بنایا ہوا ہے۔

بیت الارقم

یہ وہ مکان ہے جس میں خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا تھا۔ یہ مکان صفا پہاڑی کے بالکل قریب تھا۔ اس جگہ ہجرت سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جمع ہو کر عبادت کرتے تھے۔ اور حضورؐ اپنے غلاموں کو وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ غرضیکہ یہ مکان تبلیغ اسلام کا مرکز تھا۔ اب یہ جگہ توسیع حرم شریف میں شامل کر دی گئی ہے۔ گویا کہ قیام گاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی حرم تھا اور حرم پاک ہے۔

قصّہ مختصر

حرم مکہ شریف اور حرم مدینہ طیبہ کا ذرّہ ذرّہ جلوہ گاہِ حبیب ہے۔ وہاں کا ہر پتھر کوہِ طور اور ہر ذرّہ نورٌ علیٰ نور ہے۔ کیونکہ وہاں کے ہر ذرّے نے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو چومنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ خدا تعالےٰ ہر مسلمان بھائی کو بار بار دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب کرے۔ اور وہاں کی ہر چیز کا مکمل ادب و احترام بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(باادب بانصیب۔ بے ادب بے نصیب)

Marfat.com

جدّہ مبارک

سعودی عرب کا بہت بڑا شہر جدہ بحیرۂ قلزم کی بہت بڑی بندرگاہ بین الاقوامی ہوائی اڈہ اور بہت بڑا تجارتی شہر ہے۔ وزارت خارجہ کا دفتر اور اکثر ملکوں کے سفارت خانے اسی شہر میں واقع ہیں۔ حج کے ایام میں اس شہر کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اُمّ البشر حضرت اماں حوّا علیہا السلام کا مزار بھی یہیں ہے۔ لیکن یہ بات خلافِ تحقیق ہے۔

البتہ بندہ نے جدہ مبارک کے قبرستان جنّت الرحمۃ میں دیگر اکابر اولیاء اللہ کے مزارات کے علاوہ اپنے دادا پیر اور سلسلہ چشتیہ کے مشہور روحانی پیشوا حضرت خواجہ محمد عبید اللہ ملتانی علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے حضرت علاّمہ خواجہ محمد عبد الرحمٰن چشتی ملتانی علیہ الرحمۃ کے مزار پُر انوار پر بھی حاضری دی۔

طائف شریف

طائف شریف، سعودی عرب کا پہاڑی دار الحکومت اور نہایت ہی سرسبز خوبصورت شہر ہے۔ یہ شہر پہاڑ کے اوپر واقع ہے۔ جو کہ تقریباً پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر ہے۔ طائف شریف کے میوہ جات اور پھل بہت زیادہ مشہور ہیں۔

موجودہ شہر سے کچھ دور وہ بستی ہے۔ جہاں کے باشندوں نے دعوتِ اسلام پر حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو پتھر مار کر شدید زخمی کر دیا تھا۔

Marfat.com

اب اس بستی کا نام و نشان ختم ہو چکا ہے۔ ویران ہی ویراں ہے۔ صرف مسجد علیؓ موجود ہے جہاں حضور علیہ السلام کو زخم آئے تھے۔ طائف شریف کی مشہور زیارات مندرجہ ذیل ہیں۔

- مسجد نبی علیہ السلام
- بیئر نبی علیہ السلام
- حجر النبی علیہ السلام
- روضہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ
- روضہ حضرت عکرمہؓ
- مسجد حضرت علیؓ
- جبل غزالہ
- بستانِ علیؓ
- وادی اکمل
- وادی سلیمان

نجد

حجاز مقدس کے مشرق اور صحرائے شام کے جنوب میں نجد کا علاقہ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام مختلف ممالک اور علاقوں کے لئے دعائے خیر و برکت فرما رہے تھے۔ تو بعض نجد کے غلام جو اس محفل میں حاضر تھے عرض کرنے لگے۔ حضورؐ! ہمارے نجد کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔ تو آپؐ نے فوراً ارشاد فرمایا: کہ وہاں شیطان کا سینگ نکلے گا۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی فرقہ وہابیہ کے ظہور سے پوری ہوئی۔ اس فرقہ کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا۔ جس نے جمہور مسلمانوں پر شرک و بدعت کا نام نہاد فتویٰ دے کر ایک نیا فرقہ وہابی بنایا۔ غیب دان رسول علیہ السلام نے اس فتنہ سے اپنی امت کو پہلے ہی آگاہ فرما دیا تھا۔

Marfat.com

ایک دُکھ اور درد کی بات

اس نازک اور پرفتن دَور کا اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دنیا کے تمام مسلمان متحد اور متفق ہو جائیں۔ کیونکہ عالم اسلام کے مسائل کا حل اللہ اور اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اتحاد و یکجہتی میں مضمر ہے۔

مسلمانوں کی باہمی چپقلش، عداوت و فسادات، مذہبی اور دینی معاملات میں اختلاف سے ہر نیک دل مسلمان کا دل پریشان رہتا ہے۔ اور پھر یہ کتنے درد اور افسوس والی بات ہے۔ کہ پاکستان، افغانستان، ایران، عراق، مصر، شام، ترک اور دیگر اسلامی ممالک میں تو مزاراتِ مقدسہ کا بے حد احترام کیا جاتا ہے۔ لیکن سعودی عرب میں احترام تو درکنار اولیاء اللہ اور صحابہ کرام کے مزارات عالیہ کے نشانات تک مٹا دیئے گئے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

خداوند تعالےٰ تمام دنیا کے مسلمانوں کو ادب و احترام کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

این دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

کیونکہ ادب و احترام ہی اصل ایمان ہے۔

Marfat.com

ضروری وصیّت
اور
آخری گذارش

اس کتاب کے قارئین کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں جس خوش نصیب مسلمان کو حاضری کی سعادت حاصل ہو تو بیت اللہ شریف کے غلاف سے لپٹ کر مجھ گنہگار کی مغفرت کے لئے دُعا فرمایئں۔ نیز مدینہ منورہ کی حاضری کے وقت مہربانی فرماکر فی سبیل اللہ مجھ عاجز ناچیز امّتی کی طرف سے جالی مقدس روضہ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کو چُوم کر بارگاہِ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کم از کم تین مرتبہ ضرور بالضرور صلوٰۃ وسلام کا حقیرانہ تحفہ پیش کریں۔ اور میرا نام لے کر زندگی میں دیدار اور روزِ قیامت شفاعت کی درخواست پیش کریں۔ نوازش کرم نوازی اور بندہ پر مہربانی ہوگی۔ شکریہ!

طالبِ دُعا:۔
محمّد خدا بخش اظہر غفرلہٗ

Marfat.com

علامہ اظہر کی قلمی کاوشیں

مکتبہ اسلامیہ رضویہ نوری جامع مسجد شجاع آباد کی،

مطبوعات

- دیوانِ اظہر حصہ اوّل (اُردو)
- دیوان اظہر حصہ دوم (سرائیکی)
- حقیقتِ تصوّف اور صُوفی
- تحفۃ الاحباب حصہ اوّل
- تحفۃ الاحباب حصہ دوم
- ذکرِ حبیب حصہ اوّل
- ذکرِ حبیب حصہ دوم

مکتبہ اسلامیہ رضویہ نوری جامع مسجد شجاع آباد مُلتان

Marfat.com

Marfat.com

تفسیر نوری

مؤلفہ

حضرت علامہ مفتی محمد [illegible]

○ ایک بے مثال تفسیر

○ اعتقادی اور نظریاتی تشخص کا مرقع

○ ایک سو دس تفاسیر کا نچوڑ

○ عقائد باطلہ کا مسکت رد

○ شریعت و طریقت کے اسرار و رموز کا بہترین ذخیرہ

○ صوفیانہ اشارات و تشریحات کا مجموعہ

آپ اس تفسیر کو خود پڑھیں۔

احباب کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

اپنے کتب خانے کی زینت بنائیں۔

یہ تفسیر آپ کو بہت سی تفاسیر کے مطالعہ سے بے نیاز کر دے گی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com